اسلاف کا ذوقِ نکاح

تالیف

ابوصفوان حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ایم اے اسلامیات بلوچستان یونیورسٹی

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

ناشر

مکتبۃ الحمیراء

متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

فون: 068-5886715 موبائل 0300-9679230

اسلاف کا ذوقِ نکاح

تالیف

ابو صفوان حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ایم اے اسلامیات بلوچستان یونیورسٹی

مدیر و استاذ حدیث

جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

ناشر

مکتبۃ الحمیرا

متصل جامعہ حمیرا للبنات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

فون: 068-5886715 موبائل 0300-9679230

ضابطہ

بغیر کسی تبدیلی کے طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب ________ اسلاف کا ذوقِ نکاح

تالیف ________ ابو صفوان حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی مدظلہ

طباعت و کتابت باہتمام ________ ابو السعود شبیر احمد فاروقی
0300-6714356

تاریخ طباعت ________ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ
دسمبر 2024ء

رابطہ

مکتبہ الاظہر ________ ٹاؤن ہال رحیم یار خان

مکتبہ الامہ ________ نہر کنارہ غربی رحیم یار خان

کتب خان مجیدیہ ________ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ ________ چوک فوارہ ملتان

فہرست مضامین

مختصر حالات مصنف

از حمیر الدھیانوی

میرے والد، میرے استاد، میرے شیخ، استاذ حدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی مدظلہٗ

نام ونسب:

مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی بن حاجی محمد رمضان لدھیانوی بن عبد الرحمٰن لدھیانوی بن نبی بخش لدھیانوی (اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے)۔آمین

خاندانی پس منظر:

میرے والد کے آباؤ اجداد کا اصلی وطن بستی اٹھور تحصیل جگراں واں ضلع لدھیانہ تھا۔اورآپکی والدہ زینب بنت نور محمد بن روڑا۔آپ کی نانی فضل بی بی بنت وریام بن نہال۔آپ کی پڑنانی آمنہ بی بی بنت ابراہیم بستی شادی والا نور پورہ ضلع فیروز پور کے رہائشی تھے۔یہ سب اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ تھے۔تقسیم کے بعد پَردادا کی زمین انڈیا سے جھنگ کے علاقہ میں منتقل ہوگئی،اورننھیال والوں کی تلمبہ میں اور بہت ساری زمین کا غذات کی نظر ہوگئی جو نہ مل سکیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کے آباؤ اجداد لدھیانہ سے ہجرت کر کے حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ آ کر آباد ہوئے اور پھر چند سال بعد رحیم یار خان کو اپنا مستقل وطن بنایا۔

والدہ کا خاندان ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے تلمبہ تحصیل میاں چنوں موجودہ ضلع خانیوال سابقہ ضلع ملتان میں آ کر آباد ہوئے۔

ہمارے دادا حاجی محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بننے سے قبل ۱۹۴۰ء کو ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہماری دادی پاکستان بننے سے تقریباً ۲ سال قبل ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے دادا مرحوم نے مڈل کے بعد ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء دو سال تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی، جن کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبد الحق جالندھری رحمہ اللہ تھے۔ بعض اعذار کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور درس نظامی مکمل نہ کر سکے۔

۱۹۶۰ء میں طلب معاش کے سلسلہ میں رحیم یار خان منتقل ہوئے۔ تھوڑا عرصہ مختلف مشاغل میں مشغول رہنے کے بعد ایک نیک صالح بزرگ حاجی حمید الرحمٰن صاحب کے واسطہ سے لیور براذز پاکستان میں ملازمت اختیار کی اور حاجی حمید الرحمٰن صاحب کی ہی محنت سے تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر بہت جلد دس دن اور چار ماہ لگانے کا موقع ملا اور ان ایام میں تمام بزرگوں اور خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے بیانات اور زیارت سے مشرف ہوئے اور مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور حضرت حاجی عبد الوہاب صاحب کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اسی دوران حاجی حمید الرحمٰن صاحب

کے واسطہ سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے سلسلہ بیعت قائم کیا جو حضرت مرحوم کی حیات تک قائم رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد پاکستان کی مشہور خانقاہ دین پور شریف ضلع رحیم یارخان کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب مدظلہ بن حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ بن حضرت مولانا عبدالھادی صاحب رحمہ اللہ (فاضل دارالعلوم دیوبند تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ) بن حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے۔

دادا جان کی شادی:

ہمارے دادا جان کا نکاح مسنون ۱۹۶۳ء کے اواخر میں ہوا۔ چند افراد پر مشتمل قافلہ حویلی بہادر شاہ سے تلمبہ شہر میں وارد ہوا اور نکاح مسنون کے بعد دلہن کو بیاہ کر پہلے حویلی بہادر شاہ پھر چند دنوں کے بعد وہاں سے رحیم یار خان منتقل کیا۔

دادا جان کا ذریعہ معاش:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزرا کہ چند سال لیور برادرز میں گزارنے کے بعد استعفیٰ دے کر چار ماہ کے لیے تبلیغ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر تجارت کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکخانہ بازار میں ایک مختصر آئرن سٹور قائم کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں شاہی روڈ رحیم یار خان پر بنام محمد یوسف، محمد رمضان آئرن مرچنٹ کے نام سے منتقل ہوا، اور ۱۹۸۱ء میں سرکلر روڈ رحیم یار خان پر بنام بسم اللہ آئرن سٹور اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی آئرن سٹور کے نام سے تجارت کرتے رہے۔

۲۰۱۶ء میں ضعف اور بیماری کی وجہ سے آئرن سٹور کے کام کو خیر باد کہا پھر رحیم یار خان میں یونائیٹڈ موٹر اور سورج آئل مل کے ساتھ شراکت داری پر تا دمِ حیات کام کرتے رہے۔

داداجان کی وفات اور وصیت:

داداجان کی وفات 14 جنوری 2022ء شبِ جمعہ رات دو (۲) بجے ہوئی عشاء کی آخری نماز بھی میں بہوش وحواس ادا کی اور بار بار قبلہ سمت لٹانے کا فرماتے رہے۔وفات سے چندروز قبل چند وصیتیں تحریرًا بھی اور تقریرًا بھی کیں۔

(۱) میری نماز جنازہ تبلیغی مرکز میں پڑھائی جائے۔(جو کہ بروز جمعہ نماز جمعہ کے فورًا بعد داداجان کی چاہت کے مطابق ادا کی گئی)۔

(۲) میرا جنازہ میرا بیٹا پڑھائے (ہمارے والد حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی نے حسبِ وصیت ہمارے داداجان کا جنازہ پڑھایا)۔

(۳) میرے مال میں سے ایک تہائی رحیم یار خان جدید تبلیغی مرکز کی تعمیر میں خرچ کیا جائے۔جس کی مالیت تقریباً بیس لاکھ پانچ ہزار بنتی تھی جو کہ حسب ضرورت خرچ کی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ داداجان کے لیے ان کی اس وصیت کو اور ان کی اولاد دَر اولاد کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔(آمین)

والد گرامی کی پیدائش اور تعلیم:

میرے والد گرامی ۱۹۶۵ء کے آخری نصف میں تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔میرے والد کی پرنانی نے عثمان غنی نام تجویز کیا لیکن

میرے پردادا عبدالرحمٰن صاحب نے عثمان غنی کی بجائے عبدالغنی نام تجویز کیا اور یہی کاغذات میں لکھوایا گیا۔

۞ والد گرامی نے رحیم یار خان کی درجہ حفظ کی مشہور درس گاہ مدرسہ تجوید القرآن ماڈل ٹاؤن (المعروف مدرسہ ڈاکٹر اختر) میں تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے استاد قاری محمد اطہر صاحب سے نورانی قاعدہ اور اَڑھائی پارے حفظ کیے۔ ان کے مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے بعد حضرت قاری عمر فاروق عباسی صاحب رحمہ اللہ سے سورۃ الصف حفظ کی۔

اسی دوران دادا جان نے اپنے گھر کے قریب رحمان کالونی میں اہل محلہ کے مشورہ سے ایک حفظ کا مدرسہ قائم کیا جس کے انتظامی امور دادا جان خود دیکھتے تھے اور مدرسہ کی مسجد کی اذان بھی والد صاحب کے دادا کے ذمہ تھی۔ اگرچہ وہ اس خدمت کے ساتھ آر سی اے کاٹن فیکٹری (RCA Catton factory) میں ملازمت بھی کرتے تھے۔

پھر مدرسہ تجوید القرآن سے محلہ کی مسجد اور مدرسہ میں قاری مختار احمد صاحب سے کئی پارے حفظ کیے اور ایک بار پھر مدرسہ تجوید القرآن میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب اور ان کے بعد حضرت مولانا قاری محمد صدیق صاحب ملتانی سے کچھ پارے حفظ کیے۔ بالآخر اختتام قرآن امانت کالونی رحیم یار خان کے ایک نومولود مدرسہ میں سابقہ استاد حضرت قاری مختار احمد صاحب سے کیا۔

اختتام قرآن اور انعام:

میرے دادا مرحوم نے اختتام قرآن مجید کی خوشی میں میرے والد گرامی مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی صاحب کو ایک سائیکل بطور انعام ہدیہ کیا۔ جس کا تفصیلی ذکر میرے والد کی (آپ بیتی: جلد اوّل) میں موجود ہے۔

حفظ کے بعد گردانِ قرآن مجید:

رحیم یار خان کی سب سے پہلی اور قدیمی درس گاہ مدرسہ جامعہ قادریہ میں داخلہ لے کر حضرت مولانا قاری عظیم بخش حفظہ اللہ سے مسلسل کئی ماہ لگا کر قرآن کریم کو پختہ کیا اور پھر رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں تراویح میں پورا قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔

درس نظامی کی تعلیم کا آغاز:

مدرسہ جامعہ قادریہ میں درس نظامی میں داخلہ لے کر پہلے ہی سال فارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔ جس میں:

(اوّل) کریما سعدی (ثانی) نام حق (ثالث) بدائع منظوم

(رابع) پند نامہ للشیخ عطار رحمہ اللہ (خامس) قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کی مالا بدمنہ

(سادس) گلستان سعدی

یہ کتب جن اساتذہ سے پڑھی ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی المعروف پیر صاحب

رحمہ اللہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) مدیر ادارہ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نقشبندی رحمہ اللہ

(۳) ناظم ادارہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب سراجی حفظہ اللہ

(۴) حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ:

پاکستان کی مشہور دینی درس گاہ جسے ثانی دیوبند کہا جاتا تھا۔ دادا جان نے اعلیٰ تعلیم کے لیے وہاں داخلہ دلوایا ہے، سال اوّل درجہ اولیٰ، سال ثانی درجہ ثانیہ کی کتب پڑھیں۔ جن میں سے علم النحو اور ھدایۃ النحو مولانا عبد الغفور صاحب رحمہ اللہ سے، اور علم الصرف اور علم الصیغہ حضرت مولانا رشید احمد رشیدی صاحب سے اور مختصر قدوری فاضل مظاہر العلوم تلمیذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مختار احمد صاحب سے پڑھی۔ کچھ دیگر اسباق دیگر اساتذہ کرام جن میں حضرت مولانا مطیع الرحمٰن بن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا قاری محمود صاحب جھنگوی مدظلہ سے بھی استفادہ کیا۔

نیز مدیر ادارہ فاضل دیوبند حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی بن مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب کے بیانات اور مجاہدانہ کارناموں سے بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اور انہی دو سالوں میں رائیونڈ سے آنے والے دورہ حدیث کے طلباء کی محنت سے تبلیغی جماعت میں ۲۴ گھنٹے کی ترتیب پر جانے کا موقع بھی بار بار ملا۔ پھر جامعہ رشیدیہ کے اچانک حالات کے خراب ہونے کی وجہ سے

جامعہ رشیدیہ کو الوداع کہا۔

جامعہ مخزن العلوم خانپور میں داخلہ:

درجہ ثالثہ کیلئے جامعہ مخزن العلوم خانپور کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں

(۱) حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب سے شرح تہذیب

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم دین پوری رحمہ اللہ سے کافیہ اور ترجمہ قرآن مجید و کنز الدقائق

(۳) حضرت مولانا عبد السمیع صاحب سے اُصول الشاشی

(۴) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درخواستی فاضل دیوبند سے نفحۃ العرب پڑھی۔ دیگر اساتذہ کرام سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔ حافظ الحدیث والقرآن، قطب وقت، ولی کامل مرشد العلماء حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب رحمہ اللہ کی روز روز زیارت اور ہر جمعہ کے دن بیان سے جان و دل منور کرتے رہے۔

❖ جامعہ مخزن العلوم میں جمعیت طلباء اسلام جو جمعیت علماء اسلام کی ایک فرع ہے، اس میں کام کرنے کا موقع ملا، لاہور شیرانوالہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی مسجد اور مدرسہ میں سالانہ اجلاسوں میں شرکت کا موقع ملا، اور تحصیل خانپور کے ناظم نشر و اشاعت مقرر ہوئے، مدارس کے سالانہ جلسوں میں شرکت اور بیانات کے مواقع بھی میسر آئے۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان میں داخلہ:

نئے تعلیمی سال میں ایک دفعہ پھر جامعہ میں سابقہ اساتذہ کی زیر سرپرستی

داخلہ لیا اور بقیہ کتب:

(۱) شرح الوقایہ (۲) ھدایہ (۳) شرح جامی

(۴) شرح ابن عقیل (۵) مشکوٰۃ (۶) نورالانوار

(۷) مقامات حریری (۸) تفسیر جلالین

اور موقوف علیہ کی تمام کتب اسی ادارے میں پڑھیں۔ اساتذہ کرام میں:

(۱) صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ محمد سعید سراجی صاحب رحمہ اللہ آف موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(۲) حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن سراجی مدظلہٗ

(۳) حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب لودھروی رحمہ اللہ

جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ:

دورہ حدیث کے لیے اساتذہ کرام کے مشورہ سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ کا امتحان دے کر امتحان پاس کر کے داخلہ لیا۔ جہاں بڑے بڑے جبال علم سے سال بھر استفادہ کا موقع ملا۔

(۱) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام بخاری اوّل اور ثانی مکمل پڑھی۔

(۲) جامع المعقول والمنقول استاد حدیث وتفسیر کتب کثیرہ وعجیبہ کے مؤلف حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمہ اللہ سے الجامع الترمذی جلد اوّل والثانی، شمائل ترمذی مکمل پڑھی۔ السنن النسائی، السنن لابن ماجہ والمؤطا لامام مالک

والموطا لامام محمد میں سے بعض اجزاء پڑھے۔

(۳) افہام وتفہیم کے بادشاہ تلمیذ حضرت تھانوی رحمہ اللہ وحضرت مدنی رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ بن مفتی محمد حسن رحمہ اللہ سے شرح معانی الآثار للطحاوی کا کچھ حصہ پڑھا۔

(۴) ولی کامل، صوفی باصفا، سلسلہ تھانوی کے پیرومرشد حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن لابی داؤد جلد اوّل وثانی مکمل پڑھی۔

(۵) جامع الصفات، خطیبِ ادیب حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی بن مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ سے الجامع الصحیح للامام مسلم کا ابتدائی حصہ پڑھا اور ۱۹۸۶ء میں فراغت پائی۔

سالانہ امتحان اور اس کا نتیجہ:

سال کے اختتام پر جامعہ اشرفیہ لاہور کا سالانہ امتحان ہوا، جس میں والد محترم نے اچھے نمبر حاصل کیے۔

جامعہ کا سالانہ نتیجہ (سال ۱۴۰۶ ہجری، الموافق ۱۹۸۶ء)

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۶۵
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۹۹
۳	الجامع للترمذی	۹۵
۴	السنن لابی داؤد	۱۰۰

۵	شرح معانی الآثار	۹۵
۶	السنن للنسائی	۹۹
۷	السنن لابن ماجہ	۹۵
۸	الشمائل للترمذی	۱۰۰
۹	مؤطا امام مالک	۶۵
۱۰	المؤطا امام محمد	۶۵
مجموع		۸۷۰
درجہ		جیّد جداً

اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان ۱۴۰۶ ہجری ، الموافق ۱۹۸۶ء میں شرکت کی اور درجہ جیّد میں پاس ہوئے۔

وفاق المدارس کا سالانہ نتیجہ:

رقم	مادہ	رقم المحصّلہ
۱	الجامع الصحیح للبخاری	۴۳
۲	الجامع الصحیح للمسلم	۴۰
۳	الجامع للترمذی	۴۳
۴	السنن لابی داؤد	۷۰
۵	السنتان مع الشمائل	۴۷

٦	المؤطان مع الطحاوی	۵۸
مجموع		۳۰۱
درجہ		جیّد

جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ) میں داخلہ:

جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا امتحان دیتے ہی والد محترم دورہ تفسیر کیلئے گوجرانوالہ جا پہنچے، اپنے وقت اور اپنی صدی کے عظیم محدث و مفسر تمام باطل کے رد میں علمی کتب کثیرہ تصنیف کرنے والے امام اہل سنت تلمیذ حضرت مدنی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے مکمل دورہ تفسیر پڑھا، اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۶ ہجری کو سند فراغت لیکر واپس وطن روانہ ہوئے۔

رحیم یار خان اسٹیشن پر استقبال:

اہل رحیم یار خان میں ہمارے دادا مرحوم اور رحیم یار خان شہر تبلیغی مرکز کے امیر صوفی بشیر احمد صاحب و دیگر اہل مرکز نے استقبال کیا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

دورہ صرف کیلئے بحر العلوم توحید آباد میں داخلہ:

دورہ صرف مدرسہ عربیہ بحر العلوم، توحید آباد، رحیم آباد، صادق آباد تحصیل کے ایک گاؤں میں داخلہ لیکر پورے چالیس روز دال کھا کر دورہ صرف پڑھا، میرے والد محترم فرماتے ہیں پڑھائی بھی خوب تھی، پڑھائی کا ماحول بھی خوب تھا، استاد محترم

مولانا نصر اللہ خان صاحب رحمہ اللہ میں اولیاء اللہ والی تمام صفات دیکھائی دیتی تھیں، اہتمام نماز، ذکر واذکار، تلاوت، سادگی، توکل علی اللہ، حسن اخلاق، اکرام ضیوف، لیکن استاد محرم کے عقائد درست نہ تھے عقیدتاً وہ مماتی تھے۔ مولانا محمد یوسف مماتی دار العلوم عثمانیہ (رحیم یار خان) والوں کے ہم درس تھے۔ اور یہ دونوں ایک بڑے مماتی مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب بدر العلوم والے کے شاگرد تھے۔ اور مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے اپنا سابقہ صحیح عقیدہ بلا وجہ چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف مماتیت کا عقیدہ بلا دلیل قبول کیا، اپنے ساتھ انہوں نے دوسروں کی آخرت بھی خراب کی۔

اندرون ملک ایک سال کا سفر:

۱۹۸۶ء بائیس رمضان المبارک کو گھر پہنچے، عید کے فوراً تبلیغی جماعت والوں نے سال کیلئے پھر چلہ کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا، دادا جان کی چاہت بھی یہی تھی کہ میرا بیٹا سال لگا لے۔ چلہ کیلئے جانا ہوا تو سال لگا کر واپسی ہوئی، اس سفر میں ملک کے کونے کونے تک جانے کا موقع ملا، عجم کے بعد میں عرب ضیوف کے ساتھ بھی اسفار کا موقع ملا، جس کی وجہ سے عربی بولنے میں والد صاحب کو اچھی مہارت حاصل ہوگئی، بلکہ اگر کبھی خطبہ دیں تو آواز اور انداز سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی شیخ خطبہ دے رہا ہے۔

والد صاحب کی شادی خانہ آبادی:

۱۹۸۷ء رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع پر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب

نے نکاح پڑھایا، اور پھر سترہ نومبر بروز جمعہ کو ایک خوش نصیب دلہن ایک خوش نصیب دلہا کے گھر رخصت ہو کر آئی دین و متین کے تمام شعبوں میں ان کی معاون بنی۔

جامعہ قادریہ میں تدریس:

اگر چہ میرے دادا جان حاجی محمد رمضان صاحب رحمہ اللہ کا کاروبار لوہے کا تھا، آئرن سٹور جس پر، T-R، گاڈر، سریا، زرعی آلات دستیاب ہوتے تھے لیکن دادا جان نے حکماً یہ فرمایا کہ صبح سے دن بارہ بجے تک اسباق پڑھائیں تاکہ جو پڑھا ہے یاد رہے اور لوگوں کو اس کا فائدہ پہنچے، اس لیے ۱۹۸۷ء نومبر سے لے کر تقریباً ۲۰۰۰ء تک جامعہ قادریہ میں مختلف اسباق کی تدریس کی۔

عربی فاضل کا امتحان:

والد صاحب نے جامعہ قادریہ کے ایام تدریس میں استاد محترم حضرت خواجہ پیر صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے چند طلباء و علماء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور مسلسل امتحانات دلوایا جاتا تھا، والد صاحب نے بھی ۱۹۹۰ء میں بہاولپور بورڈ سے امتحان پاس کیا۔

نتیجہ عربی فاضل:

پرچہ اوّل	۴۲
پرچہ ثانی	۵۲
پرچہ ثالث	۴۱

پرچہ رابع	۴۱
پرچہ خامس	۴۶
پرچہ سادس	۷۱
مجموع الدرجات	۲۹۳

میٹرک کا امتحان:

والد صاحب فرماتے تھے کہ ہمارے استاد محترم صاحبزادہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کی ترغیب بلکہ حکماً تعلیم دلواتے تھے، چنانچہ والد صاحب مدظلہٗ نے ۱۹۹۱ء میں بہاولپور بورڈ سے میٹرک کا ایمان پاس کیا۔

نتیجہ میٹرک:

اُردو	۸۵
اسلامیات	۵۱
پاک سٹڈی	۵۰
جنرل میتھ	۶۶
جنرل سائنس	۵۱
اسلامک سٹڈیز	۸۰
عربی	۵۶

مجموع الدرجات	۴۳۹

ایم اے اسلامیات کا امتحان:

والد محترم نے اپنے استاد محترم کی ترغیب پر ایام تدریس میں بلوچستان یونیورسٹی سے ۱۹۹۶ء میں ایم۔اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

نتیجہ ایم اے اسلامیات:

۱	۶۰	۲	۶۶
۳	۴۱	۴	۵۱
۵	۴۱	۶	۴۵
۷	۴۵	۸	۸۵
۹	۴۷	مجموع الدرجات	۴۸۱

والد صاحب نے ایک عرصہ بعد ۲۰۱۷ء میں وفاق المدارس کی سند کی بنیاد پر B.A امتحان اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پاس کیا۔ جسمیں چند مضامین تھے۔

۱	۶۳
۲	۱۳۲
۳	۷۰
مجموع الدرجات	۲۵۵

لیکر پاس ہوئے کیونکہ صرف تین مضامین لازمی تھے۔

ایم۔اے عربی کا امتحان:

والدصاحب نے ۲۰۱۹ء میں اپنے شوق و رغبت سے جامعہ اسلامیہ بہاولپور(اسلامیہ یونیورسٹی) میں داخلہ لیکر ایم ۔اے عربی کا امتحان دیا، پھر رفع درجات کیلئے دوبارہ امتحان دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور سے اعزازی سند:

جامعہ اشرفیہ لاہور نے ۱۵ مئی ۲۰۱۴ء بموافق ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری کو ۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۴ء تک فضلاء میں سے چند فضلاء کو ان کی حسن کارکردگی مثلاً تصانیف، P.HD ،ایم فل ، یا دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے پر بُلا کر فضلاء کو اعزازی سند سے نوازا، ان فضلاء کی تعداد تقریبا ۱۵۰ کے قریب تھی۔

جن میں میرے والد گرامی حضرت مولانا عبد الغنی طارق لدھیانوی دامت برکاتہم کو بھی ان کی کثرت تصانیف کیوجہ سے اعزازی سند اور دیگر انعامات سے نوازا گیا والد محترم کی تصانیف کی تعداد ستر سے متجاوز ہے، جن کا ذکر تصانیف کے عنوان کے تحت ذکر کروں گی، اس مجلس میں مفتی اعظم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور گورنر پنجاب مہمان خصوصی تھے۔



اعزازی سند کا عکس

بسم الله الرحمن الرحيم

رقم الشهادة 0089
تاريخ الإصدار
١٥/ رجب المرجب ١٤٣٥هـ
١٥/ مايو ٢٠١٤م، يوم الخميس

شهادة تقدير

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف المرسلين وخاتم النبيين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

يسر رئاسة الجامعة الأشرفية أن تتقدم بأسمى آيات التثمين والعرفان لخريجها / فضيلة الشيخ عبد الغني طارق لدهيالوي

تقديرا لحصوله على الإنجازات العلمية خاصة في علوم القرآن والسنة النبوية ومساهمته في دفع عجلة التنمية الوطنية وتقديم خدمات رائعة للمجتمع الإنساني على الصعيد الباكستاني والدولي.

مع أطيب التمنيات له في حياته المستقبلية بكل نجاح وسداد.

محمد عبيد الله المفتي
الرئيس

الجامعة الأشرفية لاهور باكستان

الحافظ فضل الرحيم الأشرفي
نائب الرئيس

والد محترم کے اسفار:

حفظ قرآن مجید کے بعد دوران تعلیم اور تعلیم کے بعد مسلسل والد صاحب کے آج تک اندرون ملک اور بیرون ملک کثرت سے اسفار کئے۔ زندگی کا ایک معتد بہ حصہ اسفار میں گزر گیا۔ اندرون ملک جن شہروں اور قصبات کے سفر کیے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف چند غیر ملکی اسفار کا تذکرہ کروں گی۔

غیر ملکی اسفار:

(۱) والد محترم کا پہلا سفر ۱۹۸۸ء میں مصر کا ہوا جو تقریباً ۶ ماہ پر محیط تھا۔

(۲) دوسرا سفر ۱۹۸۹ء سوڈان کا ہوا۔ جو تقریباً ۲۳ دن پر مشتمل تھا۔

(۳) تیسرا سفر ۱۹۹۳ء میں یمن کا ہوا جو تقریباً ۱ سال کے زائد عرصہ پر محیط تھا۔

(۴) ۱۹۹۳ء میں ابوظہبی کا سفر ہوا، جو قلیل وقت پر مشتمل تھا۔

(۵) ۱۹۹۷ء میں والد صاحب بنگلہ دیش تشریف لے گئے۔ ان کا یہ سفر تقریباً ۴۵ دن پر محیط تھا۔

(۶) پانچواں سفر ۲۰۰۳ء میں ساؤتھ افریقہ کا ہوا۔ جو تقریبا ۵۵ دن پر محیط تھا۔

(۷) ۲۰۰۳ء میں بوٹسوانہ کا ہوا۔ جو چند دن پر مشتمل تھا۔

(۸) ۲۰۰۴ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جو تقریباً ۴۰ دن پر پر محیط تھا۔ جس میں مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب جو کراچی سے جمعیت علماء اسلام کی سیٹ پر MPA (ایم۔ پی۔ اے) بنے وہ شریکِ سفر رہے۔

(۹) اٹھواں سفر ۲۰۰۷ء میں دبئی، شارجہ، العین، اُمّ قوین کا ہوا۔ جو ۹ دنوں پر

مشتمل تھا۔

(۱۰) ۲۰۰۹ء میں دوسری بار چند رفقاء کے ساتھ دوبارہ مصر جانا ہوا، یہ سفر تقریباً ۵ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۱) ۲۰۰۹ء میں تیسری بار ایک دفعہ پھر مصر اور قاہرہ کا سفر ہوا جو بہت کم وقت پر مشتمل تھا۔

(۱۲) ۲۰۰۰ء میں افغانستان کا سفر کیا جو چند ایام پر مشتمل تھا۔

(۱۳) ۲۰۱۰ء میں سری لنکا کا سفر ہوا جو بہت تھوڑے دنوں کا تھا۔

(۱۴) ۲۰۱۰ء میں دوبارہ سری لنکا کا سفر درپیش آیا وہ بھی چند ایام پر محیط تھا۔

(۱۵) ۲۰۱۸ء میں ازبکستان، بخارا، ترمذ، سمرقند، تاشقند کا سفر کیا جو پورے آٹھ دن پر مشتمل تھا۔

(۱۶) ۲۰۱۸ء میں ایک سفر استنبول/ترکی کا ہوا جو تقریباً ایک ہفتہ پر مشتمل تھا۔

اسفار حرمین شریفین

والد محترم کو دیگر اسفار سے زیادہ محبوب ترین سفر حرمین شریفین کا ہوتا تھا اور ہوتا ہے۔ جس کیلئے وہ ہر چھوٹے بڑے، غریب و امیر، اپنے اور غیر سے ہر وقت دعاء کی درخواست کرتے رہتے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ اپنی والدہ، والد صاحب) اپنی زوجہ یعنی ہماری ماں، اور خود ہم سے یعنی تمام اولاد سے حرم شریف کی حاضری کی دعاء کا کہتے رہتے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو بہت دفعہ اپنے گھر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در بلوایا، اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے بلکہ قوی امید ہے کبھی بھی میرے والد محترم کو اپنے گھر کی حاضری سے محروم نہ فرمائیں گے۔

اہل ایمان کے شوق اور ذوق کی خاطر چند اسفار حرم شریف کا ذکر کر دیتی ہوں وگرنہ یہ اسفار ان شاء اللہ موت تک جاری وساری رہیں گے، اللہ تعالیٰ جاری رکھے کبھی بھی محروم نہ فرمائے۔

(۱) حرمین شریفین کا پہلا سفر ۱۹۸۹ء میں حج کا نصیب ہوا۔

(۲) حرمین شریفین کا دوسرا سفر ۱۹۹۴ء برائے حج مقدر ہوا۔

(۳) حرمین شریفین کا تیسرا سفر ۱۹۹۷ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۴) حرمین شریفین کا چوتھا سفر ۲۰۰۰ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۵) حرمین شریفین کا پانچواں سفر ۲۰۰۸ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۶) حرمین شریفین کا چھٹا سفر ۲۰۰۹ء برائے عمرہ مقدر ہوا۔

(۷) حرمین شریفین کا ساتواں سفر ۲۰۱۰ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۸) حرمین شریفین کا آٹھواں سفر ۲۰۱۱ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۹) حرمین شریفین کا نواں سفر ۲۰۱۲ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۱۰) حرمین شریفین کا دسواں سفر ۲۰۱۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۱۱) حرمین شریفین کا گیارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۱۲) حرمین شریفین کا بارھواں سفر ۲۰۱۴ء برائے حج مقدر رہوا۔

(۱۳) حرمین شریفین کا تیرھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۱۴) حرمین شریفین کا چودھواں سفر ۲۰۱۵ء برائے حج مقدر رہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۵ء میں دو دو سفر نصیب فرمائے۔

(۱۵) حرمین شریفین کا پندرھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۶) حرمین شریفین کا سولہواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۷) حرمین شریفین کا سترھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۸) حرمین شریفین کا اٹھارھواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۱۹) حرمین شریفین کا انیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۰) حرمین شریفین کا بیسواں سفر ۲۰۱۶ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے والد گرامی کو رب جلیل نے ۲۰۱۶ء میں چھ سفر نصیب فرمائے۔(اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ)

(۲۱) حرمین شریفین کا اکیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۲) حرمین شریفین کا بائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۳) حرمین شریفین کا تئیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۴) حرمین شریفین کا چوبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۵) حرمین شریفین کا پچیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۲۶) حرمین شریفین کا چھبیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۷) حرمین شریفین کا ستائیسواں سفر ۲۰۱۷ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۷ء میں بھی والد محترم پر رب ذوالجلال کا کرم ہوا، والد محترم کو سات (۷) سفر نصیب ہوئے۔

(۲۸) حرمین شریفین کا اٹھائیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۲۹) حرمین شریفین کا انتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۰) حرمین شریفین کا تیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۱) حرمین شریفین کا اکتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۳۲) حرمین شریفین کا بتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۳۳) حرمین شریفین کا تینتیسواں سفر ۲۰۱۸ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

۲۰۱۸ء میں رب کے فضل وکرم سے میرے والد گرامی کو چھ (۶) سفر نصیب ہوئے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ان اسفار میں مزید اضافہ فرمائے۔

(۳۴) حرمین شریفین کا چونتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۵) حرمین شریفین کا پینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۶) حرمین شریفین کا چھتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۷) حرمین شریفین کا سینتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ مقدر فرمایا۔

(۳۸) حرمین شریفین کا اڑتیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے حج مقدر فرمایا۔

(۳۹) حرمین شریفین کا انتالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۰) حرمین شریفین کا چالیسواں سفر ۲۰۱۹ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

خالق ارض و سماء نے ۲۰۱۹ء میں بھی سات (۷) سفر مقدر فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے، مزید اضافہ فرمائے۔

(۴۱) حرمین شریفین کا اکتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۲) حرمین شریفین کا بیالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۳) حرمین شریفین کا تنتالیسواں سفر ۲۰۲۰ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

اس سال کرونا کی وجہ حج معطل کر دیا گیا تھا۔

(۴۴) حرمین شریفین کا چوالیسواں سفر ۲۰۲۱ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۵) حرمین شریفین کا پنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۶) حرمین شریفین کا چھیالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۷) حرمین شریفین کا سنتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۸) حرمین شریفین کا اڑتالیسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۴۹) حرمین شریفین کا انچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۰) حرمین شریفین کا پچاسواں سفر ۲۰۲۲ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۵۱) حرمین شریفین کا اکاونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۲) حرمین شریفین کا باونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۳) حرمین شریفین کا ترپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۴) حرمین شریفین کا چونواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۵) حرمین شریفین کا پچپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۶) حرمین شریفین کا چھپنواں سفر ۲۰۲۲ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

والدمحترم کو ۲۰۲۲ء میں اللہ تعالیٰ نے بارہ (۱۲) اسفارحرم کے نصیب فرمائے۔

(۵۷) حرمین شریفین کا ستاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۵۸) حرمین شریفین کا اٹھاونواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۵۹) حرمین شریفین کا انسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۰) حرمین شریفین کا ساٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۱) حرمین شریفین کا اکسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۲) حرمین شریفین کا باسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ مقدر رہوا۔

(۶۳) حرمین شریفین کا تریسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے حج نصیب ہوا۔

(۶۴) حرمین شریفین کا چونسٹھسواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۵) حرمین شریفین کا پینسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۶) حرمین شریفین کا چھیاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

(۶۷) حرمین شریفین کا ستاسٹھواں سفر ۲۰۲۳ء برائے عمرہ نصیب ہوا۔

سال ۲۰۲۳ء میں رب تعالیٰ کے فضل سے حرم شریف کے گیارہ (۱۱) اسفار نصیب ہوئے۔

(۶۸) ۳۰/۰۱/۲۰۲۴ء حرمین شریفین کا اڑسٹھواں سفر ۲۰۲۴ء برائے عمرہ

مقدر ہوا۔

تالیفات وتصانیف:

والد محترم نے تدریس، تبلیغ، مناظرہ، اسفار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے تصنیفی میدان میں بھی خوب کام کیا ہے۔ بقول حضرت والد صاحب کے کہ درجہ خامسہ اور سادسہ میں شوق مناظرہ کے ساتھ ساتھ تصنیف کا ذوق بھی پیدا ہو گیا تھا۔ انہی دو سالوں میں دو رسالے تصنیف کیے۔

(۱) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۲) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویۃ ﷺ

پھر اس کے بعد مسلسل تدریس، اسفار، تصانیف کا مشغلہ رہا جو کہ آج بوقت تحریر ۲۶ / ۱۲ / ۲۰۲۳ء تک جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ تمام خیر کے کاموں کو موت تک کرتے رہنے کی توفیق، ہمت، جذبہ، شوق وذوق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت والد محترم کی تصانیف کا تذکرہ مختصراً انداز میں نقل کر رہی ہوں تفصیلات والد صاحب کی آپ بیتی جلد اوّل، ثانی، ثالث، رابع اور جلد خامس زیر ترتیب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

مطبوعہ تصانیف:

(۱) انوار السنن شرح الجامع السنن الترمذی [ناشر: زم زم پبلشرز کراچی]

(۲) بنیادی فقہی احکام (ترجمہ تسہیل الضروری: دو جلد) [ناشر: ادارۃ القرآن

کراچی]

(۳) بستان الصالحین (عربی) [ناشر: مطبع البرکاتی :شارع ستین، مکة المکرمه]

(۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یارخان]

(۵) صالحینؒ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یارخان]

(۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یارخان]

(۷) صحابہ کرامؓ کے آنسو [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، طیب پبلشرز لاہور، مکتبہ الامۃ رحیم یارخان]

(۸) اصلی زادالداعي (عربی، اردو) [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۹) دس گناہگار عورتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۰) گیارہ گناہگار جماعتیں [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

یہ کتاب فارسی ترجمہ کے ساتھ ایران سے بھی کئی بار طبع ہوئی۔

(۱۱) تنبیہ المسلمین (ترجمہ) منبہات ابن حجر رحمه الله [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور و مکتبہ الامۃ، رحیم یارخان]

(۱۲) شادی کی پہلی دس راتیں [ناشر: ہندو پاک کے مکتبات]

(۱۳) متفقہ فیصلہ [ناشر: مرکز اہل سنت و دیگر]

(۱۴) محبت کا پہلا جھٹکا [ناشر: مکتبۃ الامۃ، رحیم یار خان]

(۱۵) خطبات صفدر ۲ جلد [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور، ودار الکتاب لاہور]

(۱۶) تباہی کے ستر راستے (ترجمہ) الکبائر للذہبی رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور]

(۱۷) سرتاج محدثین (ترجمہ) الخیرات الحسان لابن حجر مکی رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور ومکتبۃ الامۃ]

(۱۸) شان ابی حنیفہ رحمہ اللہ (ترجمہ) تبیض الصحیفہ للسیوطی رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور ومکتبۃ الامۃ]

(۱۹) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (ترجمہ) المواہب الشریفہ للشیخ بلند شہری رحمہ اللہ [ناشر: مکتبہ مکیہ لاہور ومکتبۃ الامۃ]

(۲۰) جنت اور اسکے حسین مناظر (ترجمہ) صفۃ الجنّۃ لابی نعیم رحمہ اللہ [ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۱) منتخب کنز العمال [ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]

(۲۲) مسائل عشر [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۳) صالحینؒ کا انداز سخاوت (ترجمہ) الجود والکرم [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۴) اعمال صالحہ پر کیا ملے گا؟ (ترجمہ) الترغیب فی فضائل الاعمال والثواب ذالك [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۵) آپ بیتی جلد اوّل/ثانی [ناشر: مکتبۃ الحمیرا، رحیم یار خان]

(۲۶) فضائل کا نچوڑ (ترجمہ) لباب الحدیث للسیوطی رحمہ اللہ [مکتبہ مکیہ لاہور]

غیر مطبوع کمپوز شدہ:

(۱) دموع الصحابہ رضی اللہ عنہم (عربی)

(۲) دموع مصطفیٰ ﷺ (عربی)

(۳) تبسمات رسول ﷺ (عربی)

(۴) حکم المسح علی الجوربین (عربی)

(۵) آرائیں علماء کی دینی وسیاسی خدمات

(۶) اعلیٰ حضرت کے کارنامے

(۷) الدلائل القویۃ فی اثبات حیاۃ النبویہ ﷺ

(۸) بھوک کے فوائد (ترجمہ) الجوع لابن ابی الدنیا رحمہ اللہ

(۹) جہنم کے ہولناک مناظر (ترجمہ) صفۃ النار لابن ابی الدنیا رحمہ اللہ

(۱۰) بستان السلوک (ترجمہ) تحفۃ الملوک

(۱۱) بقیع میں مدفون صحابہ رضی اللہ عنہم (ترجمہ) الاصابۃ

(۱۲) نور الایمان فی خلاصۃ القرآن

(۱۳) آپ بیتی جلد ۳

(۱۴) آپ بیتی جلد ۴

(۱۵) الاستعداد لیوم الحساب (عربی)

(۱۶) کلام خدا بزبان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ترجمہ) الاحادیث القدسیه

(۱۷) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

مسوّدات غیر کمپوز شدہ:

(۱) فتح الاسرار شرح معانی الآثار للطحاوی رحمہ اللہ

(۲) کاروان مدنی رحمہ اللہ

(۳) تذکرہ علماء رحیم یارخان

(۴) فتاویٰ لدھیانوی

(۵) حُسنِ اخلاق (ترجمہ) مکارم الاخلاق للعلامہ الخرائطی رحمہ اللہ

(۶) مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ (ترجمہ) البعث والنشور للبیھقی رحمہ اللہ

(۷) تربیت خواتین (ترجمہ) ادب النساء

(۸) تنویر الایمان فی دروس القرآن / ۳ جلد

(۹) انوار الایمان فی تفسیر القرآن / جلد اوّل

(۱۰) اکابر کا ذوقِ حج وعمرہ

(۱۱) اکابر کا ذوقِ نکاح

(۱۲) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(۱۳) مختصر سیرت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

(۱۴) مختصر سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱۵) مختصر سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱۶) مختصر سیرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(۱۷) مختصر سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱۸) مختصر سیرت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

(۱۹) مختصر سیرت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما

(۲۰) مختصر سیرت حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

(۲۱) مختصر سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

دیگر علماء سے لکھوائی کتب:

والد محترم کی عادت میں سے ایک بہت عمدہ عادت یہ ہے کہ جس کارِ خیر میں خود مشغول ہوتے ہیں اپنے دوستوں واحباب کو بھی ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، مثلاً تبلیغ میں وقت لگانے کی، کثرت سے حج وعمرہ کرنے کی، تصنیف و تالیف کی، اجازت حدیث والد محترم کی ترغیب وتحریض سے جو کتب لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

(۱) عطاء الباری شرح بخاری لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۲) عطاء المنعم شرح مسلم لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ (۲ جلد) [ادارہ تالیفات]

(۳) صراط مستقیم کورس لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء ومکتبہ اُمۃ]

(۴) فقاہت ابی حنیفہ، لمولانا خدا بخش صاحب [مکتبہ حمیراء ومکتبہ اُمۃ]

(۵) چہل حدیث : حصہ اوّل،ثانی،ثالث لمولانا محمد عطا المنعم مدظلہٗ [مکتبہ حمیراء]

اجازات احادیث:

والد محترم حضرت مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی حفظہ اللہ کی اکابر کی زیارت اوران سے اجازت حدیث لینے کا بہت شوق تھا اور ہے جس کا اندازہ ان کی آپ بیتی پڑھنے سے بخوبی ہوسکتا ہے۔جس کے لیے وہ طویل سفر سے بھی گھبراتے نہیں ہیں۔

اساتذہ حدیث:

جن اکابر ومشائخ حدیث سے والدمحترم صاحب مدظلہٗ نے کتب احادیث مستقل اور باالاستیعاب پڑھیں پہلے ان کا ذکر پھر مجیزین کی فہرست نقل کروں گی:

(۱) محدث ومفسر حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمہ اللہ بن محدث ومفسر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ سے ....الجامع الصحیح (للامام البخاری رحمہ اللہ)اوّل وثانی مکمل پڑھی۔

(۲) خطیب وادیب مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ بن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ سے ....الجامع الصحیح (للامام مسلم رحمہ اللہ) پڑھی۔

(۳) العالم الجلیل المحقق المحدث المفسر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی رحمہ اللہ سے ......الجامع (للامام الترمذی رحمہ اللہ) کامل مکمل پڑھی۔

(۴) الشمائل (للامام الترمذی رحمہ اللہ) مکمل ثالث الذکر سے پڑھی۔

(۵) السنن (للامام النسائی رحمہ اللہ)

(٦) السنن (لابن ماجہ رحمہ اللہ)

(۷) المؤطاء (للامام مالک رحمہ اللہ)

(۸) المؤطاء (للامام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ)

مذکورہ چار کتب کے بعض الاجزاء، ابواب، روایات، ثالث الذکر شیخ سے سماعت کیے۔

(۹) عالم باعمل، صوفی باصفا، محدث، حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ سے السنن (للامام ابی داؤد رحمہ اللہ) مکمل پڑھی۔

(۱۰) العالم الفطین، العلامۃ الفہامہ حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ صاحب بن حضرت مولانا مفتی حسن امرتسری رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ) سے شرح معانی الآثار (للامام الطحاوی المصری رحمہ اللہ) پڑھی۔

فہرست اسماء المجیزین من علماء پاکستان

(۱) الشیخ المحدث المفسر محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ [گوجرانوالہ]

(۲) الشیخ فضل الرحیم بن مفتی محمد حسن امر تسری رحمہ اللہ [لاہور]

(۳) الشیخ در محمد رحمہ اللہ [مخدوم عالی لودھراں]

(۴) الشیخ عبد الرزاق [شجاع آباد]

(۵) الشیخ خان محمد [جلال پور پیر والا]

(۶) الشیخ محب النبی [لاہور]

(۷) الشیخ سیف الرحمٰن المھند ثم المکی [لاہور]

(۸) الشیخ محمد عثمان کاندھلوی [لاہور]

(۹) الشیخ محمد طارق جمیل [تلمبہ]

(۱۰) الشیخ محمد نواز [حنفیہ قادریہ ، ملتان]

(۱۱) الشیخ محمد عابد [خیر المدارس ، ملتان]

(۱۲) الشیخ عبد الرؤف ھالیجوی [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۳) الشیخ شفیق الرحمٰن کشمیری [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۴) الشیخ اسعد زکریا [بنوری ٹاؤن، کراچی]

(۱۵) الشیخ محمد ادریس سومرو [کنڈیارو، السند]

(۱۶) الشیخ عبد الباقی [کنڈیارو، السند]

(۱۷) الشیخ عبد الرؤف ربانی [رحیم یار خان]

(۱۸) الشیخ محمد فاروق حیدری [رحیم یار خان]

(۱۹) الشیخ جان محمد راجپر [کلفٹن، کراچی]

(۲۰) الشیخ صالح محمد [مفتاح العلوم، حیدر آباد]

(۲۱) الشیخ عبد الرحمٰن زور جمالی [عمر کوٹ، السند]

(۲۲) الشیخ جلال الدین جمالی [نواب شاہ، السند]

(۲۳) الشیخ محمد سلیم اللہ خان [کراچی]

(۲۴) الشیخ مفتی اکبر علی الصوفی [کراچی]

(۲۵) الشیخ مطلع الانوار [چارسدہ، پشاور]

(۲۶) الشیخ دکتور عبد الحلیم نعمانی چشتی [کراچی]

(۲۷) الشیخ علاء الدین [ڈیرہ اسماعیل خان]

(۲۸) الشیخ محمد مجاھد خان [نوشہرہ، پشاور]

(۲۹) الشیخ دکتور خالد محمود [بریطانیہ]

(۳۰) الشیخ محمد نافع [جھنگ]

(۳۱) الشیخ خان محمد [کندیاں، میانوالی]

(۳۲) الشیخ جاوید اقبال [یزمان، بہاولپور]

(۳۳) الشیخ محمد ادریس انصاری [صادق آباد، رحیم یار خان]

(۳۴) الشیخ محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

(۳۵) الشیخ خلیل اللہ بن محمد شریف اللہ [رحیم یار خان]

(۳۶) الشیخ دکتور فخر الدین الغلانی [رحیم یار خان]

(۳۷) الشیخ مفتی محمد تقی عثمانی [کراچی]

(۳۸) الشیخ محمد یاسین پسروری [پسرور]

(۳۹) الشیخ المقری اللہ داد [کراچی]

(۴۰) الشیخ عبد الوھاب [سکھر، سندھ]

(۴۱) الشیخ مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی [خانپور، رحیم یار خان]

(۴۲) الشیخ مفتی رضاء الحق [جنوبی افریقہ]

(۴۳) الشیخ عبد الرحمٰن (المعروف تھانہ باباجی) [تخت بھائی مردان]

(۴۴) الشیخ سیّد سَیُد (المعروف شوڈا کو باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۵) الشیخ محمد معتمد باللہ (المعروف جان باباجی) [شیر پاؤ، چارسدہ]

(۴۶) الشیخ محمد ادریس [اکوڑہ خٹک، سرحد]

(۴۷) الشیخ فضل محمود (شبقدر، نیو میتھرہ) [چارسدہ]

(۴۸) الشیخ عبد الحلیم (المعروف دیر باباجی) [اکوڑہ خٹک]

(۴۹) الشیخ محمد سعید ہاشمی افغانی ثم المدنی[مدینہ منورہ]
(۵۰) الشیخ مفتی شیر محمد علوی[لاہور]
(۵۱) الشیخ ندیم احمد القاسمی (فاضل دیوبند)[فیصل آباد]
(۵۲) الشیخ مفتی فضل احمد قادری[ملتان]
(۵۳) الشیخ مفتی محمد عمر فاروق[ملتان]
(۵۴) الشیخ مفتی غلام مصطفیٰ[اوکاڑہ]
(۵۵) الشیخ محمد احسان الحق[رائے ونڈ، لاہور]
(۵۶) الشیخ السید مفتی جاوید حسین شاہ[فیصل آباد]
(۵۷) الشیخ السید عبد الرشید رشیدی[اوکاڑہ، دیپالپور]
(۵۸) الشیخ منیر احمد جالندھری[ملتان]
(۵۹) الشیخ فضل الرحمٰن دھرم کوٹی[خانقاہ، بہاولپور]
(۶۰) الشیخ منظور احمد نعمانی[ظاہر پیر، رحیم یار خان]
(۶۱) الشیخ المقری محمود[خیر المدارس، ملتان]
(۶۲) الشیخ ظہور احمد علوی[اسلام آباد]
(۶۳) الشیخ حافظ عبد الرزاق[خانقاہ دامان باباجی، پشاور]
(۶۴) الشیخ معاذ الرحمٰن بن محمد آصف[رحیم یار خان]
(۶۵) الشیخ محمد عطاء المنعم[رحیم یار خان]

(۶۶) الشیخ عبد الرشید اویسی [رحیم یار خان]

(۶۷) الشیخ عبد الهادی [جتوئی]

(۶۸) الشیخ عبد القیوم نیازی (احیاء العلوم)[لاهور]

(۶۹) الشیخ مفتی محمد عبد الله بن مفتی عبد الستار [ملتان]

(۷۰) الشیخ محمد عزت الله بن پیر محمد [مستونگ، قلات]

(۷۱) الشیخ سیف الله [سرائے نورنگ]

(۷۲) الشیخ قاضی عبد الرشید [راولپنڈی]

(۷۳) الشیخ منیر احمد منور [باب العلوم کهروڑ پکا]

(۷۴) الشیخ مفتی سعید الله شاه [پشاور]

(۷۵) الشیخ مفتی محمد قاسم بن الشیخ بجلی گھر [پشاور]

(۷۶) الشیخ المقری محمد حنیف جالندهری [ملتان]

(۷۷) الشیخ ظفر احمد (بنوری ٹاؤن)[کراچی]

(۷۸) الشیخ هدایت الله کسّووال [ساهیوال]

(۷۹) الشیخ خدا بخش حقانی (چوک منڈا)[لیّه]

(۸۰) الشیخ لطف الله حقانی [پشاور]

(۸۱) الشیخ ارشد الحسینی قاضی [اٹك]

(۸۲) الشیخ عبد القادر السندی [خیر پوری]

(۸۳) الشیخ السید چراغ الدین شاه [راولپنڈی]

(۸۴) الشیخ انوار الحق [حقانیه، اکوڑه خٹك]

(۸۵) الشیخ، المقری محمود احمد (خیر المدارس)[ملتان]

(۸۶) الشیخ عبید اللہ خضداری [خضدار ، بلوچستان]

(۸۷) الشیخ نور البشر نور الحق [کراچی]

(۸۸) الشیخ حبیب الرحمٰن بن روشن دین [رحیم یار خان]

(۸۹) الشیخ مفتی محمد حسن [جامعہ مدنیہ لاہور]

(۹۰) الشیخ محمد سہیل احسان [رحیم یار خان]

اسماء المجیزین من خارج الباکستان

(۱) الشیخ المقری محمد سالم بن المقری محمد طیب [دار العلوم ،دیوبند،انڈیا]

(۲) الشیخ عزیز الحق [ڈھاکہ ، بنغلہ دیش]

(۳) الشیخ محمد عاشق الٰھی البرنی رحمہ اللہ [مدینۃ المنورہ]

(۴) الشیخ محمد امین سراج (تلمیذ علامہ زاھد الکوثری رحمہ اللہ) [ترکیا، استنبول]

(۵) الشیخ محمد مکی حجازی [مدرس الحرم المکی]

(۶) الشیخ عبد القادر الکتانی [فاس،المغرب مراکش]

(۷) الشیخ عبد الرحمٰن الکتانی (وکالتًا) [فاس المراکش ، المغرب]

(۸) الشیخ کلیم اللہ الصدیقی [ھند]

(۹) الشیخ عبد الرحمٰن الکوثر البرنی [بحرین]

(۱۰) الشیخ دکتور نظام بن محمد صالح یعقوبی [بحرین]

(۱۱) الشیخ دکتور عبد القیوم السندی [مکۃ المکرمہ]

(۱۲) الشیخ دکتور محمد اکرم الندوی الھندی [بریطانیہ]

(۱۳) الشیخ دکتور ماجد الشیجاوی الحسینی [عراق]

(۱۴) الشیخ مفتی ظھور احمد الحسینی [حضروثم البریطانی]

(۱۵) الشیخ علی بن حسن بن یحییٰ الشرفی الحازمی[مکة المکرمه]

(۱۶) الشیخ دکتور یوسف عبد الرحمٰن المرعشلی[بیروت ، لبنان]

(۱۷) الشیخ صفوان بن عدنان داؤدی (حدیث واحد) [السوری+ مدینة المنوره]

(۱۸) الشیخ دکتور حمزة الکتانی[المغرب الفاس]

(۱۹) الشیخ زکریا احمد الطالب المکی[مکة المکرمه]

(۲۰) الشیخ محمد علی یمانی المکی[مکة المکرمه]

(۲۱) الشیخ دکتور محمد نعیم المدنی[مدینة المنوره]

(۲۲) الشیخ خالد ترکستانی[]

(۲۳) الشیخ دکتور حامد اکرم المدنی[مدینة المنوره]

(۲۴) الشیخ دکتور سعید عنایت اللہ[پاکستان ثم المکی]

(۲۵) الشیخ محمد ابراهیم الدیوله[هند]

(۲۶) الشیخ اسعد محمود المکی[مکة المکرمه]

(۲۷) الشیخ محمد شمیم قاسمی[هند]

(۲۸) الشیخ فضل الرحمٰن الهاشمی الافعانی[مدینة المنوره]

(۲۹) الشیخ امتیاز بن آدم الهندی[زمبیا ، افریقه]

(۳۰) الشیخ عبد الغنی بروچی[هند]

(۳۱) الشیخ احمد محمود البناء(اجازہ فی القراءۃ) [قاہرہ، مصر]

(۳۲) الشیخ عماد القحطانی[]

(۳۳) الشیخ عبد الرزاق الکلملائی البنغالی[بنغلہ دیش]

(۳۴) الشیخ الدکتور ابو حذیفہ نریمان صابر الشوائی[]

(۳۵) الشیخ ولید بن ادریس المنیس[]

(۳۶) الشیخ احمد الحبشی[]

(۳۷) الشیخ محمد الحبشی[]

(۳۸) الشیخ الدکتور حسام الدین بن سلیم (الحسنی الحمصی الکیلانی)[حمص ، سوریہ]

(۳۹) الشیخ عبد الغفور المعمر السندی المکی[مکۃ المکرمہ]

(۴۰) الشیخ السید محمد اصغر شاہ[مدینۃ المنورہ]

(۴۱) الشیخ محمد عمر زیاد تکلۃ (الشامی مقیم بریطانیہ) [بریطانیہ]

(۴۲) الشیخ مصطفیٰ قدیمی[یمن]

(۴۳) الشیخ ابو اللیث خیر آبادی الهندی[مالیزیا]

(۴۴) الشیخ سیف الدین[ترکیا]

(۴۵) الشیخ عمر حسن فلاتہ المدینی[مدینۃ /سعودیہ]

(۴۶) الشیخ المقری فاروق احمد (مدرس حرم نبوی)

[مدینہ منورہ]

(۴۷) الشیخ رحمت اللہ (جموں کشمیر) [انڈیا]

(۴۸) الشیخ مفتی محمد ساجد (سہارنپوری) [انڈیا]

(۴۹) الشیخ محمد قربان (سہارنپوری) [انڈیا]

(۵۰) الشیخ سید ثمامۃ حسن مظاہری (سہارنپور) [انڈیا]

(۵۱) الشیخ عبد اللہ التوم []

(۵۲) الشیخ منصور بنوت [لبنان]

(۵۳) الشیخ الدکتور عبد الرحمٰن صالح دیب [الریاض، سعودیہ]

(۵۴) الشیخ عمر سعود الحدوش []

(۵۵) الشیخ الدکتور عماد بن محمد بن نائف الحبابی القحطانی العراقی [عراق]

(۵۶) الشیخ عبد الحکیم الانیس []

(۵۷) الشیخ عبد الرحمٰن بن محمد سعید سراج المہندس (اجازۃ المدّ) [مدینۃ المنورہ، سعودیہ]

(۵۸) الشیخ محمد اسلم عن علی بن حسن بن مہدی بن سنان المغربی الیمانی [مکۃ المکرمہ ھھندی مسجد]

(۵۹) الشیخ عبد الوحید ملک [مدینۃ المنورہ]

(۶۰) الشیخ حامد حسن [مظفر نگر، انڈیا]

اسماء المجیزات المشائخة

(۱) الشیخة سمیه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۲) الشیخة اسماء عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۳) الشیخة لبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۴) الشیخة حبیبه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۵) الشیخة رمثه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۶) الشیخة طاهره عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۷) الشیخة عفیفه عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۸) الشیخة حمیرا عبد الغنی [رحیم یار خان]

(۹) الشیخة زهره بنت معراج(زوجه صاحبه مترجم) [رحیم یار خان]

اصلاحی تعلق:

(۱) والدمحترم نے تعلیم کے بعد اپنی اصلاح کی خاطر تبلیغی جماعت سے تعلق قائم کیا،اس سلسلہ میں ۱۹۸۶ء،۱۹۸۷ء میں اندرون ملک ایک سال لگایا۔ پھر مستقل رحیم یارخان تبلیغی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔اوراَب تک مسلسل اندون وبیرون کے اسفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲) والدمحترم نے ہمارے دادا،اور پر دادا کے پیرومرشد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب رحمہ اللہ (کندیاں،میانوالی) سے سلسلہ بیعت میں شریک ہوئے،حضرت کی وفات تک اصلاحی تعلق قائم رہا۔حضرت کی وفات کے بعد تجدید بیعت حضرت مولانا میاں مسعوداحمد دین پوری مدظلہٗ سے کی۔حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ سے بھی تعلق رہا۔

مشائخ مناظرہ:

علم مناظرہ اکابر مشائخ کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا:

(۱) ردّروافض کیلئے مناظر اسلام فاتح رافضیت حضرت مولانا محمد عبد الستار تونسوی صاحب رحمہ اللہ (تلمیذحضرت مدنی رحمہ اللہ) سے حاصل کیا،اورزندگی بھر ان کے بیانات سے مستفید ہوتے رہے۔

(۲) مناظر اسلام وکیل احناف حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ سے چارسال تک مسلسل استفادہ کیا،اور چارسال تک رحیم یارخان میں حضرت رحمہ اللہ کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا،اورحضرت

اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ نے والد محترم کی کتاب سرتاج محدثین پر ایک طویل مقدمہ بھی لکھا تھا۔

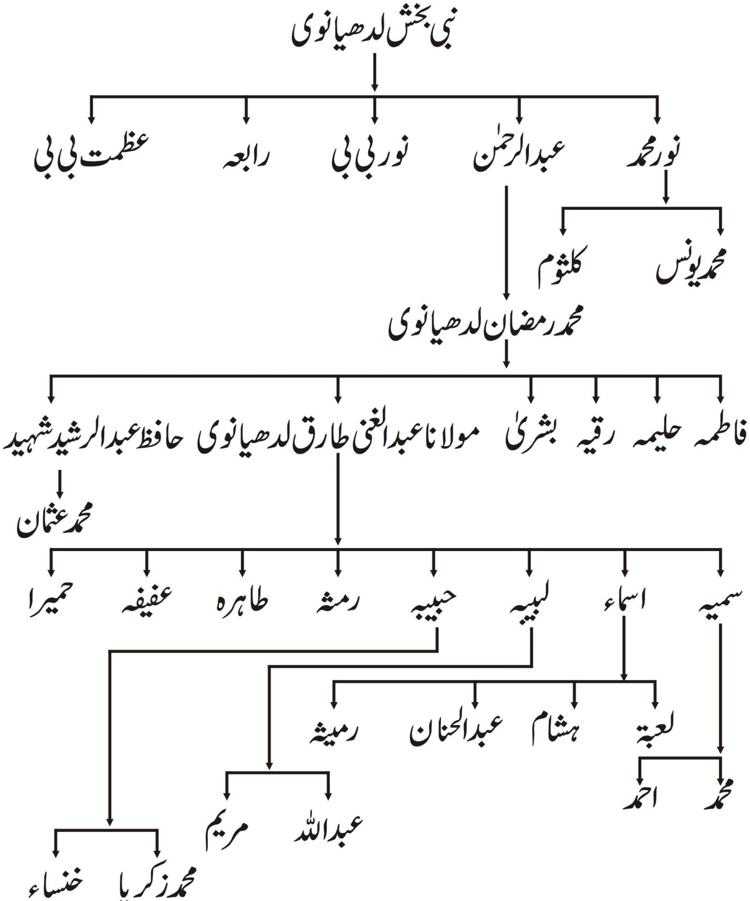
سیاسی تعلق:

والد محترم کے بتلانے کے مطابق تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرکت رہی، اور زمانہ طالب علمی میں جمعیت طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا، شعبہ نشر و اشاعت کی ذمہ داری بھی رہی۔ اور پھر جمعیت علماء اسلام سے وابستگی اور دلی محبت رہی، رحیم یار خان مجلس عمومی کے رکن بھی رہے، لیکن والد صاحب مدظلہٗ کی زیادہ توجہ تبلیغی جماعت، تدریس، اور تصنیف کی طرف رہی۔

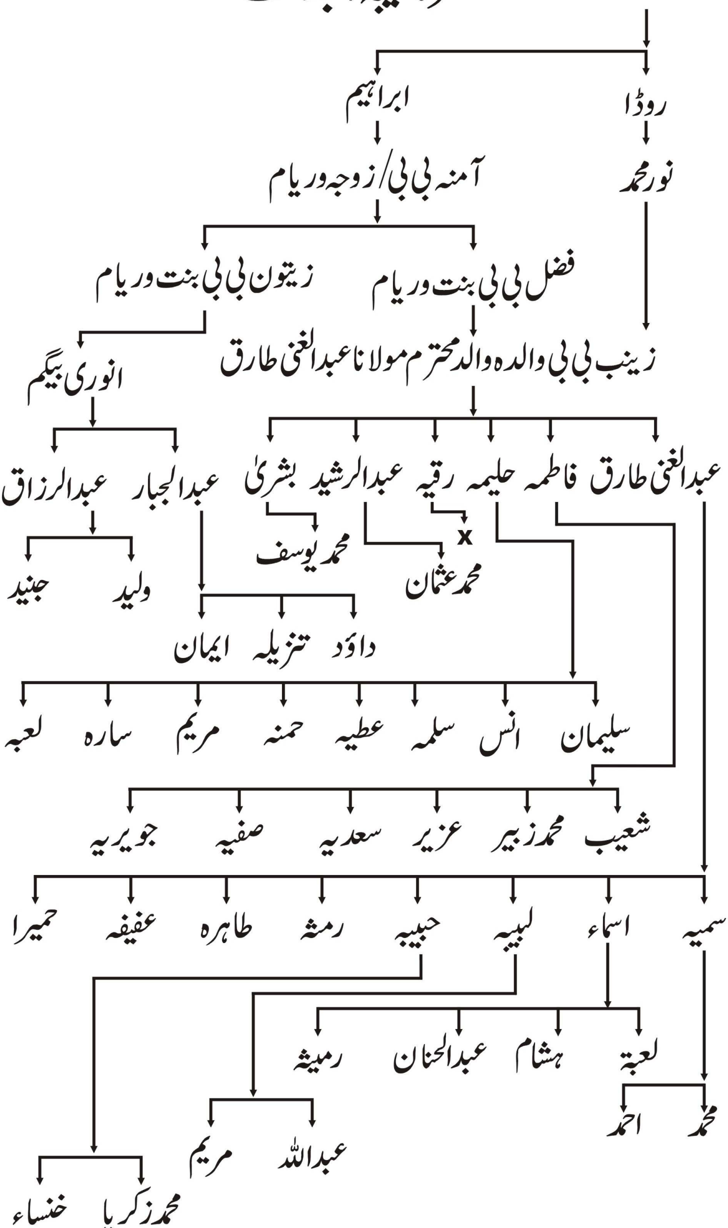
تکالیف وقید و بند:

بقول والد محترم کے ابتدائی احوال کمزور ہونے کیوجہ سے ہر ہفتہ صرف ایک روپیہ ملتا تھا، بعض مرتبہ ساہیوال کبھی لاہور سے سفر شروع کر کے رحیم یار خان تک کھانے کی نوبت نہ آتی تھی، بعض دفعہ ساہیوال سے رحیم یار خان تک کھڑے یا ریل گاڑی کے پائیدان پر بیٹھ کر سفر کی نوبت بھی آتی تھی۔ بعض علاقوں میں اہل محلہ نے مارا بھی، مسجد سے نکالا بھی، سامان بھی پھینک دیا، کتب چھین لیں، یمن کے سفر کے دوران پورے سترہ دن صنعاء جیل میں گزارنے پڑے۔

شجرہ طیبہ/ اجداد



شجرہ طیبہ/ جدّات



باب اوّل:

جس میں اُن آیات کا ذکر ہے، جن میں نکاح یا بیویوں کا ذکر ہے

آیت:۱ چار نکاحوں کی اجازت

{ فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ }،،۔ (سورۃالنساء:آیت ۳)

ترجمہ: ،، دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں، دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے۔ ہاں! اگر تمہیں یہ خطرہ ہو کہ تم (ان بیویوں) کے درمیان انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا ان کنیزوں پر جو تمہیاری ملکیت میں ہیں۔ اس طریقے میں اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ تم بے انصافی میں مبتلا نہیں ہوگے ،،۔

آیت:۲ نکاح سے غنیٰ

{ وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ

وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ }،،۔(سورۃ النور:آیت ۳۲)

ترجمہ: ،، تم میں سے جن (مردوں یا عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، اُن کا بھی نکاح کراؤ، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، اُن کا بھی۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے اُنہیں بے نیاز کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا ہے، سب کچھ جانتا ہے ،،۔

آیت:۳ سُسرال کا ذکر

{ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا }،،۔ (سورۃ الفرقان:آیت ۵۴)

ترجمہ: ،، اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اُسکو نسبی اور سسرالی رشتے عطا کیے ،،۔

آیت:۴ انبیاء کرام علیہم السلام کے نکاحوں کا ذکر

{ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً }،،۔(سورۃ الرعد:آیت ۳۸)

ترجمہ: ،، حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں، اور انہیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں ،،۔

آیت:۵ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ }،،۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۳۵)

ترجمہ: ،، اور ہم نے کہا: ،، اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو، اور اس میں جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس بھی مت جانا، ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے ،،۔

آیت:۶ مشرکین، مشرکات سے نکاح کی ممانعت

{ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ }،،۔(سورۃ البقرہ: آیت ۲۲۱)

ترجمہ: ،، اور مشرک عورتوں سے اُس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ یقیناً ایک مؤمن باندی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ مشرک عورت تمہیں پسند آ رہی ہو۔ اور اپنی عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کراؤ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مؤمن غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تمہیں پسند آ رہا ہو۔ یہ سب دوزخ کی طرف بلاتے ہیں، جبکہ اللہ

اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور اپنے اَحکام لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ،،۔

آیت: ۷ عورتیں مَردوں کی کھیتیاں ہیں

{ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ }،،۔(سورۃ البقرہ: آیت ۲۲۳)

ترجمہ: ،، تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں، لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ، اور اپنے لیے (اچھے عمل) آگے بھیجو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور یقین رکھو کہ تم اس سے جا کر ملنے والے ہو۔ اور مؤمنوں کو خوشخبری سنا دو ،،۔

آیت: ۸ بیویوں سے ایلاء کا ذکر

{ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ }،،۔(سورۃ البقرہ: آیت ۲۲۶)

ترجمہ: ،، جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں (یعنی ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لیتے ہیں) ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے ۔ چنانچہ اگر وہ (قسم توڑ کر) رُجوع کر لیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ،،۔

آیت: ۹ عدت میں منگنی کا اشارہ جائز ہے

{ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ

اَکۡنَنۡتُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ سَتَذۡکُرُوۡنَہُنَّ وَلٰکِنۡ لَّا تُوَاعِدُوۡہُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۬ؕ وَلَا تَعۡزِمُوۡا عُقۡدَۃَ النِّکَاحِ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡکِتٰبُ اَجَلَہٗ ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ فَاحۡذَرُوۡہُ ۚ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴾،،۔(سورۃ البقرہ:آیت۲۳۵)

ترجمہ: ،، اور (عدت کے دوران) اگر تم ان عورتوں کو اشارے کنائے میں نکاح کا پیغام دو یا (ان سے نکاح کا ارادہ) دِل میں چھپائے رکھو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اللہ جانتا ہے کہ تم ان (سے نکاح) کا خیال تو دِل میں لاؤ گے،لیکن ان سے نکاح کا دو طرفہ وعدہ مت کرنا،الا یہ کہ مناسب طریقے سے کوئی بات کہہ دو۔اور نکاح کا عقد پکا کرنے کا اس وقت تک ارادہ بھی مت کرنا جب تک عدت کی مقررہ مدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے۔اور یاد رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے، لہٰذا اس سے ڈرتے رہو،اور یاد رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا،بڑا بردبار ہے ،،۔

آیت:۱۰ بیویوں کے مہر کا ذکر

﴿ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡہُ نَفۡسًا فَکُلُوۡہُ ہَنِیۡٓـًٔا مَّرِیۡٓـًٔا ﴾،،ؕ۔(سورۃ النساء:آیت۴)

ترجمہ: ،، اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو۔ہاں! اگر وہ خود اس کا حصہ خوش دِلی سے چھوڑ دیں تو اسے خوشگواری اور مزے سے کھالو ،،۔

آیت:۱۱ بیویوں کی میراث کا ذکر

{وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ط وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ج فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ط وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ج فَإِنْ كَانُوْٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ لا غَيْرَ مُضَآرٍّ ج وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ }،،۔(سورۃالنساء:آیت ۱۲)

ترجمہ: ،، اورتمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر جائیں ،اس کا آدھا حصہ تمہارا ہے، بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔اور اگر ان کی کوئی اولاد ہوتو اُس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جوانہوں نے کی ہو،اوران کے قرض کی ادائیگی کے بعد تمہیں ان کے ترکے کا چوتھائی حصہ ملے گا۔اورتم جو کچھ چھوڑ کر جاؤاس کا ایک چوتھائی اُن (بیویوں) کا ہے،بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد (زندہ) نہ ہو۔ اور اگرتمہاری کوئی اولاد ہوتو اُس وصیت پرعمل کرنے کے بعد جوتم نے کی ہو،اورتمہارے قرض کی ادائیگی کے بعدان کو تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ملے گا۔اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث تقسیم ہونی ہے، ایسا ہو کہ نہ اس کے والدین زندہ ہوں نہ اولاد، اوراس کا ایک بھائی یا ایک بہن زندہ ہوتو ان میں سے ہر ایک چھٹے حصے کا حق دار ہے۔اور اگر وہ اس سے زیادہ

ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے، (مگر) جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ (وصیت یا قرض کے اقرار کرنے سے) اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو، یہ سب کچھ اللہ کا حکم ہے، اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا، بردبار ہے ،،۔

آیت: ۱۲ طلاق کے وقت مہر واپس نہ لینے کا حکم

{ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ لا وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ط اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا O وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا }،،۔(سورۃ النساء: اٰیت ۲۰، ۲۱)

ترجمہ: ،، اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے نکاح کرنا چاہتے ہو، اور ان میں سے ایک کو ڈھیر سارا مہر دے چکے ہو، تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور کھلا گناہ کر کے (مہر) واپس لو گے؟۔ اور آخر تم کیسے (وہ مہر) واپس لے سکتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو چکے تھے، اور انہوں نے تم سے بڑا بھاری عہد لیا تھا؟ ،،۔

آیت: ۱۳ باپ، دادا کی بیویوں سے نکاح کی ممانعت

{ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِيْلًا }،،۔ (سورۃ النساء: اٰیۃ ۲۲)

ترجمہ: ،، اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا (کسی وقت) نکاح کر چکے ہوں تم انہیں نکاح میں نہ لاؤ۔ البتہ پہلے جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا۔ یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے، اور بے راہ روی کی بات ہے ،،۔

آیت: ۱۴ محرمات اور منکوحہ کے علاوہ سب سے نکاح جائز ہے

{ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ م بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا } ،،۔(سورۃ النساء: آیۃ ۲۴)

ترجمہ: ،، نیز وہ عورتیں (تم پر حرام ہیں) جو دوسرے شوہروں کے نکاح میں ہوں، البتہ جو کنیزیں تمہاری ملکیت میں آجائیں وہ مستثنیٰ ہیں۔ اللہ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں۔ ان عورتوں کو چھوڑ کر تمام عورتوں کے بارے میں یہ حلال کر دیا گیا ہے کہ تم اپنا مال (بطور مہر) خرچ کر کے انہیں (اپنے نکاح میں لانا) چاہو، بشرطیکہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کا رشتہ قائم کر کے عفت حاصل کرو، صرف شہوت نکالنا مقصود نہ ہو۔ چنانچہ جن عورتوں سے (نکاح کر کے) تم نے لطف اُٹھایا ہو، ان کو ان کا وہ مہر ادا کرو جو مقرر کیا گیا ہو۔ البتہ مہر مقرر کرنے کے بعد بھی جس (کمی بیشی) پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ، اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ ہر بات کا علم بھی رکھتا ہے، حکمت کا

بھی مالک ہے ،،۔

آیت: ۱۵ خاوند بیوی کے جھگڑے میں حاکم بناؤ

{وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا }،،۔(سورۃالنساء:آیۃ۳۵)

ترجمہ: ،، اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہوتو (ان کے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے)ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گےتو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔بیشک اللہ کو ہر بات کا علم ارور ہر بات کی خبر ہے ،،۔

آیت: ۱۶ مستقل نکاح کا حکم

{ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْؗ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ اَخْدَانٍؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ٘ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ }،،۔(سورۃ المائدۃ:آیۃ۵)

ترجمہ: ،، آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئی ہیں،اور جن لوگوں کو

(تم سے پہلے) کتاب دی گئی تھی ، ان کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے نیز مؤمنوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ، جبکہ تم نے ان کو نکاح کی حفاظت میں لانے کے لئے ان کے مہر دے دیئے ہوں ، نہ تو (بغیر نکاح کے) صرف ہوس نکالنا مقصود ہو، اور نہ خفیہ آشنائی پیدا کرنا۔ اور جو شخص ایمان سے انکار کرے، اس کا سارا کیا دھرا غارت ہو جائے گا، اور آخرت میں اس کا شمار خسارہ اُٹھانے والوں میں ہوگا ،،۔

آیت: ۱۷ بیویوں سے جنابت اور پاکیزگی کا حکم

{ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ }،،۔(سورۃ المائدۃ: اٰیۃ ۶)

ترجمہ: ،، اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے چہرے، اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک (

دھولیا کرو)۔ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہوتو سارے جسم کو(غسل کے ذریعے) خوب اچھی طرح پاک کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے جسمانی ملاپ کیا ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔ اللہ تم پر کوئی تنگی مسلط کرنا نہیں چاہتا، لیکن یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف کرے، اور یہ کہ تم پر اپنی نعمت تمام کردے، تا کہ تم شکر گزار بنو ،،۔

آیت:۱۸ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ وَيَآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ }،،۔(سورۃ الاعراف: اٰیۃ۱۹)

ترجمہ: ،، اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، اور جہاں سے جو چیز چاہو کھاؤ۔ البتہ اس (خاص) درخت کے قریب بھی مت پھٹکنا، ورنہ تم زیادتی کرنے والوں میں شامل ہوجاؤ گے ،،۔

آیت:۱۹ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ }،،۔ (سورۃ الاعراف:اٰیۃ ۸۳)

ترجمہ: ،، پھر ہوا یہ کہ ہم نے اُن کو (یعنی لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو (بستی سے نکال کر) بچالیا، البتہ اُن کی بیوی تھی جو باقی لوگوں میں شامل رہی (جو

عذاب کا نشانہ بنے) ،،۔

آیت:۲۰ بیویوں سے سکون اور اولاد کا حصول

{ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ }،،

(سورۃالاعراف:آیۃ۱۸۹)

ترجمہ: ،، اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اُسی سے اُس کی بیوی بنائی، تاکہ وہ اُس کے پاس آ کر تسکین حاصل کرے۔ پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو عورت نے حمل کا ایک ہلکا سا بوجھ اُٹھالیا، جسے لے کر وہ چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں (میاں بیوی) نے اپنے پروردگار اللہ سے دعا کی کہ: اگر تو نے ہمیں تندرست اولاد دی تو ہم ضرور بالضرور تیرا شکر ادا کریں گے ،،۔

آیت:۲۱ پسندیدہ چیزوں میں بیویوں کا ذکر

{ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ }،،۔

(سورۃالتوبہ:آیۃ۲۴)

ترجمہ: ،، (اے پیغمبر! مسلمانوں سے) کہہ دو کہ: ”اگر تمہارے باپ، تمہارے

بیٹے، تمہارے بھائی تمہاری بیویاں، اور تمہارا خاندان، اور وہ مال و دولت جو تم نے کمایا ہے، اور وہ کاروبار جس کے مندا ہونے کا تمہیں اندیشہ ہے، اور وہ رہائشی مکان جو تمہیں پسند ہیں، تمہیں اللہ اور اُس کے رسول سے، اور اُس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں، تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرمادے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو منزل تک نہیں پہنچاتا ،،۔

آیت: ۲۲ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ }،،۔(سورۃ ھود: آیۃ ۷۱، ۷۲)

ترجمہ: ،، اور ابراہیم کی بیوی کھڑی ہوئی تھیں، وہ ہنس پڑیں، تو ہم نے انہیں (دوبارہ) اسحاق کی، اور اسحاق کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ وہ کہنے لگیں: " ہائے! کیا میں اس حالت میں بچہ جنوں گی کہ میں بوڑھی ہوں، اور یہ میرے شوہر ہیں جو خود بڑھاپے کی حالت میں ہیں؟ واقعی یہ تو بڑی عجیب بات ہے!،،۔

آیت: ۲۳ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کا تذکرہ

{ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ

مُصِيۡبُهَا مَآ اَصَابَهُمۡ ؕ اِنَّ مَوۡعِدَهُمُ الصُّبۡحُ ؕ اَلَيۡسَ الصُّبۡحُ بِقَرِيۡبٍ }،،۔(سورۃ ھود:آیۃ۸۱)

ترجمہ: ،، (اب) فرشتوں نے (لوط سے کہا: ،،اے لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ یہ (کافر) لوگ ہرگز تم تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے۔لہٰذا تم رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے روانہ ہو جاؤ،اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھے۔ ہاں مگر تمہاری بیوی (تمہارے ساتھ نہیں جائے گی) اُس پر بھی وہی مصیبت آنے والی ہے جو اور لوگوں پر آ رہی ہے۔یقین رکھو کہ ان (پر عذاب نازل کرنے) کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے۔کیا صبح بالکل نزدیک نہیں آ گئی؟ ،،۔

آیت:۲۴ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کا ذکر

{ وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡٓءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ }،،۔(سورۃ یوسف:آیۃ۲۵)

ترجمہ: ،، ،،۔

آیت:۲۵ عزیز مصر کی بیوی کا حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہونا

{ وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِى الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ

نَّفۡسِہٖ ج قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴾،،۔(سورۃ یوسف:آیۃ۳۰)

ترجمہ: ،، اور شہر میں کچھ عورتیں یہ باتیں کرنے لگیں کہ: ”عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کو ورغلا رہی ہے۔ اس نوجوان کی محبت نے اُسے فریفتہ کر لیا ہے۔ ہمارے خیال میں تو یقینی طور پر وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہے ،،۔

آیت:۲۶ عزیز مصر کی بیوی کا حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی بیان کرنا

﴿ قَالَ مَا خَطۡبُكُنَّ اِذۡ رَاوَدۡتُّنَّ يُوۡسُفَ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمۡنَا عَلَيۡهِ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ قَالَتِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ الۡـٰٔنَ حَصۡحَصَ الۡحَـقُّ ز اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴾،،۔ (سورۃ یوسف:آیۃ۵۱)

ترجمہ: ،، بادشاہ نے (اُن عورتوں کو بلا کر ان سے) کہا: ”تمہارا کیا قصہ تھا جب تم نے یوسف کو ورغلانے کی کوشش کی تھی؟ ان سب عورتوں نے کہا کہ: ”حاشاللہ! ہم کو ان میں ذرا بھی تو کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی ،،۔ عزیز کی بیوی نے کہا کہ: ”اب تو حق بات سب پر کھل ہی گئی ہے۔ میں نے ہی ان کو ورغلانے کی کوشش کی تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ وہ بالکل سچے ہیں ،،۔

آیت:۲۷ نیک بیویوں کے جنت میں داخلہ کا ذکر

{ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ }،،۔(سورۃ الرعد:آیت ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: ،، بہترین انجام ان کا حصہ ہے۔یعنی ہمیشہ رہنے کے لئے وہ باغات جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے،اوران کے باپ دادوں، بیویوں اوراولا د میں سے جو نیک ہوں گے، وہ بھی۔ اور (ان کے استقبال کے لئے) فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے (یہ کہتے ہوئے) داخل ہوں گے ،،۔

آیت:۲۸ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کے انجام کا ذکر

{ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ }،،۔ (سورۃ الحجر:آیت ۵۸، ۵۹، ۶۰)

ترجمہ: ،، ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کے لئے) بھیجا گیا ہے، البتہ لوط کے گھر والے اس سے مستثنیٰ ہیں، اُن سب کو ہم بچالیں گے، سوائے اُن

کی بیوی کے۔ہم نے یہ طے کررکھا ہے کہ وہ اُن لوگوں میں شامل رہے گی جو(عذاب کانشانہ بننے کے لئے) پیچھے رہ جائیں گے ،،۔

آیت:۲۹ بیویوں/ بیٹیوں/ پوتوں کا ذکر

{ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ }،،۔(سورۃالنحل:آیت ۷۲)

ترجمہ: ،، اور اللہ نے تم ہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائی ہیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے ہیں، اور تمہیں اچھی اچھی چیزوں میں سے رزق فراہم کیا ہے۔کیا پھر بھی یہ لوگ بے بنیاد باتوں پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟ ،،۔

آیت:۳۰ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا }،،۔(سورۃ مریم:آیۃ ۳،۴،۵،۶،۷،۸)

ترجمہ: ،، تھا۔انہوں نے کہا تھا کہ: ”میرے پروردگار! میری ہڈیاں تک کمزور پڑگئی ہیں، اورسر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اُٹھا ہے، اور میرے پروردگار! میں آپ سے دُعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا۔اور مجھے اپنے بعد اپنے چچازاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے، اور میری بیوی بانجھ ہے، لہٰذا آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کردیجئے جو میرا بھی وارث ہو، اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد سے بھی میراث پائے اور یارب! اُسے ایسا بنائیے جو (خود آپ کا) پسندیدہ ہو۔(آواز آئی کہ:) اے زکریا! ہم تمہیں ایک ایسے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔اس سے پہلے ہم نے اس کے نام کا کوئی اور شخص پیدا نہیں کیا۔زکریا نے کہا: ”میرے پروردگار! میرے یہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے، اور میں بڑھاپے سے اس حال کو پہنچ گیا ہوں کہ میرا جسم سوکھ چکا ہے ،،۔

آیت:۱۳۱ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ٥ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى}،،

(سورۃ طٰہٰ:اٰیۃ ۹،۱۰)

ترجمہ: ،، اور (اے پیغمبر!) کیا تم تک موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے؟۔یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کو ایک آگ نظر آئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ،، تم یہیں ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔شاید میں اس میں سے کوئی شعلہ تمہارے پاس لے آؤں، یا اُس آگ کے پاس مجھے راستے کا پتہ مل جائے ،،۔

آیت: ۳۲ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کا تذکرہ

{ فَقُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ فَلَا یُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ الۡجَنَّةِ فَتَشۡقٰی }،،۔(سورۃ طٰہٰ:اٰیۃ۱۱۷)

ترجمہ: ،، چنانچہ ہم نے کہا کہ: ”اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے، اور تم مشقت میں پڑ جاؤ ،،۔

آیت: ۳۳ حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کی بیوی و اولاد کا ذکر

{ وَزَکَرِیَّاۤ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ج صلے ۝ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ز وَوَهَبۡنَا لَهٗ یَحۡیٰی وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ زَوۡجَهٗ ط اِنَّهُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَیَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَکَانُوۡا لَنَا خٰشِعِیۡنَ }،،۔(سورۃ الانبیاء:اٰیۃ۸۹،۹۰)

ترجمہ: ،، اور زکریا کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ: ،، یارب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں،،۔ چنانچہ ہم نے ان کی دُعا قبول کی، اور ان کو یحییٰ (جیسا بیٹا) عطا کیا، اور ان کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا کر دیا۔ یقیناً یہ لوگ بھلائی کے کاموں میں تیزی دِکھاتے تھے، اور ہمیں شوق اور رُعب کے عالم میں پکارا کرتے تھے، اور ان کے دل ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے ،،۔

آیت:۳۴ ایمان والے صرف بیویوں سے شہوت پوری کرتے ہیں

{قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوۡنَ ۝ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۝ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ}،،۔(سورۃ المؤمنون:آیۃ ۱ تا ۷)

ترجمہ: ،، اُن ایمان والوں نے یقیناً فلاح پالی ہے۔جو اپنی نماز میں دِل سے جھکنے والے ہیں،۔اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور جو زکوٰۃ پر عمل کرنے والے ہیں۔اور جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔سوائے اپنی بیویوں اور اُن کنیزوں کے جو اان کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں ،،۔

آیت:۳۵ بُرے لوگوں کا بُرے عورتوں سے نکاح کا ذکر

{اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ}،،۔(سورۃ النور

:آیت ۳)

ترجمہ: ،، زانی مرد نکاح کرتا ہے تو زنا کار یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرتا ہے، اور زنا کار عورت سے نکاح کرتا ہے تو وہی مرد جو خود زانی ہو، یا مشرک ہو، اور یہ بات مؤمنوں کے لئے حرام کردی گئی ہے ،،۔

آیت :۳۶ بیویوں پر الزام لگانے کا ذکر

{وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۢبِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ}،،۔(سورۃ النور :آیت ٦)

ترجمہ: ،، اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں، اور خود اپنے سوا اُن کے پاس کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کو جو گواہی دینی ہوگی وہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ بیان دے کہ وہ (بیوی پر لگائے ہوئے الزام میں) یقیناً سچا ہے ،،۔

آیت :۳۷ بوڑھی عورتوں میں نکاح کی رغبت نہ ہونے کا ذکر

{وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ ۢبِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ }،،۔(سورۃ النور: آیت ٦٠)

ترجمہ: ،، اور جن بڑی بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، اُن کے لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں، اور اگر وہ احتیاط ہی رکھیں تو اُن کے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا، ہر بات جانتا ہے ،،۔

آیت: ۳۸ قوم لوط کی بیویوں کا تذکرہ

{ اَتَاۡتُوۡنَ الذُّكۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ وَتَذَرُوۡنَ مَا خَلَقَ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ‌ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ } ،،۔(سورۃ الشعراء: اٰیۃ ۱۶۵،۱۶۶)

ترجمہ: ،، کیا دنیا جہاں کے سارے لوگوں میں تم ہو جو مردوں کے پاس جاتے ہو۔ اور تمہاری بیویاں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں، اُن کو چھوڑے بیٹھے ہو؟ حقیقت تو یہ ہے کہ تم حد سے بالکل گزرے ہوئے لوگ ہو ،،۔

آیت: ۳۹ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی بیوی کا ذکر

{ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِاَهۡلِهٖۤ اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ اٰتِيۡكُمۡ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ } ،،۔(سورۃ النمل: اٰیۃ ۷)

ترجمہ: ،، اُس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا تھا کہ: ” مجھے

ایک آگ نظر آئی ہے۔ میں ابھی تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں، یا پھر تمہارے پاس آگ کا کوئی شعلہ اُٹھا کر لے آؤں گا، تا کہ تم آگ سے گرمی حاصل کر سکو ،،۔

آیت:۴۰ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کے انجام بد کا ذکر

{ فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرۡنٰهَا مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ۝ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ }،،۔(سورۃ النمل: آیۃ۵۷،۵۸)

ترجمہ: ،، پھر ہوا یہ کہ ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا، سوائے اُن کی بیوی کے جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔ اور ہم نے اُن پر ایک زبردست بارش برسائی، چنانچہ بہت بری بارش تھی جو اُن لوگوں پر برسی جنہیں پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا ،،۔

آیت:۴۱ فرعون کی بیوی کا ذکر

{ وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَلَکَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ }،،۔(سورۃ القصص:آیۃ۹)

ترجمہ: ،، اور فرعون کی بیوی نے (فرعون سے) کہا کہ: ”یہ بچہ میری اور تمہاری

آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے، یا ہم اسے بیٹا بنالیں،،۔ اور (یہ فیصلہ کرتے وقت) اُنہیں انجام کا پتہ نہیں تھا،،۔

آیت: ۴۲ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے نکاح کا ذکر

{ قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡکِحَکَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ ہٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِکَ ۚ وَمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡکَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ }،،۔ (سورۃ القصص: اٰیۃ ۲۷)

ترجمہ: ،، اُن کے باپ نے کہا: ،، میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دولڑکیوں میں سے ایک سے تمہارا نکاح کردوں، بشرطیکہ تم آٹھ سال تک اُجرت پر میرے پاس کام کرو، پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو یہ تمہارا اپنا فیصلہ ہوگا۔ اور میرا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ تم پر مشقت ڈالوں، ان شاء اللہ تم مجھے اُن لوگوں میں سے پاؤ گے جو بھلائی کا معاملہ کرتے ہیں ،،۔

آیت: ۴۳ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بیوی کے ساتھ سفر

{ فَلَمَّا قَضٰی مُوۡسَی الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَہۡلِہٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَہۡلِہِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴾،،۔(سورۃ القصص: اٰیۃ۲۹)

ترجمہ: ،، پھر جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کرلی، اور اپنی اہلیہ کو لے کر چلے تو اُنہوں نے کوہِ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی۔ اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ”ٹھہرو! میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لے آؤں، یا آگ کا کوئی انگارہ اُٹھالاؤں، تاکہ تم گرمائی حاصل کرسکو ،،۔

آیت: ۴۴ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کی ہلاکت کا ذکر

﴿ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا وقفة لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴾،،۔(سورۃ العنکبوت: اٰیۃ ۳۲، ۳۳)

ترجمہ: ،، ابراہیم نے کہا: ،،اس بستی میں تو لوط موجود ہیں،،۔فرشتوں نے کہا: ”ہمیں خوب معلوم ہے کہ اُس میں کون ہے۔ ہم اُنہیں اور اُن کے متعلقین کو ضرور بچالیں گے، سوائے اُن کی بیوی کے کہ وہ اُن لوگوں میں شامل رہے گی جو پیچھے رہ جائیں گے ،،۔اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو لوط اُن کی وجہ سے سخت پریشان ہوئے ، اور ان کی وجہ سے اُن کا دل تنگ ہونے لگا۔ ان

فرشتوں نے کہا: " آپ نہ ڈریے، اور نہ غم کیجئے۔ ہم آپ کو اور آپ کے متعلقین کو بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی "۔

آیت: ۴۵ بیویوں سے سکون اور محبت کا ذکر

{وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ}"۔(سورۃ الروم: اٰیۃ ۲۱)

ترجمہ: " اور اُس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم اُن کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کے جذبات رکھ دیئے یقیناً اُس میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں "۔

آیت: ۴۶ بیویوں سے ظہار کا ذکر

{ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ }"۔(سورۃ الاحزاب: اٰیۃ ۴)

ترجمہ: " اور تم اپنی جن بیویوں کو ماں کی پشت سے تشبیہ دے دیتے ہو، اُن کو تمہاری ماں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ تو باتیں ہی باتیں ہیں جو تم اپنے منہ سے کہہ دیتے ہو، اور اللہ وہی بات کہتا ہے جو حق ہو، اور

وہی صحیح راستہ بتلاتا ہے ،،۔

آیت:۴۷ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر

{ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُہٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ط کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا }،،۔(سورۃ الاحزاب:اٰیۃ٦)

ترجمہ: ،، ایمان والوں کے لیے یہ نبی اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر ہیں، اور اِن کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔اس کے باوجود اللہ کی کتاب کے مطابق پیٹ کے رشتہ دار دُوسرے مؤمنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے معاملے میں) زیادہ حق رکھتے ہیں، الّا یہ کہ تم اپنے دوستوں (کے حق میں کوئی وصیت کر کے اُن) کے ساتھ کوئی نیکی کرلو۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے ،،۔

آیت:۴۸ اللہ تعالیٰ کا حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کو خطاب

{ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَہَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ٥ وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ

اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ لا وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا }،،۔(سورۃ الاحزاب:آیۃ ۲۸،۲۹،۳۰،۳۱،۳۲)

ترجمہ: ،، اے نبی! اپنی بیویوں سے کہو: ،، اگر تم دُنیوی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ تحفے دے کر خوبصورتی کے ساتھ رخصت کر دوں،،۔اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول اور عالمِ آخرت کی طلبگار ہو، تو یقین جانو اللہ نے تم میں سے نیک خواتین کے لئے شاندار انعام تیار کر رکھا ہے۔اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کسی کھلی بے ہودگی کا ارتکاب کرے گی، اُس کا عذاب بڑھا کر دوگنا کر دیا جائے گا، اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے۔اور تم میں سے جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی تابع دار رہے گی، اور نیک عمل کرے گی، اُسے ہم اُس کا ثواب بھی دوگنا دیں گے، اور اُس کے لئے ہم نے باعزت رزق تیار کر رکھا ہے۔اے نبی کی بیویو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔لہٰذا تم نزاکت کے ساتھ بات مت کیا کرو، کبھی کوئی ایسا شخص بیجا لالچ کرنے لگے جس کے دِل میں روگ ہوتا ہے، اور بات وہ کہو جو بھلائی والی ہو ،،۔

آیت:۴۹ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کا حکم

{وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ ج وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ط فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْھُنَّ وَطَرًا ط وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا}،،۔(سورۃ الاحزاب: اٰیۃ ۳۷)

ترجمہ: ،، اور (اے پیغمبر!) یاد کرو جب تم اُس شخص سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا، اور تم نے بھی احسان کیا تھا، یہ کہہ رہے تھے کہ: ،، اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں رہنے دو، اور اللہ سے ڈرو،، اور تم اپنے دِل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھول دینے والا تھا، اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے، حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اُس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے اپنی بیوی سے تعلق ختم کرلیا تو ہم نے اُس سے تمہارا نکاح کرا دیا، تاکہ مسلمانوں کیلئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں اُس وقت کوئی تنگی نہ رہے جب اُنہوں نے اپنی بیویوں سے تعلق ختم کرلیا ہو۔ اور اللہ نے جو حکم دیا تھا، اُس پر عمل تو ہو کر رہنا ہی تھا ،،۔

آیت:۵۰ مختلف عورتوں سے نکاح اور طلاق کا حکم

{یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا ج

فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ
اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ
عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ
هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ
اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا
فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ
عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ
وَتُــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ
كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ لَا يَحِلُّ
لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴾،،۔
(سورۃ الاحزاب:آیۃ۴۹،۵۰،۵۱،۵۲)

ترجمہ: ،، اے ایمان والو! جب تم نے مؤمن عورتوں سے نکاح کیا ہو، پھر تم نے انہیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو، تو اُن کے ذمے تمہاری کوئی عدت واجب نہیں ہے جس کی گنتی تمہیں شمار کرنی ہو۔ لہذا اُنہیں کچھ تحفہ دے دو، اور اُنہیں خوبصورتی سے رُخصت کر دو۔ اے نبی! ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کو تم نے اُن کا مہر ادا کر دیا ہے، نیز اللہ نے غنیمت کا جو مال تمہیں

عطا کیا ہے، اُس میں سے جو کنیزیں تمہاری ملکیت میں آچکی ہیں وہ بھی (تمہارے لئے حلال ہیں) اور تمہاری وہ چچا کی بیٹیاں اور پھوپی کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہے، نیز کوئی مسلمان عورت جس نے مہر کے بغیر نبی کو اپنے آپ (سے نکاح کرنے کی) پیشکش کی ہو، بشرطیکہ نبی اُس سے نکاح کرنا چاہے۔ یہ سارے احکام خاص تمہارے لئے ہیں، دوسرے مؤمنوں کے لئے نہیں۔ ہمیں وہ احکام خوب معلوم ہیں جو ہم نے اُن کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں اُن پر عائد کئے ہیں، (اور تمہیں اُن سے مستثنیٰ کیا ہے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ ان بیویوں میں سے تم جس کی باری چاہو، ملتوی کردو، اور جس کو چاہو، اپنے پاس رکھو، اور جن کو تم نے الگ کردیا ہو، اُن میں سے اگر کسی کو واپس بلانا چاہو تو اس میں بھی تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ اُن سب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی، اور اُنہیں رنج نہیں ہوگا، اور تم اُنہیں جو کچھ دے دوگے، اُس پر وہ سب کی سب راضی رہیں گی۔ اور اللہ اُن سب باتوں کو جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں، اور اللہ علم اور حلم کا مالک ہے۔ اس کے بعد دوسری عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں ہیں، اور نہ یہ جائز ہے کہ تم ان کے بدلے کوئی دوسری بیویاں لے آؤ، چاہے اُن کی خوبی تمہیں پسند آئی ہو، البتہ جو کنیزیں تمہاری ملکیت میں ہوں، (وہ تمہارے لئے حلال ہیں،) اور اللہ ہر چیز کی پوری نگرانی کرنے والا ہے ’’۔

آیت: ۵۱ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں سے نکاح ممنوع ہے

{ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا }،، ط۔(سورۃ الاحزاب:آیۃ ۵۳)

ترجمہ: ،، اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بلا اجازت) داخل نہ ہو، الّا یہ کہ تمہیں کھانے پر آنے کی اجازت دے دی جائے، وہ بھی اس طرح کہ تم اُس کھانے کی تیاری کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو، لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو اپنی اپنی راہ لو، اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھو، حقیقت یہ ہے کہ اس بات سے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے، اور وہ تم سے (کہتے ہوئے) شرماتے ہیں، اور اللہ حق بات میں کسی سے نہیں شرماتا۔ اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ طریقہ تمہارے دلوں کو بھی اور اُن کے دلوں کو بھی زیادہ

پاکیزہ رکھنے کا ذریعہ ہوگا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بڑی سنگین بات ہے ،،۔

آیت:۵۲ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی بیویوں اور مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم

{ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا } ،،ط۔(سورۃ الاحزاب:آیۃ۵۹)

ترجمہ: ،، اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں۔ اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو ستایا نہیں جائے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ،،۔

آیت:۵۳ بیویوں کی پیدائش کا ذکر

{ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ } ،،۔(سورۃ الفاطر:آیۃ۱۱)

ترجمہ: ،، اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنا دیا۔ اور کسی مادہ کو جو کوئی حمل ہوتا ہے، اور جو کچھ وہ جنتی ہے، وہ سب اللہ کے علم سے ہوتا ہے۔ اور کسی عمر رسیدہ کو جتنی عمر دی جاتی ہے، اور اُس کی عمر میں جو کوئی کمی ہوتی ہے، وہ سب ایک کتاب میں درج ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کے لئے بہت آسان ہے ،،۔

آیت: ۵۴ حضرت سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر

{ وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ اِذۡ نَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ۝ اِلَّا عَجُوۡزًا فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ }،،۔ (سورۃ والصّٰفّٰت: اٰیۃ ۱۳۳ تا ۱۳۶)

ترجمہ: ،، اور یقیناً لوط بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جب ہم نے اُن کو اور اُن کے سارے گھر والوں کو (عذاب سے) نجات دی تھی، سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی۔ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو ملیا میٹ کر دیا ،،۔

آیت: ۵۵ بیویوں کیلئے جنت کی دعا کا ذکر

{ رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣ الَّتِىۡ وَعَدْتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ‌ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ }،،۔ (سورۃ المؤمن: اٰیۃ ۸)

ترجمہ: ،، اے پروردگار! اُنہیں ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ نیز اُن کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں،

اُنہیں بھی۔ یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل ،،۔

آیت:۵۶ ہر مذکر کے ساتھ اسکی مؤنث کا ذکر

{ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ج يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ط لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ }،،۔(سورۃ الشوریٰ:آیۃ۱۱)

ترجمہ: ،، وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کئے ہیں، اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے ہیں۔ اسی ذریعے سے وہ تمہاری نسل چلاتا ہے۔کوئی چیز اُس کے مثل نہیں ہے، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا، سب کچھ دیکھتا ہے ،،۔

آیت:۵۷ نیک لوگوں اور ان کی بیویوں کو جنت میں جانے کا حکم

{ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ج وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ط وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴾،،۔(سورۃ الزخرف:ایۃ۶۸ تا ۷۳)

ترجمہ: ،، (جن سے کہا جائے گا کہ:)،، اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا، اور نہ تم غمگین ہوگے۔اے میرے وہ بندو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے، اور فرماں بردار رہے تھے! تم بھی اور تمہاری بیویاں بھی خوشی سے چمکتے چہروں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ،، ان کے آگے سونے کے پیالے اور گلاس گردش میں لائے جائیں گے۔اور اُس جنت میں ہر وہ چیز ہوگی جس کی دِلوں کو خواہش ہوگی، اور جس سے آنکھوں کو لذت حاصل ہوگی۔(ان سے کہا جائے گا کہ:) "اس جنت میں تم ہمیشہ رہو گے۔اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں اپنے اعمال کے بدلے وارث بنا دیا گیا ہے۔اس میں تمہارے لئے خوب افراط کے ساتھ میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ،،۔

آیت:۵۸ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کا تعجب

﴿ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ٥ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴾،،۔

(سورۃ الزاریات:ایۃ۳۰)

ترجمہ: ،، اس پر اُن کی بیوی زور سے بولتی ہوئی آئیں، اور انہوں نے اپنا چہرہ پیٹ لیا، اور کہنے لگیں: ،، (کیا) ایک بانجھ بڑھیا (بچہ جنے گی؟) مہمانوں نے کہا: ،، تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے۔یقین جانو وہی ہے جو بڑی حکمت کا،

بڑے علم کا مالک ہے ،،۔

آیت:۵۹ بیویوں سے ظہار اور کفارہ کا ذکر

{ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ }،،۔ (سورۃ المجادلۃ: آیۃ ۲،۳)

ترجمہ: ،، تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، (ان کے اس عمل سے) وہ بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہو جاتیں۔ اُن کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے اُن کو جنم دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جو بہت بُری ہے، اور جھوٹ ہے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، پھر انہوں نے جو کچھ کہا ہے، اُس سے رجوع کرتے ہیں، تو اُن کے ذمے ایک غلام آزاد کرنا ہے، قبل اس کے کہ وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ ہے وہ بات جس کی تمہیں نصیحت کی جا رہی ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے ،،۔

آیت:۶۰ مسلمان اور کافروں کی بیویوں کا تذکرہ

{ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ

فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ 0 وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴾،،۔(سورۃ الممتحنۃ: آیۃ ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: ،، اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم اُن کو جانچ لیا کرو۔ اللہ ہی اُن کے ایمان کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔ پھر جب تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ مؤمن عورتیں ہیں تو تم اُنہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجنا۔ وہ ان کافروں کے لئے حلال نہیں ہیں، اور وہ کافران کے لئے حلال نہیں ہیں، اور ان کافروں نے جو کچھ (ان عورتوں پر مہر کی صورت میں) خرچ کیا ہو، وہ انہیں ادا کر دو۔ اور تم پر ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، جبکہ تم نے اُن کے مہر انہیں ادا کر دیئے ہوں۔ اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضے میں باقی نہ رکھو، اور جو کچھ تم نے (ان کافر بیویوں پر مہر کی صورت میں) خرچ کیا تھا، وہ تم (اُن کے نئے شوہروں سے) مانگ لو اور اُنہوں نے جو کچھ (اپنی مسلمان ہو جانے والی بیویوں پر خرچ کیا تھا، وہ (اُن کے نئے مسلمان شوہروں سے) مانگ لیں۔ یہ

اللہ کا فیصلہ ہے، وہی تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے، اور اللہ بڑے علم والا ، بڑی حکمت والا ہے۔اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کے پاس جا کر تمہارے ہاتھ سے نکل جائے ، پھر تمہاری نوبت آئے تو جن لوگوں کی بیویاں جاتی رہی ہیں، اُن کو اتنی رقم ادا کر دو جتنی انہوں نے (اپنی ان بیویوں پر) خرچ کی تھی ، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو ،،۔

آیت:٦١ بیویوں اور اولاد کا ذکر

{ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ }،، (سورۃ التغابن:آیۃ ۱۳، ۱۴)

ترجمہ: ،، اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۔اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں، اس لیے ان سے ہوشیار رہو۔اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بہت بخشنے والا ۔اور بہت مہربان ہے ،،۔

آیت:٦٢ بیویوں کی طلاق وعدت کے احکام

{ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ

يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ لا وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴾،،۔ (سورۃ الطلاق: آیۃ ۱، ۴)

ترجمہ: ،، اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُنہیں اُن کی عدت کے وقت طلاق دو، اور عدت کو اچھی طرح شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے۔ اُن عورتوں کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، اِلّا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود ہیں، اور جو کوئی اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود سے آگے نکلے، اُس نے خود اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے، شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ پھر جب وہ عورتیں اپنی (عدت کی) میعاد کو پہنچنے لگیں تو تم یا تو انہیں بھلے طریقے پر (اپنے نکاح میں) روک رکھو، یا پھر بھلے طریقے سے اُن کو الگ کر دو، اور اپنے میں سے دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو عدل والے ہوں، اور اللہ کی خاطر سیدھی سیدھی گواہی دو۔ لوگو! یہ وہ بات ہے جس کی

نصیحت اُس شخص کو کی جارہی ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لئے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اُس (کا کام بنانے) کے لئے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں (ان کی عدت کے بارے میں) شک ہو تو (یاد رکھو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے، اور ان عورتوں کی (عدت) بھی (یہی ہے) جنہیں ابھی ماہواری آئی ہی نہیں۔ اور جو عورتیں حاملہ ہوں، اُن کی (عدت کی) میعاد یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جَن لیں۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اُس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا ،،۔

آیت: ۶۳ بہتر بیویوں کا تذکرہ

{ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ج وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ج فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ط قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ

وَّاَبۡكَارًا ﴾،،۔(سورۃ التحریم :اٰیۃ۱، ۳، ۵)

ترجمہ: ،، اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے، تم اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اُسے کیوں حرام کرتے ہو؟ اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے ،،۔(آیت ۱)

،، اور یاد کرو جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے راز کے طور پر ایک بات کہی تھی۔ پھر جب اُنہوں نے اُس بیوی کو وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگیں کہ: ” آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟،، نبی نے کہا کہ: ” مجھے اُس نے بتائی جو بڑے علم والا، بہت باخبر ہے ،،۔(آیت ۳)

،، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو ان کے پروردگار کو اس بات میں دیر نہیں لگے گی کہ وہ اُن کو (تمہارے) بدلے میں ایسی بیویاں عطا فرما دے جو تم سب سے بہتر ہوں، مسلمان، ایمان والی، طاعت شعار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار اور روزہ دار ہوں، چاہے پہلے اُن کے شوہر رہے ہوں، یا کنواری ہوں ،،۔(آیت ۵)

آیت: ٦٤ حضرت سیدنا نوح وسیدنا لوط علیہما السلام اور فرعون کی بیویوں کا ذکر

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ كَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَيۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَيۡنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمۡ يُغۡنِيَا عَنۡهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا وَّقِيۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيۡنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ ۘ اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ابۡنِ

لِىْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَنَجِّنِىْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾،،۔(سورۃ التحریم:آیۃ ۱۰،۱۱)

ترجمہ: ،، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے، اللہ اُن کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ دونوں ہمارے دو ایسے بندوں کے نکاح میں تھیں جو بہت نیک تھے۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھ بے وفائی کی، تو وہ دونوں اللہ کے مقابلے میں اُن کے کچھ بھی کام نہیں آئے، اور (ان بیویوں سے) کہا گیا کہ: ”دوسرے جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں چلی جاؤ ،،۔ اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا ہے، اُن کے لئے اللہ، فرعون کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے جب اُس نے کہا تھا کہ: ”میرے پروردگار! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دیدے، اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات عطا فرما ،،۔

آیت: ۶۵ بیوی اور اولاد کا بطورِ فدیہ دینا

﴿ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُئْوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴾،،۔(سورۃ المعارج: آیۃ ۱۱ تا ۱۵)

ترجمہ: ،، حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دِکھا بھی دیئے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ اُس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹے فدیہ میں دیدے۔ اور اپنی بیوی

اور اپنا بھائی۔اور اپنا وہ خاندان جو اُسے پناہ دیتا تھا۔اور زمین کے سارے کے سارے باشندے۔ پھر (ان سب کو فدیہ میں دے کر) اپنے آپ کو بچالے۔ (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوسکے گا! وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ،،۔

آیت:٦٦ ایمان والوں کی صفات میں بیویوں کا ذکر

{ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ٥ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَا تِهِمْ دَآئِمُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ٥ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ٥ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ٥ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ٥ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ٥ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَا تِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ٥ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ }،،۔(سورة المعارج:اٰیة ۲۲ تا ۳۵)

ترجمہ: ،، مگر وہ نمازی ایسے نہیں ہیں۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔اور جن کے مال و دولت میں ایک متعین حق ہے ہے۔سوالی اور بے سوالی کا۔اور جو روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں۔اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے سہمے رہتے ہیں۔یقیناً ان کے پروردگار کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے جس سے بے فکری برتی جائے۔اور جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں۔سوائے اپنی بیویوں اور ان

باندیوں کے جوان کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ البتہ جو لوگ ان کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں، وہ حد سے گزرے ہوئے لوگ ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک دینے والے ہیں۔ اور جو اپنی نماز کی پوری پوری حفاظت کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے ،،۔

آیت: ٦٧ اللہ تعالیٰ کی بیوی اور اولاد نہ ہونے کا بیان

{ قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا }،،۔(سورۃ الجن: ایۃ ۱ تا ۳)

ترجمہ: ،، (اے پیغمبر!) کہہ دو: ،، میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) غور سے سنا، اور (اپنی قوم سے جا کر) کہا کہ: ،، ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لئے ہم اُس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اَب اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو (عبادت میں) ہرگز شریک نہیں مانیں گے۔ اور یہ کہ: ،، ہمارے پروردگار کی بہت اونچی شان ہے، اُس نے نہ کوئی بیوی رکھی ہے، اور نہ کوئی بیٹا ،،۔

آیت: ٦٨ بیوی بچوں سے بھاگنے کا دن

{ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ۝ وَاُمِّهٖ

وَاَبِيۡهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيۡهِ ﴾،،۔(سورۃ عبس:اٰیۃ ۳۳تا۳۶)

ترجمہ: ،، آخر جب وہ کان پھاڑنے والی آواز آہی جائے گی،(اُس وقت ناشکری کی حقیقت پتہ چل جائے گی)۔ یہ اُس دن ہوگا جب انسان اپنے بھائی سے بھی بھاگے گا۔اور اپنے ماں باپ سے بھی۔اور اپنے بیوی بچوں سے بھی ،،۔

آیت:۶۹ ابولہب اور اس کی بیوی کا ذکر

﴿تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۝ فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴾،،۔(سورۃ اللھب)

ترجمہ: ،، ہاتھ ابولہب کے برباد ہوں،اور وہ خود برباد ہو چکا ہے۔اُس کی دولت اور اُس نے جو کمائی کی تھی، وہ اُس کے کچھ کام نہیں آئی۔ وہ بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔اور اُس کی بیوی بھی لکڑیاں ڈھوتی ہوئی۔اپنی گردن میں مونجھ کی رسی لئے ہوئے ،،۔

باب ثانی:

جنت میں شادیوں کا ذکر

آیت:۱ اہل ایمان کیلئے جنت میں بیویوں کا ذکر

{ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ }،،۔(سورۃ البقرۃ:ایۃ ۲۵)

ترجمہ: ،، اور جولوگ ایمان لائے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں، ان کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے ایسے باغات (تیار) ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جب کبھی ان کو ان (باغات) میں سے کوئی پھل رزق کے طور پر دیا جائے گا، تو وہ کہیں گے: ،، یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا گیا تھا ،، اور انہیں وہ رزق ایسا ہی دیا جائے گا جو دیکھنے میں ملتا جلتا ہوگا، اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ ان (باغات) میں ہمیشہ رہیں گے ،،۔

آیت:۲ متقین کیلئے جنت میں پاکیزہ بیویوں کا ذکر

{ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ }،،۔(سورۃ اٰل عمران:اٰیۃ ۱۵)

ترجمہ: ،، کہہ دو! کیا میں تمہیں وہ چیزیں بتاؤں جو ان سب سے کہیں بہتر ہیں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے ان کے ربّ کے پاس وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ بیویاں ہیں، اور اللہ کی طرف سے خوشنودی ہے۔ اور تمام بندوں کو اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے ،،۔

آیت:۳ ایمان والوں کیلئے جنت میں بیویوں اور سائے کا ذکر

{ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا }،،۔(سورۃ النساء:اٰیۃ ۵۷)

ترجمہ: ،، اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں، ان کو ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے ،،۔

آیت:۴ جنتی اور ان کی بیویاں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے

{اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ

فِیۡ ظِلٰلٍ عَلَی الۡاَرَآئِکِ مُتَّکِـُٔوۡنَ ٥ لَهُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا یَدَّعُوۡنَ ٥ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ }،،۔(سورۃ یٰس: آیۃ ۵۵ تا ۸۳)

ترجمہ: ،، جنت والے لوگ اُس دن یقیناً اپنے مشغلے میں مگن ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں آرام دہ نشستوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ وہاں اُن کے لئے میوے ہوں گے، اور انہیں ہر وہ چیز ملے گی جو وہ منگوائیں گے۔ رحمت والے پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا ،،۔

آیت ۵: جنت کی بیویوں کا سفید انڈے جیسا ہونا

{ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ٥ فَوَاکِهُ ۚ وَهُمۡ مُّکۡرَمُوۡنَ ٥ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ٥ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ٥ یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِکَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ ٥ بَیۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیۡنَ ٥ لَا فِیۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا یُنۡزَفُوۡنَ ٥ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِیۡنٌ ٥ کَاَنَّهُنَّ بَیۡضٌ مَّکۡنُوۡنٌ }،،۔(سورۃ والصّٰفّٰت: آیۃ ۴۱ تا ۴۹)

ترجمہ: ،، اُن کے لئے طے شدہ رزق ہے۔ میوے ہیں، اور نعمت بھرے باغات میں اُن کی پوری پوری عزت ہوگی۔ وہ اونچی نشستوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ایسی لطیف شراب کے جام اُن کے لئے گردش میں آئیں گے۔ جو سفید رنگ کی ہوگی، پینے والوں کے لئے سراپا لذت! ۔ نہ اُس سے سر میں خمار ہوگا، اور نہ ان کی عقل بہکے گی۔ اور اُن کے پاس وہ بڑی بڑی آنکھوں والی خواتین ہوں گی جن کی نگاہیں (اپنے شوہروں پر) مرکوز ہوں گی۔ (اُن کا بے داغ وجود) ایسا لگے گا جیسے وہ (گرد وغبار

سے) چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں ،،۔

آیت:٦ جنت کی نعمتوں اور بیویوں کا تذکرہ

{ هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۙ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۚ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ۞ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ۞ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ۞ اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ } ،،۔(سورۃ صٓ:آیۃ ۴۹ تا ۵۴)

ترجمہ: ،، یہ سب کچھ ایک نصیحت کا پیغام ہے، اور یقین جانو کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، آخری ٹھکانے کی بہتری اُنہی کے حصے میں آئے گی۔یعنی ہمیشہ بسے رہنے کے لئے جنتیں جن کے دروازے اُن کے لئے پوری طرح کھلے ہوں گے!۔ جہاں وہ تکیہ لگائے ہوئے بہت سے میوے اور مشروبات منگوا رہے ہوں گے۔اور اُن کے پاس وہ ہم عمر خواتین ہوں گی جن کی نگاہیں (اپنے شوہروں پر) مرکوز ہوں گی یہ ہے (وہ نعمتوں سے بھرپور زندگی) جس کا تم سے روز حساب میں وعدہ کیا گیا ہے۔ بیشک یہ ہماری عطا ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ،،۔

آیت:۷ حوروں سے نکاح کا تذکرہ

{ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۙ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۚ يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۚ كَذٰلِكَ قف وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ؕ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ } ،،۔(سورۃ الدخان:آیۃ

۵۱ تا ۵۵)

ترجمہ: ،، (دوسری طرف) پرہیز گار لوگ یقیناً امن و امان والی جگہ میں ہوں گے۔ باغات میں اور چشموں میں! ۔ وہ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے سندس اور استبرق کا لباس پہنے ہوں گے۔ اُن کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا، اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کا اُن سے بیاہ کر دیں گے۔ وہ وہاں بڑے اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگواتے ہوں گے ،،۔

آیت:۸ نعمتوں اور حوروں سے نکاح کا تذکرہ

{اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ٥ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ج وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ٥ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا م بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ج وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ}،،۔ (سورۃ الطور: اٰیۃ ۱۷ تا ۲۰)

ترجمہ: ،، متقی لوگ بیشک باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ اُن کے پروردگار نے اُنہیں جس طرح نوازا اور اُن کے پروردگار ہی نے اُنہیں دوزخ کے عذاب سے جس طرح بچایا، اُس کا لطف اُٹھا رہے ہوں گے۔ (اُن سے کہا جائے گا کہ:) ”خوب مزے سے کھاؤ پیو، اُن اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے ،،۔ وہ ایک قطار میں لگی ہوئی اونچی نشستوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُن کا بیاہ کر دیں گے ،،۔

آیت:۹ ایسی بیویوں کا ذکر جن کو کسی نے مَس نہیں کیا ہوگا

{فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ}،،۔(سورۃ الرحمٰن:اٰیۃ ۵۲ تا ۵۸)

ترجمہ: ،، اُن دونوں میں ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔وہ (جنتی لوگ) ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اَستر دَبیز ریشم کے ہوں گے،اور دونوں باغوں کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔انہی باغوں میں وہ نیچی نگاہ والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے کبھی چھوا ہوگا،اور نہ کسی جن نے!۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ،،۔

آیت:۱۰ خیموں میں چھپی حوروں کا ذکر

{فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ

حِسَانٌ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ}،،۔
(سورۃ الرحمٰن:اٰیۃ۶۶ تا ۷۴)

ترجمہ: ،، انہی میں دواُبلتے ہوئے چشمے ہوں گے۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔اُنہی میں میوے اور کھجوریں اورانار ہوں گے۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔انہی میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی۔اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔وہ حوریں جنہیں خیموں میں حفاظت سے رکھا گیا ہوگا!۔ اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔اُنہیں ان جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے کبھی چھوا ہوگا،اور نہ کسی جن نے ،،۔

آیت:۱۱ موتیوں جیسی حوروں کا ذکر

{ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۝ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّکِئِیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ }،،۔(سورۃ الواقعۃ:اٰیۃ۱۲ تا ۲۳)

ترجمہ: ،، وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔شروع کے لوگوں میں سے بہت

سے۔اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے۔سونے کے تاروں سے بنی ہوئی اونچی نشستوں پر۔ایک دوسرے کے سامنے اُن پر تکیہ لگائے ہوئے!۔سدا رہنے والے لڑکے اُن کے سامنے گردش میں ہوں گے۔ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔جس سے نہ اُن کے سر میں درد ہوگا، اور نہ اُن کے ہوش اُڑیں گے۔اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں۔اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو اُن کا دل چاہے!۔اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں!۔ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی!،،۔

آیت:۱۲ ہم عمر کنواری بیویوں کا ذکر

{وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۝ فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۝ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ۝ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ۝ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ۝ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ۝ عُرُبًا اَتۡرَابًا ۝ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ} ،،۔(سورۃ الواقعۃ :اٰیۃ۲۷ تا ۳۸)

ترجمہ: ،، اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا اُن دائیں ہاتھ والوں کا!۔(وہ عیش کریں گے) کانٹوں سے پاک بیریوں میں!۔اور اوپر تلے لدے ہوئے کیلے کے درختوں میں۔اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں۔اور بہتے ہوئے پانی میں۔اور ڈھیر سارے پھلوں میں۔جو نہ کبھی ختم ہوں گے، اور نہ اُن پر کوئی روک ٹوک ہوگی۔اور اُونچے رکھے ہوئے فرشوں میں۔یقین جانو، ہم نے ان عورتوں نئی اُٹھان دی ہے۔چنانچہ انہیں کنواریاں بنایا ہے۔(شوہروں کے لئے) محبت سے بھری

ہوئی، عمر میں برابر! ۔سب کچھ دائیں ہاتھ والوں کے لئے ،،۔

آیت: ۱۳۰ ابھرے سینوں والی بیویوں کا ذکر

{ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا }،،۔(سورۃ النبا: آیۃ ۳۱ تا ۳۶)

ترجمہ: ،، جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا، اُن کی بیشک بڑی جیت ہے۔ باغات اور انگور! ۔اور نو خیز ہم عمر لڑکیاں! ۔اور چھلکتے ہوئے پیمانے! ۔وہاں پر وہ نہ کوئی بے ہودہ بات گے، اور نہ کوئی جھوٹی بات۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہوگا (اللہ کی) ایسی دَین ہوگی جو لوگوں کے اعمال کے حساب سے دی جائے گی ،،۔

باب ثالث:

احادیث مبارکہ

جن میں نکاح کا حکم یا فوائد کا ذکر ہے

حدیث:۱ شادی سے شرمگاہ کی حفاظت

،، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ یا معشر الشباب من استطاع منکم البائة فلیتزوج فإنه أغض للبصر واحصن للفرج، ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانهٗ له وِجاءٌ ،،۔(بخاری: ج۲:ص۷۵۸، ترمذی: ج۱:ص ۳۳۳، نسائی : ج۲:ص۶۸، ابوداؤد: ج۱:ص۲۸۶،مسلم : ج۱:ص۴۴۸، ابن ماجه:ص۱۳۲)

ترجمہ: ،، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! تم میں جو شادی کرسکتا ہے اسے چاہیے کہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح سے آنکھ جھک جاتی ہے، شرمگاہ محفوظ ہوجاتی ہے۔اور جو نکاح کی طاقت (یعنی اسباب شادی) نہیں رکھتا، وہ روزے رکھے کیونکہ روزے شہوت کو توڑنے والے ہیں ،،۔

حدیث:۲ دنیا کی بہترین چیز نیک بیوی

،، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلها متاع ، وخیر متاع الدنیا المرأۃُ الصالحۃ ،،۔(نسائی: ج۲:ص۷۱، مسلم: ج۱:ص۴۷۵)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ساری دنیا نفع بخش ہے، لیکن سب سے زیادہ نفع بخش دنیاوی چیزوں میں سے نیک بیوی ہے ،،۔

حدیث:۳ کثرت سے بچے جننے والیوں سے نکاح کا حکم

،، عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال : قال سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود فانی مکاثرٌ بکم الامم ،،۔(رواہ ابوداؤد و نسائی ،عن مشکوٰۃ ،مسند امام زیلعی: ص۲۶۹)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ (قیامت کے دن) میں کثرت اُمت کیوجہ سے فخر کرونگا ،،۔

حدیث:۴ آزاد عورتوں سے نکاح کا فائدہ

،، عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم من اراد ان یلقی الله طاھرًا مطھرًا فلیتزوج الحرائر ،،

(مشکوٰۃ ،ابن ماجه :ص ۱۳۴)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے پاکباز ہوکر ملے، اسکو چاہیے کہ آزاد عورتوں سے شادی کرے ،،۔

حدیث:۵ سب سے بہتر جس کی شادیاں زیادہ

،، عن سعید بن جبیر رحمه الله قال : قال لی ابن عباس رضی الله عنهما ھَلْ تَزَوَّجْتَ؟

قُلْتُ: لا

قال: فَتَزَوَّجْ فَإنّ خَيْرَ هٰذِهِ الأُمَّةِ أَكثرها نِسَاءً،،۔(بخاری : ج ۲: ص ۷۵۸۰، الترغیب للیافعی:ص ۱۳۹)

ترجمہ: ،، حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے شادی کی ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔

فرمایا:

شادی کر، کیونکہ اس اُمت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی شادیاں زیادہ ہوں گی ،،۔

حدیث:۶ دین دار عورت سے شادی کا حکم

،، عن ابی ھریرۃ رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه

وسلم قال: تنکح المرأة لأربع:

لمالها وَلِحَسَبِهَا وجَمَالِهَا وَلِدِ يْنِهَا فاظفر بذات الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاك ،،۔(بخاری: ج۲:ص۷۶۲ ، ترمذی: ج۱:ص ۳۳۴ ، نسائی: ج۲:ص۷۱،ابوداؤد: ج۱:ص ۲۸۷،مسلم: ج۱:ص ۴۷۳)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ،، عورت سے چار وجہ سے شادی کی جاتی ہے:

اوّل: اس کے مال کی وجہ سے۔

ثانی: حسب ونسب کی وجہ سے۔

ثالث: اس کے حسن وجمال کی وجہ سے۔

رابع: اُس کی دین داری کی وجہ سے۔

فرمایا:

تم دین داری کو ترجیح دو ،،۔

حدیث:۷ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک رات میں نو بیویوں سے جماع

،، عن انس رضی اللہ عنه حدثهم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یطوف علی نسائه فی اللیلة الواحدة وله یومئذ تسع نسوة ،،۔(بخاری: ج۲:ص۷۸۵ ، نسائی: ج۲:ص۶۷)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات تمام بیویوں پر چکر لگایا (جماع کیا) اُس

وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو (۹) بیویاں موجود تھیں ‘‘۔

حدیث:۸ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں نکاح اہم چیز ہے

’’ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أربع من سنن المرسلین:

الحیاء والتعطر والسّواك والنکاح ‘‘۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۳۳ ، ابن ماجہ:ص ۱۳۳)

ترجمہ: ’’ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں:

اوّل: حیاء۔

ثانی: وعطر خوشبو لگانا۔

ثالث: مسواک کرنا۔

رابع: نکاح کرنا۔

(جیسے حیاء، خوشبو، مسواک صرف ایک دفعہ نہیں ہوتی، اس طرح نکاح بھی ایک دفعہ نہیں ہوتا) ‘‘۔

حدیث:۹ نیک لڑکے سے لڑکی بیاہنے کا حکم

’’ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم إذا خطب إليكم من ترضون دينهٗ وخلقهٗ فزوّجوه ، ألا تفعلوا تكن فتنة فى الارض وفساد عريض ،،۔ (ترمذی: ج۱:ص ۳۳۴ ، ابن ماجه :ص۱۴۱)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس ایسا لڑکا پیغام نکاح بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہوؤ، تو نکاح کرو، ورنہ زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا ،،۔

حدیث:۱۰ نکاح مساجد میں کراؤ اور تشہیر بھی کرو

،، عن عائشة رضى الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هٰذا النكاح واجعلوه فى المساجد واضربوا عليه بالدفوف ۔ وفى رورواية: قال صلى الله عليه وسلم فصل ما بين الحلال والحرام الدف والصوت ،،۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۳۴، ابن ماجة:ص۱۳۶)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو، اور نکاح کی مجالس مسجدوں میں قائم کرو، اس پر دف بجاؤ (تاکہ لوگوں کو شادی کا علم ہوجائے) ،،۔

نوٹ:

آج کل دَف سے بہتر ہے لائٹنگ کرلی جائے لیکن اس میں زیادہ کی اسراف نہ کیا جائے۔

حدیث:۱۱ نکاح کے بعد دونوں کیلئے دعائیہ کلمات

،، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانَ إذا رفَّأ الإنسان إذا تزوّج: قال: بَارَكَ اللهُ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ،،۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۳۵،ابن ماجۃ:ص۱۳۷،ابوداؤد: ج۱:ص۲۹۷)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی کو شادی کی مبارک باد دو، تو یوں کہو: اللہ برکت دے، اللہ تجھ کو برکت دے اور تم کو خیر پر جمع کرے ،،۔

حدیث:۱۲ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح، رخصتی شوال میں ہوئی

،، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: تزوّجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشۃ تستحبت أن یُبنٰی بنسائِہَا فی شوال ،،۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۳۵، نسائی: ج۲:ص۷۲)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرا نکاح شوّال میں ہوا، اور میری رخصتی شوّال میں ہوئی۔ اس لیے اَمی جان شوال میں رخصتی کو پسند کرتی تھیں،،۔

حدیث: ۱۳ کنواری لڑکی سے شادی کی ترغیب

'' عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: تزوّجت امرأة فأتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: أتزوّجت یا جابر؟
فقلت نعم!
قال: بکرًا أم ثیباً؟
فَقُلْتُ لَا بَلْ ثیّباً۔
فقال هَلَّا جَارِيَةً تُلاعبها و تلاعبك ''۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۳۵، ابن ماجۃ:ص ۱۳۴، نسائی: ج۲: ص۶۹، ابوداؤد: ج۱: ص ۲۸۷، مسلم: ج۱:ص:۴۷۴)

ترجمہ: '' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نکاح کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کنواری ہے یا پہلے سے شادی شدہ؟
میں نے عرض کیا: پہلے سے شادی شدہ ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باکرہ سے شادی کرتا، تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی (تو اس سے مزہ اڑاتا اور وہ تجھ سے مزہ اڑاتی) ''۔

حدیث: ۱۴ باندی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کا اَجر

'' عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة یؤتون اجرهم مرتین ....ورجل کانت عندہٗ جاریة وضیئة فأدّبها فاحسن أدبها ثم اعتقها ثم

تزوّجها يبتغي بذلك وجه الله۔الخ ،،۔(ترمذی: ج۱:ص ۳۴۰ ، بخاری: ج۲:ص۷۵۸،نسائی: ج۲:ص۸۶ ، ابوداؤد: ج۱:ص ۲۸۷ ابن ماجة:ص۱۴۰ ، مسلم: ج۱:ص:۴۶۰)

ترجمہ: ،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ ہیں جن کا اجر وثواب دُگنا ہوتا ہے، ان میں سے ایک وہ ہے کہ جسکے پاس باندی ہو، جس کی وہ اچھی تربیت کرے، پھر اسکو آزاد کردے۔ پھر اللہ کی رضاء کیلئے اس سے شادی کرلے...

حدیث:۱۵ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہت کے بقدر شادیاں کیں

،، عن عائشة رضی الله عنها قالت : ما توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أحل الله له أن يتزوّج مِنَ النِسَاءِ مَا شَاء ،،۔(نسائی: ج۲:ص۶۷)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسوقت تک وفات نہیں پائی جب تک آپ کی چاہت کے بقدر شادیوں کی اجازت نہ مل گئی ،،۔

حدیث:۱۶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو شادی کی پیشکش

،، عن علقمة رضی الله عنه قال: كنت إمشي مع عبد الله

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بمِنٰی، فلقیہٗ عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ فقام یحدثہٗ. فقال یا ابا عبد الرحمٰن!

آلا ازوّجكَ جارية شابّة فلعلها أن تذكرك بعض ما مضى منك ۔ الخ "۔(نسائی: ج۲:ص۶۸، ابوداؤد: ج۱:ص ۲۸۶، ابن ماجۃ:ص ۱۳۲)

ترجمہ: "حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مِنٰی میں جا رہا تھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انکے ساتھ کھڑے ہوئے باتیں کرنے لگے، پھر فرمایا:

اے ابن مسعود! کیا میں تیری ایک جوان لڑکی سے شادی نہ کروا دوں، تا کہ تجھے جوانی کا (مزہ) یاد آ جائے "۔

حدیث:۱۷ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آرام، ترک روزہ اور شادیوں کا ذکر

" عن انس رضی اللہ عنہ ان نفرًا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قال بعضهم لا أتزوّج النساء، وقال بعضهم لا أكل اللحم، وقال بعضهم لا أنام على فراش، وقال بعضهم أصوم فلا أفطر، فبلغ ذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، فحمد اللہ واثنٰی علیہ، ثم قال:

ما بال يقولون كذا كذا، لكنّي اصلي وأنام، وأصوم

وافطر، وأتزوج النساء ، فمن رغب عن سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ‘‘۔
(نسائی: ج۱:ص۶۹، مسلم : ج۱:ص۴۴۹)

ترجمہ: ’’ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپس میں مشورہ کیا، ایک نے کہا میں کبھی بھی شادی نہ کروں گا۔ ایک نے کہا میں کبھی بھی گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ایک نے کہا میں کبھی بھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔ ایک نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کبھی بھی افطار نہ کروں گا (یعنی وقفہ نہ کروں گا)۔ یہ بات جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ لوگوں کیا ہو گیا اِس اِس طرح کی باتیں کرتے ہیں، مجھے دیکھو میں سوتا بھی ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں، کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں، اور شادیاں بھی کرتا ہوں، جو میری سنت سے منہ موڑے گا وہ مجھ سے نہیں ہے ‘‘۔

حدیث: ۱۸ نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد کرتے ہیں

’’ عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلثة حقّ على الله عز وجل عونهم:
المكاتب الذى يريد الاداء ، والناكح الذى يريد العفاف ، والمجاهد فى سبيل الله‘‘۔ (نسائی: ج ۲:ص۶۹)

ترجمہ: ’’ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ ان کی مدد کرے۔

اوّل: مکاتب جو مال کتابت ادا کرنا چاہتا ہو۔

ثانی: جو پاکدامنی کیلئے نکاح کرتا ہے۔

ثالث: اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد (جو سامان جہاد نہیں پاتا)۔

حدیث:۱۹ بانجھ عورت سے شادی نہ کرنے کا حکم

،، عن معقل بن یسار رضی الله عنه قال : جاء رجل إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال إنی أصبت إمرأةً ذات حسب ومنصب إلا أنها لا تلد ، افأتزوّجُها ، فنهاناه ثم اتاه الثانیة فنهاه، ثم اتاه الثالثه فنهاه، فقال: تزوجوا الولود الودود فإنی مکاثر بکم [الامم] ،،۔(نسائی: ج ۲:ص۷۰ ، ابو داؤد: ج ا، ص۲۸۷)

ترجمہ: ،، ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: ایک عورت حسب ونسب والی نکاح کیلئے ملی ہے، مگر وہ بچہ جننے سے عاجز ہے، کیا میں اس سے شادی کرلوں؟۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا۔اس نے دوسری پھر تیسری بار پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا۔اور فرمایا زیادہ بچے جننے والوں عورتوں سے شادی کرو کیونکہ میں کثرت اُمت کیوجہ سے قیامت کے دن فخر کروں گا ،،۔

حدیث:۲۰ بیوی کی عمدہ صفات

،، عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قیل یا رسول الله صلی الله علیه وسلم أی النساء خیر ؟

قال : التی تسرہ إذا نظر وتطیعهٔ إذا أمر ولا تخالفهٔ فی نفسها ومالها بما یکرہ ،،۔(نسائی: ج ۲:ص۱۷ ، ابن ماجہ:ص ۱۳۳)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی عورت بہتر ہے؟

فرمایا: جب اس کو دیکھو تو تمہیں خوش کر دے، جب اسے حکم دیا جائے تو تمہاری اطاعت کرتے ،تمہاری عزت اور تمہارے مال میں وہ نہ کرے جو تمہیں ناپسند ہو ،،

حدیث:۲۱ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے تین چیزیں پسند تھیں

،، عن انس رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حُبّب إلی من الدنیا النساء والطیب وجعل قرة عینی فی الصلوٰة ،،۔(نسائی: ج۲:ص ۹۳)

ترجمہ: ،، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا سے صرف تین چیزیں پسند ہیں:

اوّل: عورتیں (نکاح کرنا)

ثانی: خوشبو

ثالث: فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے ،،۔

حدیث:۲۲ نکاح اہم ترین سنت ہے

،، عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ النکاح من سنتی ، فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی ، و تزودوا فانی

مکاثر بکم الامم ،،۔(ابن ماجہ:ص ۱۳۳)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت پہ عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ فرمایا نکاح کرو، میں کثرت اُمت کی وجہ سے قیامت کے دن دوسری امتوں پر فخر کروں گا ،،۔

حدیث: ۲۳ نکاح جیسی محبت بغیر نکاح کے ممکن نہیں

،، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لم یر المتحابین مثل النکاح ،،۔(ابن ماجہ:ص ۱۳۳)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آج تک میں نے اتنی محبت کسی میں نہیں دیکھی جتنی نکاح کرنے والوں میں ہوتی ہے ،،۔

حدیث: ۲۴ متاعِ دنیا سے افضل نیک بیوی ہے

،، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إنما الدنیا متاع ولیس من متاع الدنیا شیئ افضل من المرأۃ الصالحۃ ،،۔(ابن ماجہ:ص ۱۳۳)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا نفع اٹھانے کی چیز ہے لیکن نیک صالح بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ نفع بخش نہیں ،،۔

حدیث:۲۵ ایسی بیوی جو اُمورِ دین میں معاون ہو

" عن ثوبان رضی الله عنه قال : لما نزل فی الفضة و الذهب ما نزل .... فادرك النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ای المال نتخذ؟

قال: لیتخذ أحدكم قلبًا شاكراً ولسانا ذاكرًا وزوجة مؤمنة تعین أحدكم علی أمر الآخرة "۔(ابن ماجه:ص ۱۳۳، الترغیب للیافعی:ص۱۳۹)

ترجمہ: " حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے بارے میں آیات نازل ہوئیں۔ مَیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کون سا مال لیں (جمع کریں)؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شکر کرنے والا دِل، اور ذکر کرنے والی زبان لے لو، اور ایک ایمان دار بیوی جو تمہاری آخرت کے معاملات میں مددگار رہو "۔

حدیث:۲۶ باکرہ عورتوں سے نکاح کا حکم

" عن عبد الرحمٰن بن سالم رضی الله عنه عن ابیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ، علیکم با الابکار فانهن عذب افواها و انتق ارحامًا و ارضٰی بالیسیر "۔(ابن ماجه :ص ۱۳۴)

ترجمہ: " حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باکرہ (کنواری) عورتوں سے نکاح کرو،

کیونکہ وہ منہ کی میٹھی، رحم کے اعتبار سے پاک ہوتی ہیں، اور تھوڑی چیز پر راضی ہو جاتی ہیں ،،۔

حدیث: ۲۷ افضل ترین سفارش نکاح کی سفارش ہے

،، عن أبی رھم رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مِن أفضل الشفاعۃ أن یشفع بین الاثنین فی النکاح ،،۔(ابن ماجہ: ص ۱۴۲)

ترجمہ: ،، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل سفارش یہ ہے کہ دو نکاح کرنے والوں میں ایک دوسرے کی شفارش کر کے نکاح کروا دیا جائے ،،۔

حدیث: ۲۸ خاوند بیوی کی ہر حرکت پر اَجر اور درجہ

،، عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر العبد إلی وجہ زوجہ، ونظرت إلیہ نظر اللہ إلیھا نظر رحمۃ، فإذا أخذ بکفھا وأخذت بکفہ تساقطت ذنوبھا من خلال أصابعھما ، فإذا تغشاھا حفت بھما الملائکۃ من الأرض إلی عنان السماء، وکانت کل لذۃ وکل شھوۃ حسنات کامثال الجبال، فإذا حملت کان لھا أجر المصلی الصائم القائم المجاھد فی سبیل اللہ، فاذا وضعت لم تعلم نفس ما أخفی لھم من قرۃ أعین ،،۔(مسند امام زید: ص ۲۶۹)

ترجمہ: ،، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں، جب

خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر نظر رحمت فرماتا ہے، اور جب وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں، تو انکے گناہ ان کی انگلیوں کے درمیان سے گر جاتے ہیں، جب وہ ایک کپڑے میں چھپ جاتے ہیں تو فرشتے ان کو زمین سے لیکر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں، اور انہیں ہر لذت کے بدلہ پہاڑوں جیسی نیکیاں ملتی ہیں، اور جب وہ حاملہ ہو جاتی ہے، اسکے لئے مسلسل نماز، روزہ، اور جہاد فی سبیل اللہ کا اَجر لکھا جاتا ہے۔ اور جب وہ بچہ جنتی ہے تو وہ نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا کچھ چھپا رکھا ہے ،،۔

حدیث: ۲۹ خوشی دینے والی اور حفاظت کرنے والی بیوی کی فضیلت

،، عن علی رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، خیر النساء الولود الودود التی إذا نظرت الیھا سرتك، واذا غبت عنھا ففظتك ،،۔(مسند امام زید: ص۲۷۰)

ترجمہ: ،، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، بہترین عورت وہ ہے جو کثرت سے بچے جنے، جب تو اُسے دیکھے تو تجھے خوش کر دے۔ اور جب تو اُس سے غائب ہوئے تو وہ تمہاری عزت (مال) کی حفاظت کرے ،،۔

حدیث: ۳۰ فطرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح ہے

،، قال صلی اللہ علیہ وسلم : من أحب فطرنی فلیستن

بسنتی ، وَمِن سنتی النکاح ،،۔(الترغیب والترھیب للیافعی: ص:۱۳۹)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری فطرت کو پسند کرتا ہے، اُسے چاہیے کہ میری سنت کو لازم پکڑے، اور میری (اہم ترین) سنت نکاح ہے ،،۔

حدیث:۳۱ نامرد بننے سے منع کیا

،، عن انس رضی اللہ عنہ : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر بالباءۃ وینھی عن التبتل نھیاً شدیداً ،،۔(الترغیب و الترھیب للیافعی: ص:۱۳۹)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردانہ قوت کی حفاظت کا حکم دیتے تھے، (خصی) یعنی نامرد بننے سے بہت سختی سے روکتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کا حکم دیتے تھے اور ترکِ نکاح کو سختی سے منع کرتے تھے ،،۔

حدیث:۳۲ نکاح کرنے سے شیطان روتا ہے

،، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : إذا تزوج الشاب عجّ شیطانہ ویقول : یا ویلہ عُصم منّی بنی اٰدم ثلثی دینہٗ ،،۔ (الترغیب للیافعی: ص :۱۳۹ ، عن الطبرانی فی الاوسط ، قال البعض موضوع)

ترجمہ: ،، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی نوجوان شادی

کرلیتا ہے تو اسکا شیطان،، یاویل ! یاویل ،،(ہائے ہلاکت)پکارتا ہے،اور کہتا ہے: ہائے افسوس اس بندے نے مجھ سے اپنا دوتہائی دین بچالیا ،،۔

حدیث:۳۳ صرف نکاح سے آدھا دین محفوظ ہو جاتا ہے

،، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه : ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: من تزوج فقد أحرز شطر دینهٗ فلیتق اللہ فی الشطر الثانی،،۔(الترغیب للیافعی:ص ۱۳۹، عن المستدرك ، کذا فی مجمع الزوائد)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے شادی کر لی اس نے اپنے آدھے دین کو محفوظ کرلیا،اَب بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ سے ڈرے ،،۔

حدیث:۳۴ بڑوں کو چھوٹوں کی شادی جلد کروانی چاہیے

،، وکان ابن عباس رضی اللہ عنهما یجمع من أدرك من بنیه وغلمانه ویقول لهم : من أرادمنکم الزواج زوّجتهٗ ،فان العبد إذا زنی نزع منه الإیمان ،، ۔(الترغیب والترھیب للیافعی:ص۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں اور غلاموں کو جمع کرتے اور فرماتے: تم میں سے اگر کوئی شادی کرنا چاہتا ہے تو میں اسکی شادی کروا دیتا ہوں

کیونکہ انسان جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان اس سے نکل جاتا ہے ،،۔

حدیث: ۳۵ نکاح کے بغیر حج نامکمل ہے

،، عن ابن عباس رضی اللہ عنهما أنه قال: لا يتم نسك الناسك الا بالنكاح ، فجعلهٗ من النسك وهو العبادة اذا صحت فيه النية ،،۔(الترغیب للیافعی: ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حاجی کا حج اسوقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ نکاح نہ کرلے۔انہوں نے اس کو حج کا حصہ قرار دیا۔کیونکہ وہ عبادت ہے،بشرطیکہ اس کی نیت درست ہو ،،۔

حدیث: ۳۶ زندگی کے دس دن باقی ہوں تب بھی نکاح کرے

،، كان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه يقول: لو لم يبق من عمري الا عشرة أيام لا حببت أن أتزوج فيها ولا ألقى الله عزبًا ،،۔(الترغیب للیافعی: ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میری بیوی کے فوت ہونے کے بعد میری زندگی کے صرف دس دن باقی ہوں تب بھی میں نکاح کرنے کو پسند کرونگا، کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے بلا نکاح ملنا پسند نہیں کرتا (کیونکہ نکاح کامل ایمان ہے) ،،۔

حدیث:۳۷ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیوی کی وفات کے دن کہا میرا نکاح کرو

،، ماتت لمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ إمرأتان فی یوم واحد فی الطاعون، فقال لأھلہٖ زوّجنی فانّی أکرہ أن القی اللہ عزباً ،،۔(الترغیب الیافعی:ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویاں ایک ہی دن طاعون میں فوت ہوگیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اہل خانہ سے فرمایا میرا نکاح کرو کیونکہ میں بلا نکاح اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہوں ،،۔

حدیث:۳۸ امام احمد رحمہ اللہ نے بیوی کی وفات کے دوسرے دن نکاح کیا

،، ماتت امرأۃ الامام أحمد (بن حنبل رحمہ اللہ) فتزوج فی الیوم الثانی، وقال: لا القی اللہ عزباً ،،۔(الترغیب للیافعی:ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی بیوی فوت ہوگئیں، انہوں نے فوراً دوسرے دن شادی کرلی، اور فرمایا بلا نکاح میں اللہ تعالیٰ کے پاس جانا پسند نہیں کرتا،،۔

حدیث:۳۹ نکاح کے بارے بشر حافی رحمہ اللہ کا قول

،، کان بشر الحافی رحمه الله مع علو درجته فی العبادة والزهاد یقول: فضل علیّ الامام أحمد رحمه الله بثلاثة. بطلبه الحلال لنفسه ولعیاله وأنا أطلبه لنفسی، ولا تساعه فی النکاح وضعفی عنه، ولانه نصب إمامًا للعامّة۔

فقیل له:

ما یمنعك من النکاح؟

قال: یمنعنی قول الله عزّ وجّل:

(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) ،،۔(الترغیب للیافعی)

ترجمہ: ،، حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کا مقام بلند کون نہیں جا تا،لیکن وہ اسکے باوجود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مجھ سے تین چیزوں میں فوقیت لے گئے:

اوّل: وہ حلال روزی تلاش کرتے ہیں اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کیلئے، جبکہ میں صرف اپنی ذات کیلئے تلاش کرتا ہوں۔

ثانی: ان کا نکاح کرنا (جبکہ میں کمزور رہوں) کیونکہ وہ عوام کے امام ہیں،لوگوں نے ان کی تقلید کرنی ہے۔

کسی نے بشر حافی رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کیوجہ سے جس میں ہے:

،، یعنی اُن کیلئے وہ ہے جو عرف میں ہے ،،(اور میں اس سے قاصر ہوں) ،،۔

دونوں حضرات کا زمانہ ایک ہی تھا، ایک دفعہ حضرت امام احمد بن جنبل رحمہ اللہ کے بیٹے نے پوچھا:

ابّا جان! آپ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی اس قدر عزت کرتے ہیں، کیا ان کے پاس علم ہے؟

فرمایا: بیٹا! اُن کے پاس راس العلم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف۔

حدیث:۴۰ بیویوں/بیٹیوں کی وجہ سے بلندی درجات

،، ومع شدة اجتهاده فی العبادة والزهاد ، رؤی فی المنام بعد موته فقیل له:

ما فعل الله بك ؟

قال : ترفعت منازلی فی الجنة ، وأشرفت علی مقامات الأنبیاء علیهم السلام ، ولم أبلغ منازل المتأهلین۔

فقیل لهٗ : ما فعل ابو نصر التمار رحمه الله ؟

قال : رفع فوقی بسبعین درجة ۔

قیل له: لماذا ؟

قال: بصبره علی بنات والعیال ،،۔(الترغیب للیافعی:ص۱۴۱)

ترجمہ: ،، حضرت بشر حافی رحمہ اللہ باوجود کثرت اور زھد کے جو کہ مشہور ہے، کسی نے ان کو موت کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا:

کیسی گزری؟

فرمایا! جنت میں بلند مقام مل گیا، جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مقام کے قریب قریب ہے۔ لیکن اہل وعیال والوں کے مقام کو نہ پاسکا۔

پھر پوچھا: ابونصر تمار رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

فرمایا: وہ مجھ سے ستر (۷۰) درجہ اُوپر ہیں۔

سائل نے کہا: وہ کیوں؟

فرمایا: اپنی بٹیوں اور بیویوں کی مشقت پر صبر کرنے کیوجہ سے ،،۔

حدیث: ۱۴۱ نیک بیوی راحت کا سامان

،، ویروی عن لقمان الحکیم رحمہ اللہ أنہ قال:

یا بُنَیَّ ! اوّل ما تتخذہ فی الدنیا امرأۃ صالحۃ وصاحب صالح، تستریح إلی المرأۃ الصالحۃ إذا دخلتَ ، وتستریح إلی الصاحب الصالح إذا خرجت إلیہ، واعلَمْ أنَّکَ یوم تکسب واحدًا منہما فقد کسبتَ حسنۃً ،،۔ (کتاب ادب النساء:ص۱۳۸)

ترجمہ: ،، حضرت لقمان حکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:
اے بیٹے ! پہلی چیز جسے تم دنیا میں لینے کی کوشش کرنا وہ نیک بیوی اور نیک ساتھی ہے۔ جب تم نیک عورت کے پاس جاؤ گے تو اُس سے راحت حاصل کرو گے۔ اور نیک ساتھی سے ملنے جاؤ تو اُس سے آرام پاؤ گے۔ اور جان لو کہ تم نے ان دونوں سے ایک چیز بھی پالی گو یا تم نے نیکی کمالی ،،۔

حدیث:۴۲ تین چیزیں سراسر خیر ہیں

،، عن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((من سعادۃ بن اٰدم ثلاثۃ:
،، المرأۃ الصالحۃ والمسکن الواسع والمرکب الھنی))،، ۔(ادب النساء:ص۱۳۹)

☆ ،، وعن إسماعیل بن محمد بن (سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ عن أبیہٖ عن جدہٖ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قال: ((من سعادۃ (ا) بن اٰدم ثلاثۃ: سعادۃ المرأۃ الصالحۃ والمسکن الصالح والمرکب الصالح۔
ومن شقاوتہٖ: المرأۃ السوء والمسکن السوء والمرکب السوء)) ،،۔(ادب النساء:ص۱۳۹)

ترجمہ: ،، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے خوش بخت ہونے کے لیے تین چیزیں کافی ہیں:

اوّل: نیک بیوی

ثانی: وسعت والا گھر

ثالث: اور تابعدار سواری ،،۔

☆ حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ابن آدم کی نیک بختی کی تین علامتیں ہیں:

اوّل: نیک بیوی

ثانی: اچھا ٹھکانہ

ثالث: بہترین سواری

اوراس کی بدبختی کی بھی تین علامتیں ہیں:

اوّل: بُری بیوی

ثانی: بُرا ٹھکانہ

ثالث: بُری سواری ،،۔

حدیث: ۴۳ تین خیریں

،، قال علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ! الخیرات ثلاث : ایمان باللہ وفقہ فی الدین والزوجۃ الصالحۃ ،،۔(ادب النساء ص۱۳۹)

ترجمہ: ،، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں سراسر بھلائی ہیں:

اوّل: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

ثانی: دین میں فقیہ ہونا

ثالث: نیک بیوی کا مل جانا،،۔

حدیث: ۴۴ خیر کی علامتیں

،، وعن ابی سُلیم رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قال:

((خیر العیش ثلاثة: (تفصیل گزر چکی ہے) وشر العیش، امرأة سوءٍ ودار ضیقهٔ وجارٍ سوءٍ ،،۔(ادب النساء ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،،حضرت ابوسلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہترین زندگی تین چیزوں میں ہے، بدترین زندگی بھی تین چیزوں میں ہے اور پس بہترین زندگی: نیک بیوی، وسعت والا گھر، نیک پڑوسی۔ بُری بیوی، تنگ گھر، بُرا پڑوسی ،،۔

حدیث: ۴۵ تکمیل نعمت نیک بیوی

،، وعن طلق بن (السمح المصری الاسکندرانی رحمہ اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قال:

((من رزقه الله لسانًا ذا كِراو قلبا شا كرا وَجسدا على البلاءِ صابرًاوزوجةً صالحة فقد تمّت عليه النّعم)) ،،۔(ادب النساء:ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت طلق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو اللہ پاک نے ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دِل، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم، اور نیک بیوی عطا کی ہو تو اُس پر نعمتیں مکمل کر دی گئیں ،،۔

حدیث: ۴۶ دنیا و آخرت کی بھلائی

،، وقال صلی اللہ علیہ وسلم ! ((من رزقه الله لسانا ذاکرا و قلبا شاکرا و جسدا صابر او امرأة صالحة فقد اتاه الله فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة)) ،،۔(ادب النساء: ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ رب العزت نے ذکر کرنے والی زبان، شاکر دِل، صابر جسم اور صالح بیوی عطا کی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا کر دیں ،،۔

حدیث: ۴۷ نیک بیوی کی نشانیاں

،، وعن سعید بن (أبی) ایوب رضی اللہ عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم ! قال:

((الأخبرکم بنساء کم من أهل الجنة ؟

قالوا : بلیٰ یارسول اللہ ﷺ:

قال ﷺ : الودود الولود التی إن اساءت إلیه وضعت یدها فی یده ثم قالت : أعُفُ أوِ افعَلُ ما بدالك)) ،،۔(ادب النساء: ص ۱۴۰)

ترجمہ: ،، حضرت سعید بن ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تم کو جنتی عورتوں کی خبر نہ دوں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیوں نہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

،، بہت محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، اگر وہ شوہر کو ناراض کر بیٹھے تو پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھ کر کہے:

تیرا جو جی چاہے معاف کر یا سزا دے ،،۔

حدیث: ۴۸ جنتی عورتوں کی نشانیاں

،، وعن فضيل بن مرزوق رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ! قال:

((ألا أنبئكم بنسائكم من أهل الجنة ؟

قالوا : بلىٰ يا رسول الله ﷺ:

قال ﷺ: ألو دود الولود العونُ التى إذا غضبت اَوْ ظَلمت (اَوْ غَضِبَ) قالت : إِنَّ يدى فى يَدِكَ (لا أذوق غمضًا حتّٰى ترضىٰ))،،۔

(ادب النساء: ص ۱۴۱)

ترجمہ: ،، حضرت فضیل بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو جنتی عورتوں کا نہ بتاؤں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ضرور اے اللہ کے رسول:

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ بہت محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، مددگار جوایسی ہو کہ جب اُسے غصہ آئے یا کوئی غلط کام کرے تو (فوراً متنبہ ہوکر) کہے کہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے (جو چاہے کر) میں اُس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے ''۔

حدیث:۴۹ جنتی عورتوں کی علامات

'' وعن یحیی بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! قال : خیر نسائِکم الودود الولود العون المواسیۃ المواتیۃ ''۔(ادب النساء:ص ۱۴۱)

ترجمہ: '' حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہاری عورتوں میں بہترین وہ ہیں جو بہت محبت کرنیوالی، زیادہ بچے جننے والی، مددگار، غم خوار، موافقت کرنے والی ہیں ''۔

حدیث:۵۰ نیک عورت کی مثال

'' وعن یعقوب بن جعفر المدنی رضی اللہ عنہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! قال:

((مثل المرأۃ الصالحۃ فی سائر النساء کمثل الغراب الابیض فی غربانٍ سودٍ ، ومثل المرأۃ السوء کمثل بیت مزیّن

ظاهر وه خرّب باطنهٗ))،،۔(ادب النساء:ص ۱۴۲)

ترجمہ: ،، حضرت یعقوب بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تمام عورتوں میں نیک عورت کی مثال ایسے ہے جیسے سیاہ کوّوں میں ایک سفید کوّا۔ اور بُری عورت کی مثال ایسے ہے جیسے ایک گھر جس کا ظاہر تو خوب سجا سنورا ہو، اور باطن خراب ہو یعنی اندر سے بے کار رہو ،،۔

حدیث:۵۱ عورتوں کی چار اقسام

،، وعن سعيد بن المسيب رحمه الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ! قال:

((خير النساء التى إذا غضبت سكنت وإذ أُظلمت صبرت))

،، وعن (صفوان) بن سليم رحمه الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ! قال:

((النساء أربع : امرأة مُواسية مُواقية مُحبة مجنّة يفوّض إلَيْهَا زوجُهَا ، فهىَ تمسكُ وتنفق بقدرٍ ، فتلك عامل مِن عُمَّال الله عزّ وجّل ! وامرأة مواسية ومواتية محبّة مجنة يفوّض اليها زوجها ، فهى (لا) تنفق و(لا) تدبّر فتلك الماحق وامرأة بارك(الله فيها) لا يَرُدُّها عن زوجها إلا الله عز وجل، والإسلامُ ، فهى تحفظه فى غيبة

وتُؤدی إلیه حقَّه من نفسها . فتلك (من) أشراف النساءِ وأرفعهن عِندَاللہ منزلة وامراۃ حسن منظرها عجیب مخبرها حسنٌ ما لها طیّب طعامها محبَّة لِزَوجها مُوَاتِیة له. فتلك سیدۃُ النساءِ)) ،،۔(ادب النساء:ص ۱۴۲)

ترجمہ: ،، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بہترین عورت وہ ہے کہ جب اُسے غصہ آئے تو جلدی پُرسکون ہو جائے، اور جب اس پر ظلم کیا جائے تو صبر کرے۔

☆ اور حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ عورتیں چار قسم پر ہیں:

الف: ایسی عورت جو غم خوار ہو، موافقت کرنیوالی، محبت کرنیوالی، پردہ نشین ہو، اس کا شوہر مال اسکے سپرد کرے تو وہ اُسے سنبھال کر رکھے، اور بقدرضرورت خرچ کرے، تو پس ایسی عورت اللہ جل شانہٗ کے عُمّال میں سے ہے۔

ب: ایسی عورت جو غم خوار ہو، موافقت کرنیوالی ہو، محبت کرنے والی ہو، پردہ نشین ہو، شوہر مال اسکے سپرد کرے تو اسے بے سوچے سمجھے خرچ کرے، تو ایسی عورت گرم آگ ہے (جلانے مٹانے والی ہے)۔

ج: ایسی عورت کہ برکت دے اللہ تعالیٰ اس کو کہ نہیں ہٹایا جا سکتا اس کو اپنے شوہر (کی اطاعت) سے مگر اللہ تعالیٰ اور اسلام کا حکم۔ پس وہ شوہر کی غیر موجودگی میں اسکی محافظ رہتی ہے اور اپنے نفس سے شوہر کا حق ادا کرتی ہے۔ پس یہ معزز ترین عورتوں میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بلند مرتبہ ہے۔

د: اور ایسی عورت جو دیکھنے میں خوش شکل، آزمائش میں پورا اُترنے والی، مالی اعتبار سے مضبوط، چکھنے میں خوش ذائقہ، اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، اس کی موافقت کرنے والی ہو تو پس ایسی عورت تو تمام عورتوں کی سردار ہے ''۔

حدیث: ۵۲ نکاح کا اَجر حج کے برابر ہے

'' عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه : التزویج الحج الأکبر ، فمن خاف علی نفسه الفاحشه و أنفق دراهم الحج فی تزویجه کتب له فی تزویجه ، ثواب حجة تامة . والتزویج حصن المؤمن، اذا تزوج فقد أحرز دینهٗ و ایس منه ابلیس ''۔

(رواه ابو منصور الدیلمی فی کتابه مسند الفردوس هٰکذا بغیر اِسناد) ، (منتقی تحفة الحبیب للحبیب بما زاد علی الترغیب والترهیب :ص ۱۱۲)

ترجمہ: '' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح حج اکبر کے برابر ہے جس شخص کو گناہ میں مبتلاء ہونے کا خوف ہو اور حج کی رقم نکاح میں خرچ کر لے، اُسے کامل حج کا ثواب ملے گا، کیونکہ نکاح میں مؤمن کی حفاظت ہے۔ جب کوئی شخص نکاح کر لیتا ہے وہ اپنے دین کو محفوظ کر لیتا ہے اور شیطان ابلیس اُس سے نا امید ہو جاتا ہے''۔

حدیث: ۵۳ ایمان کے بعد نفع کی چیز بیوی ہے

'' وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: والله ما أفاد

الرجل فائدہ بعد الاسلام خیرًا من امرأۃ حسناء حسنۃ الخلق ۔ ودود ولود ، واللہ ما أفاد رجل فائدۃ بعد الشرك باللہ شرًا من امرأۃ سیئۃ الخلق حدیدۃ اللسان ،،۔(الحدیث)

(رواہ الحاکم ، وعنہ البیہقی موقوفًا ورواتہ ثقات)،

(منتقی تحفۃ الحبیب للحبیب:ص ۱۱۲)

ترجمہ: ،، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم انسان ایمان کے بعد سب سے زیادہ جو فائدہ حاصل کرتا ہے وہ خوبصوت، اچھے اخلاق والی، محبت کرنے والی، بچے جننے والی عورت سے حاصل کرتا ہے۔

اورفرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم انسان شرک کے بعد جو سب سے زیادہ نقصان اٹھاتا ہے وہ بدخلق اور تیز زبان عورت سے اٹھاتا ہے ،،۔

حدیث: ۵۴ نکاح کرنے پر شیطان روتا ہے

،، وعن جابر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

((ایما شاب تزوج فی حداثۃ سنہ عجّ شیطانہٗ : یا ویلۃ ! یاویلۃ ! عُصم منّی دینہٗ))،،۔(رواہ ابو یعلیٰ بسند ضعیف، لضعف صالح مولی التوأمۃ ، وخالد بن اسماعیل)،(منتقی تحفۃ الحبیب للحبیب:ص ۱۱۲)

ترجمہ: ،، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی

جوان شروع جوانی میں نکاح کر لیتا ہے تو شیطان چیختا ہے۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! پکارتا ہے کہ اُس نے اپنا دین مجھ سے بچالیا ،،۔

حدیث:۵۵ زندگی کا ایک دن ہو تب بھی نکاح کرو

،، وعن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال: لولم یبق من أجلی الا یوم واحد لقیت اللہ عزّ وجل، یزوج انّی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: (شرار کم عزابکم)) ،،۔(رواہ ابو یعلی الموصلی : وھو حدیث منکر ضعیف) (رواہ ابن جوزی فی الموضوعات) ،،۔(منتقی تحفۃ الحبیب للحبیب:ص ۱۱۳)

ترجمہ: ،، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میری موت میں ایک دن باقی ہو تب بھی میں نکاح کروں گا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ بدترین لوگ بے نکاحے ہیں ،،۔(بعض ماہرین نے اس روایت کو موضوع کہا ہے)

حدیث:۵۶ بچے جننے والیوں سے نکاح کا حکم

،، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ذروا الحسناء العقیم . وعلیکم بالسواد الولود ، فإنی مکاثر بکم الأمم حتی السقط یظل محبطاً بباب الجنۃ فیقال لہ: أدخل الجنۃ فیقول:
حتی یدخل والدی معی ،،۔(رواہ ابویعلی وھو ضعیف ، منتقی تحفۃ الحبیب للحبیب:ص ۱۱۳)

ترجمہ: ،، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوبصورت بانجھ سے نکاح نہ کرو، بچے جننے والی سیاہ عورت سے نکاح کرو۔ میں کثرت اُمت کیوجہ سے ساری اُمتوں پر فخر کرونگا، حتیٰ کہ نا تمام بچہ جو اسقاط کر گیا ہو وہ بھی جنت کے دروازہ پر کھڑا رہے گا، جنت میں داخل نہیں ہوگا تا آنکہ اسکے والدین کو جنت میں داخل نہ کیا جائے ،،۔

حدیث: ۵۷ نیک عورت کی تین مثالیں

،، وقال لقمان رحمه الله لابنهٖ ......یا بنی! إنما مثل المرأة الصالحة كمثل الدهن فى الرأس ، بليّن العروق ويحسّنُ الشعر، ومثال المرأة الصالحة كمثل التاج على رأس الملك ، ومثل المرأة الصالحة كمثل اللؤلؤ والجواهر لايدرى أحد ما قيمتهٗ ،،۔(ادب النساء:ص ۱۴۵)

ترجمہ: ،، حضرت لقمان حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا: بیٹے! نیک عورتوں کی مثال سر میں تیل کی مانند ہے کہ وہ رگوں کو نرم کرتا ہے، اور بالوں کو حسن بخشتا ہے۔ اور نیک عورت کی مثال بادشاہ کے سر پر تاج کی سی ہے۔ اور نیک عورت کی مثال موتی اور جواھر کی سی ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ ،،۔

حدیث: ۵۸ باکرہ سے نکاح کے فوائد

،، عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: انكحوا الابكار فانّهنّ أعذب أفواها وأسمن أقبالًا وا كثر اولادًا وأرضى باليسير

من الجماع ،،۔(ادب النساء:ص ۱۴۹)

ترجمہ: ،، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں باکرہ عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ اچھی اخلاق، بات ماننے والی، کثرت سے اولاد جننے والی، اور چھوٹے موٹے ابولبن پر راضی ہو جاتی ہیں ،،۔

حدیث:۵۹ بانجھ اور بوڑھی عورتوں سے نکاح کی ممانعت

،، عن زید بن أبي مالك رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم! قال:

،، انكحوا الودود الولود من النساء وكا ثروافاني مكاثر بكم الامم يوم القيامة۔ولا تنكحوا عجوزًا ولا عاقِراً فان ذراری المسلمين تحت ظل العرش يَحْضُنُهُمْ اَبوهم إبراهيم خليل الله عليه السلام، يستغفرون لاباءهم الى يوم القيامة ،،۔(ادب النساء:ص ۱۵۱)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کثرت سے بچے جننے والیوں سے نکاح کرو کیونکہ محشر میں، مَیں کثرت اُمت کی وجہ سے فخر کروں گا۔ بوڑھی اور بانجھ عورتوں سے نکاح نہ کرو، کیونکہ مسلمانوں کے بچے عرش کے سایہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نگرانی میں ہیں اور اپنے والدین کیلئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے ہیں،،۔

حدیث:۶۰ بانجھ سے نکاح کے نقصان

،، عن أنس بن مالك رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم : نهی عن التبتل نهیاً شدیداً ، وقال :

، تزوجوا الودو الولود من النساء فانی مکاثر بکم النبیین یوم القیٰمة ، وایاکم والعاقر فان مثلها کمثل رجل قاعدٍ علی رأس بئر [یسقی] أرضاً سبخة فلا أرضه تنبت ولا عینه تنضب ،،

(ادب النساء:ص ۱۵۲)

ترجمہ: ،، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصّی ہونے سے سختی سے منع فرمایا، اور فرمایا:

کثرت سے بچے جننے والیوں سے نکاح کرو میں قیامت کے دن دیگر انبیاء علیہم السلام پر کثرت اُمت کی وجہ سے فخر کروں گا۔ بانجھ عورتوں سے بچو کیونکہ بانجھ عورت سے شادی کرنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو کنوئیں کے کنارے بیٹھا ہے بیکار زمین کو سیراب کر رہا ہے، نہ زمین کھیتی اُگاتی ہے اور نہ پانی محفوظ کرتی ہے ،،۔

حدیث:۶۱ اولاد پیدا کرنے والی سے نکاح کا حکم

،، وعن ابن جریج رضی الله عنه ان رجلاً اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ﷺ ! ان لی ابنة عم هی همی من النساء وهی عاقرٌ۔

فقال رسول اللہ ﷺ لا تنکحھا!

ثم قال له لان تنكح سوداء ولوداً خير من ان تنكح حسناء لا تلد. ان علمتم ان السقط من ذراری المسلمين يقال له ادخل الجنة. فيظل محبنطئاً على باب الجنة يقول لا ادخل الجنة حتى يدخل ابوای: فيقال: ادخلوها الجنة بفضل رحمة الله۔

قال عبد الملك (بن حبيب) والمحبنطیٔ المتغضب المتقاعس،،۔(ادب النساء: ص ۱۵۲، ۱۵۳)

ترجمہ: ،، ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: میرے چچا کی بیٹی ہے جو خوبصورت ہے، مجھے محبوب بھی ہے لیکن بانجھ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اُس سے نکاح نہ کر۔

پھر فرمایا: کالے رنگ کی، بچے جننے والی اُس خوبصورت سے بہتر ہے جو بچے نہیں جنتی۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ نامکمل بچہ جو ضائع ہو جائے مسلمان بچوں میں سے اُن سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت کے دروازے پر ناراض کھڑے ہونگے اور جنت میں داخل نہیں ہونگے جب تک ھمارے ماں باپ کو داخل نہ کیا جائے پھر ان سے کہا جائیگا جاؤ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں بھی ساتھ لے جاؤ،،۔

حدیث: ۶۲ عورتوں کی خصوصیات

،، وعن سفيان، ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال:

ان ابنة عشر سنين تسر الناظرين وابنة عشرين لذة للمعانقين وابنة الثلاثين ذات سمن ولين وابنة اربعين ذات بنات و بنين وابنة خمسين عجوز فی الغابرين ،،

☆ ،، وعن عائشة رضی الله عنها قالت : اذا اتت علی المرأة خمسون سنة لم تلد ابدًا ،،۔(ادب النساء:ص ۱۵۳)

ترجمہ: ،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دس سال کی لڑکی دیکھنے والوں کو خوش نظر لگتی ہے۔ بیس سال کی لڑکی معانقہ کرنے والوں کو لذت بخشتی ہے۔ تیس سال کی لڑکی موٹی اور نرم گرم ہوتی ہے۔ چالیس سال کی عورت اولا د والی ہوتی ہے۔ پچاس سال کی بوڑھی ہوتی ہے۔ پیچھے رہنے والی (یعنی اس سے فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب عورت اپنی عمر کے پچاس سال کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اولا دنہیں جنتی ،،۔

حدیث: ۶۳ باکرہ کے رِحم میں برکت ہے

،، وعن ابن شهاب رحمه الله، ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: عليكم بالسراری فاتخذوهن مباركات الارحام ۔ قال (عبد الملك بن حبيب) : وحدثنی عبد الله بن مسلم عن عطاء الخراسانی عن ابيه، ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: اطلبوا التولد من امهات الاولاد فان الله تعالیٰ: جعل فی ارحامهن البركة ،،۔(ادب النساء:ص ۱۵۴)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کے ارحام عمدہ اور تازہ ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولاد ایسی عورتوں سے تلاش کرو جن میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہو (نہ بانجھ ہوں نہ بوڑھی) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ارحام میں برکت رکھی ہے ،،۔

حدیث: ٦٤ قلت اولاد پر مشورہ

،، قال عبد الملك (بن حبيب) وبلغني ان رجلًا اتى سعيد بن المسيب فشكا إليه قلة الولد . فقال له : عليك بالسراری فانهن اشف أرحاماً .

قال عبد الملك(بن حبيب) يقني أقبل للولد وا كثر اولاداً .

(عبد الملك بن حبيب) فی کتاب النساء : قال : حدثني مطرف عن مالك(بن) انس قال : كان القاسم بن محمد بن ابی بكر الصديق وسالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب (و علی) بن الحسين بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم كا نو ا بنی امهات الاولاد ،،۔(ادب النساء:ص ١٥٤)

ترجمہ: ،، ایک شخص حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور قلت اولاد کی شکایت کی۔

انہوں نے فرمایا:

(کنواری کم عمر) لڑکیوں سے نکاح کرو، کیونکہ وہ صاف اور تازہ رِحم والی ہوتی ہیں (وہاں سے زیادہ اولاد کا امکان ہے)۔

ایک روایت میں ہے:

قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم بن عبداللہ بن عمر، علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم، اولاد جننے والیوں سے نکاح کیا کرتے تھے "۔

حدیث: ٦٥ خاوند بیوی کی صلح کا طریقہ

" وعن ابراهيم بن ادهم رحمها الله ان ابا الدرداء رضى الله عنه ، قال لام الدرداء رضى الله عنها : اذا غضبت فارضينى وإذا غضبت ارضيك ـ فانا الانفعل يوشك ان تفترى "۔(ادب النساء:ص١٦١)

ترجمہ: " حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اُم درداء رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر مجھے غصہ آجائے تو آپ مجھے راضی کرلیا کرو۔ اگر کبھی تو ناراض ہوا کرے گی تو میں تجھ کو منالیا کروں گا۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو جدائی ہوجائیگی (اور یہ ٹھیک نہیں)"۔

حدیث: ٦٦ عورتوں میں بہترین عفیفہ ہے

" وعن محمد بن ابی طلحة المكی رضى الله عنه ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: خير نسائكم العفيفة من زوجها الحليفة لغيرها "۔(ادب النساء:ص١٦٧)

ترجمہ: ،، ایک روایت میں ہے تمہاری عورتوں میں بہترین عورت پاک دامن ہے جو اپنے خاوند کو دوسری عورتوں سے بے پرواہ کر دیتی ہے ،،۔

حدیث: ٦٧ خاوند اور بیوی کے ہر فعل پر نیکیاں

،، عن عروة بن الزبير رحمه الله عن عائشة رضی الله عنها قالت:

ما من رجل يلاعب امرأته الا كتب الله له عشر حسنات ومحا عنه عشر سيئات ورفع له بذلك عشر درجات فی الجنة۔

فان قبلها وعانقها كتب الله له مائة وعشرين حسنة ۔

فان جامعها فقام فاغتسل لم يجر الماء منه على شعرةٍ من جسده الا كتب الله له عشر حسنات وحط بها عنه عشر سيئات ورفع له بها عشر درجات مع ما يعطيه الله فی الدنيا من الفضائل حتّی ان الله تعالیٰ ليباهی به الملائكة يقول:

انظروا إلى عبدی يغتسل فی الليلة الغراء ابتغاء مرضاتی، و تصديقًا بوعدی: اشهدكم انی قد غفرت له ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۲)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو مرد اپنی بیوی سے کھیلتا ہے (زبان سے، ہاتھ سے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس گناہ معاف کر دیتے ہیں، دس درجے جنت میں بلند کر دیتے ہیں۔

اگر وہ اس کا بوسہ لے یا معانقہ کرے تو اس کے لیے ایک سو بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ پھر وہ جب اس سے جماع کرتا ہے اور غسل کیلئے پانی بہاتا ہے اور وہ پانی اسکے جسم کے بالوں سے گزرتا ہے (ہر بال کے بدلہ) اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطاء کرتے ہیں، دس گناہ معاف کرتے ہیں، اور دس درجے بلند کرتے ہیں، انکے علاوہ بہت سے فضائل ہیں....

تا آنکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

دیکھو میرے بندے کو میری رضاء مندی اور میرے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے (سخت رات میں) غسل کرتا ہے، تم گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی مغفرت کردی ،،۔

حدیث: ٦٨ — ہر حرکت پر نیکیاں

،، وعن سعید بن المسیب رحمه الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

ان الرجل اذا هم بغشيان اهله فلاعبها كتب الله له عشرين حسنة ومحا عنه عشرين سيئة. فاذا اخذ بيدها كتب الله له اربعين حسنة ومحا عنه اربعين سيئة. فإذا قبلها كتب الله له ستين حسنة ومحا عنه ستين سيئة . فاذا اصابها كتب الله له عشرين ومائة حسنة ومحا عنه عشرين ومائة سيئة. فإذا اغتسل باهى الله به الملائكة يقول:

انظروا إلی عبدی هٰذا یغتسل فی هذه اللیلة الغراءِ من خشیتی ویقینا بانی ربه اشهدوا بانی قد غفرت له. فما یجری الماء منه علی شعرة إلا کتب الله له بها حسنة ،،۔(ادب النساء : ص ۱۷۲)

ترجمہ: ،، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جب مرد اپنی بیوی پر سوار ہو کر اُس سے کھیلتا ہے تو اسکے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ جب وہ اسکا ہاتھ پکڑتا ہے تو اسکے لیے چالیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چالیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ جب اسکا بوسہ لیتا ہے تو ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ساٹھ گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ جب انتہائے عمل (جماع) کو پہنچ جاتا ہے، اسکے لیے ایک سو بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک سو بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں جب وہ غسل جنابت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فخر سے کہتے ہیں:

دیکھو! میرے بندہ کو اس (سرد یا گرم) رات میں غسل کرتا ہے، میرے خوف کی وجہ سے، میرے وعدوں پر تصدیق اور یقین کرتے ہوئے ۔تم گواہ رہو! میں نے اس کی مغفرت کردی، پانی کا ہر قطرہ جو اس کے جسم سے گرتا ہے اس پر ایک نیکی ملتی ہے ،،۔

حدیث:۶۹ بے اولاد جوڑے کے درجات

،، وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان الرجل المسلم اذا غشی اهله او (ما) ملکت یمینهٗ فلم یکن من وقعته

تلك كان له بها وصيف فی الجنة. وان كان من وقعته تلك ولدٌ فمات كان له فرطاً وشفيعا يوم القيامة. وان مات بعدہٗ كان له نورًا يوم القيامة "۔(ادب النساء : ص ۱۷۳)

ترجمہ: " ایک روایت میں ہے، جب مسلمان اپنی بیوی یا باندی سے جماع کرتا ہے لیکن اولاد نہیں ہوتی، تو اس کے بدلہ میں اسکے لیے جنت میں درجہ ہے۔ اور اگر اس جماع سے بچہ پیدا ہوا اور بچپن میں مر گیا تو اسکے لیے آخرت میں ذخیرہ ہو گیا۔ اور اگر وہ بالغ ہونے کے بعد فوت ہوا تو اسکے لئے قیامت کے دن نور ہوگا "۔

حدیث: ۷۰ جماع بھی صدقہ ہے

" وعن عطا بن ابی رباح رحمه الله، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لرجل من اصحابه:

يا فلان هل صمت اليوم؟ قال لا۔

قال: فهل تصدقت اليوم؟

قال: فائت اهلك فا صب منها فا نها صدقة منك عليك وكان ذلك اليوم يوم جُمعة "۔(ادب النساء : ص ۱۷۳)

ترجمہ: " حضرت عطاء رحمہ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی شخص سے کہا:

کیا تو نے آج صدقہ کیا ہے؟

اس نے کہا: نہیں کیا۔

فرمایا: تونے روزہ رکھا ہے؟

اس نے کہا: نہیں۔

فرمایا:

بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے جماع کرو، یہ تیرا اُس پر صدقہ ہے، اور یہ جمعہ کا دن تھا ،،۔

حدیث: ۷۱ صدقہ کی اقسام

،، وعن ابن مسعود رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: علی کل مسلم فی کل یوم صدقة۔

(قیل له) من یطیق ذلك منا یا رسول اللہ؟

قال: إن تسلیمك علی المسلم صدقة وعیادتك المریض صدقة وصلاتك علی المیت صدقة واماطة الأذی عن الطریق صدقة وعونك الضعیف صدقه وغشیان اهلك صدقه ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۳)

ترجمہ: ،، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر مسلمان پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔

عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اسکی طاقت ہم میں سے کس میں ہے؟۔

فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے۔ مریض کی عیادت صدقہ۔ جنازہ پڑھنا

صدقہ ہے۔راستہ سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔

’’ بیوی سے جماع کرنا صدقہ ہے ‘‘۔

حدیث:۷۲ جماع پر اَجر وثواب

’’ وعن سعید بن ابی ھلال عن ابی قلابة رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لیس من نفس (ابن) اٰدم الاو علیھا صدقة فی کل یوم طلعت الشمس۔

قیل وما ھی یا رسول اللہ ﷺ؟

ومن این لنا صدقة یتصدق بھا کل یوم یا رسول اللہ ﷺ؟

فقال ﷺ: ان ابواب الخیر الکثیرة التسبیح والتحمید والتھلیل، والامر بالمعروف والنھی عن المنکر، وتمیط الاذیٰ عن الطریق، وتسمع الاصم، وتھدی الاعمٰی، وتدل المستدل علی حاجته، وتستعی عن اللھفان المستغیث، وتحمل بشدّة ذراعیك مع المسکین الضعیف * فھٰذا کله صدقة منك علی نفسك *

☆ ولك فی جماع اھلك اجر قیل یا رسول اللہ (صلی اللہ علیه وسلم) وفی شھوة یکون اجر؟

قال ﷺ: نعم! ارایت لو کان (لك) ولد فادرك ثم زوّجتهٗ ثم مات، اکنت محتسبه؟

قال: ((نعم))

قال: اکنت خلقتہٗ؟

قال: بل اللہ خلقہٗ

قال: اکنت ھدیتہٗ؟

قال: بل اللہ ھداہٗ

قال: افانت کنت ترزقہٗ؟

قال: بل اللہ زرقہٗ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضعہ فی حلالہ و جنبہ حرامہ و قدِرہٗ قرارہ ! فإن شاء اللہ احیاہ وإن شاء اماتہ ولك اجرہٗ ''۔(ادب النساء: ص ۱۷۴)

ترجمہ: '' حضرت ابی قلابہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ہر انسان پر جب اس پر سورج طلوع کرے صدقہ ہے۔

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ہم روز اس قدر صدقہ کہاں سے دیں؟

فرمایا: نیکی کے کام بہت سارے ہیں:

(سبحان اللہ کہنا، الحمد للہ کہنا، لا الٰہ الا اللہ کہنا، اَمر بالمعروف کرنا، نہی عن المنکر کرنا، راستہ سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹانا، بہرے کی بات سنو، نابینا کو راستہ بتلانا، کسی ضرورت مند کی رہنمائی کرنا، غریب کی مدد کرنا، مسکین اور کمزور کی مشقت کو برداشت کرنا۔ یہ تمام چیزیں تیرے نفس کی طرف سے صدقہ ہیں۔

بیوی سے جماع کرنے پر بھی ثواب ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! شہوت پوری کرنے میں بھی اَجر ہے؟
فرمایا: ہاں! اچھا تو بتلا! اگر تیرے مقدر میں اولاد تھی پھر تجھے اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا، پھر وہ فوت ہو گیا، کیا تجھے اس پر ثواب ملے گا؟
عرض کیا: جی ہاں ملے گا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اسے پیدا کیا؟
عرض کیا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔
کیا تو نے اسکو ہدایت دی؟
عرض کیا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسکو ہدایت دی۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا؟
عرض کیا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو رزق دیا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے اپنا غرمول حلال جگہ رکھا، حرام جگہ سے بچایا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس نطفہ کو قرار دیا، پھر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو اسکو زندہ رکھیں گے، اگر چاہیں گے تو اس کو موت دیں گے، اور تجھے ہر حال میں اَجر ملے گا ،،۔

حدیث: ۷۳ بیوی سے جماع نہ کرنا جرم ہے

،، وعن ابن شهاب رحمه الله انه قال، قالت عائشة رضی الله عنها جاءتنی خولة بنت حكيم رضی الله عنها امرأة عثمان بن مظعون رضی الله عنه وهی بذة الهيئة فسألتها عن ذلك ۔

فقالت: إِنَّ صاحبها قد تبتل وصام النهار وقام الليل،فذ كرت ذلك عائشة رضى الله عنها لرسول الله ﷺ ، فارسل إلى عثمان (رضى الله عنه) فدعاه۔

فقال ﷺ: يا عثمان ! انه لم تكتب علينا الرهبانية ، الست لكم اسوة حسنة ؟

فوالله انى لاخشاكم لله واحفظ لحدوده ، وليأ ثم امرؤ يدع عشيان اهلهٗ ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۵)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی آئیں، بڑی بدحال، بڑی خستہ حال۔ میں نے اس حال کے بارے میں پوچھا یہ کیا ہے؟

عرض کیا: میرا خاوند قریب نہیں آتا، دن بھر روزہ رکھتا ہے، رات بھر نماز پڑھتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارا قصہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سنایا۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلایا، اور فرمایا:

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہمیں رُہبان بننے کا حکم نہیں دیا۔ کیا تیرے لیے میرا طریقہ اچھا نہیں؟

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور اس کی حدود کی تم سے زیادہ حفاظت کرتا ہوں، ہر وہ شخص گناہ گار ہے جو اپنی بیوی سے جماع کرنا چھوڑ دیتا ہے ،،۔

حدیث: ۷۴ کثرت جماع پسندیدہ ہے

’’ وعن علی (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ قال : ثلاث اعطیھن الانبیاء علیہم السلام : التعطروالسواك و کثرۃ الجماع ‘‘۔(ادب النساء: ص۱۷۶)

ترجمہ: ’’ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں انبیاء علیہم السلام کو عطا کی گئی ہیں:

اوّل: عطر لگانا

ثانی: مسواک کرنا

ثالث: کثرت سے جماع کرنا (یا زیادہ نکاح کرنا) ‘‘۔

حدیث: ۷۵ نکاح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے

’’ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اربع من سنن المرسلین علیہم السلام:

’’ السواك والحناء والتعطر و کثرۃ غشیان النساء ‘‘۔ (ادب النساء: ص۱۷۶)

ترجمہ: ’’ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنن میں سے ہیں:

اوّل: مسواک کرنا

ثانی: مہندی لگانا، خضاب کرنا

ثالث: خوشبو لگانا

رابع: کثرت نکاح یعنی کثرت جماع کرنا ،،۔

حدیث:۷٦ کثرت نکاح نعمت ہے

،، وعن میمون بن مهران رضی الله عنه قال: ما اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم :من نعماءِ الا النساء والطیب ،،۔ (ادب النساء: ص ۱۷۷)

ترجمہ: ،، حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں صرف دو نعمتیں حاصل ہوئیں:

اول: کثرت نکاح ثانی: خوشبو ،،۔

حدیث:۷۷ عورتیں پسندیدہ ہیں

،، قال عبد الملك (بن حبیب رحمه الله) بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عند وفاته۔

قال: ما اصبت من دنیا کم الا النساء وشیئاً من الطیب ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۷)

ترجمہ: ،، عبدالملک بن حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات سے پہلے فرمایا:

،، مجھے تمہاری دنیا کی چیزوں سے صرف دو چیزوں سے فائدہ ہوا:

اوّل: عورتوں سے (کثرت نکاح)

ثانی: کچھ خوشبو سے فائدہ حاصل ،،۔

حدیث: ۷۸ عورتیں نافع ہیں

،، وعن سفیان رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

،، ما اصبت من ھذہ الدنیا الا النسوانَ ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۷)

ترجمہ: ،، حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس دنیا میں سوائے عورتوں یعنی نکاح کے اور کوئی فائدہ نہیں ملا (لذات سے)۔

حدیث: ۷۹ کثرت نکاح اسراف نہیں

،، قال سفیان لیس من النساء سرف ولا یکرھن من زھادۃ ولاعبادۃ ولا باس ان یجمع الرجل المؤمن اربعاً من الحرائر ومن الاماء ماشاء اللہ ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۸)

ترجمہ: ،، حضرت سفیان سے روایت ہے کہ (ہر چیز میں اسراف ہے) کثرت نکاح میں اسراف نہیں ہے، اور نہ ہی کثرت نکاح کو زاہد اور عابد لوگ ناپسند کرتے ہیں، مؤمن میں کوئی حرج نہیں کہ چار آزاد عورتوں سے نکاح کرے اور باندیاں جتنی چاہے ،،۔

حدیث: ۸۰

'' وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال: اعطیت من الجماع مالم یعط أَحَدٌ من ھٰذہ الامۃ الا ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''۔(ادب النساء: ص ۱۷۸)

ترجمہ: '' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اِس اُمت میں جس قدر جماع کی قوت مجھے دی گئی ہے کسی اور کو نہیں دی گئی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ طاقت دی گئی تھی ''۔

حدیث: ۸۱ ایک رات میں گیارہ عورتوں سے جماع

'' وعن مطرف عن مالك قال: قدم ابن عمر من سفر فلما اصبح اخبر ھم انہ طاف فی لیلۃ علی إحدی عشر امرأۃ ''۔ (ادب النساء: ص ۱۷۸)

ترجمہ: '' مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک دفعہ سفر سے واپس تشریف لائے، صبح کو یہ خبر خود انہوں نے دی کہ آج رات میں گیارہ عورتوں سے ملا ہوں (جماع کیا ہے) ان میں کچھ ازواج اور کچھ باندیاں ہونگی ''۔(مؤلف)

حدیث: ۸۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما افطار بھی جماع سے کرتے

'' قال عبد الملك (بن حبیب) وحدثنی عبد اللہ بن

القاسم عن السری یحیٰی بن محمد بن سیرین رحمهم الله، انه قال: کان عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما ربما بدا بالجماع قبل الطعام، إذا افطر من صیامه ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۸)

ترجمہ: ،، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی کبھی افطار کے وقت کھانے (پینے) سے پہلے جماع کرتے تھے (افطار با الجماع) ،،۔

حدیث: ۸۳ کثرت جماع پسندیدہ ہے

،، وعن سلیمان بن عبد الله الغازی رحمه الله قال لنا: نافع رضی الله عنه (مولیٰ) ابن عمر رضی الله عنهما کانت لابن عمر رضی الله عنهما جاریة تُسمّٰی کوکب الصبح، فکانت ربما فرت منه من کثرة الجماع ،،۔(ادب النساء: ص ۱۷۸)

ترجمہ: ،، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک باندی تھی جس کا نام کوکب صبح (یعنی صبح کا ستارہ)۔کبھی وہ باندی حضرت کی کثرت جماع سے تنگ آ کر بھاگ جاتی تھی ،،۔

حدیث: ۸۴ کثرت جماع پر لطیفہ

،، وعن ابن وهب رحمه الله ان رجلا اتی سعید بن المسیب رحمه الله فقال له:

ان عینی کما تری ذهبت۔

وانه قيل لی؟

انما ذهبت من كثرة الجماع فما ترى؟

فقال ابن المسيب : لا تدعة وان ذهبت عينك ،،۔(ادب النساء :ص ۱۷۹)

ترجمہ: ،، ابن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا میری نظر چلی گئی ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

مجھ سے کہ کہا کیا یہ کثرت جماع کیوجہ سے ہوا ہے؟

آپ کی اَب کیا رائے ہے؟

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا:

اس عمل کو نہ چھوڑنا اگر چہ تیری دونوں آنکھیں بھی چلی جائیں ،،۔

حدیث:۸۵ سُرین کا عمدہ ہونا پسندیدہ ہے

،، وعن نافع رضى الله عنه (مولى)ابن عمر رضى الله عنهما ،

انه كان يقول: العجيزة احسن الوجهين ۔

فقيل له : (ولم))؟

قال: الوجوه الحسان كثيرة والاعجاز قليلة ،،۔(ادب النساء : ص ۱۸۰)

ترجمہ: ،، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،خوبصورت سُرین والی،خوبصورت چہرہ والی سے اچھی ہے۔

کسی نے پوچھا: وہ کیوں؟

فرمایا: اچھی سیرین والی کم ہوتی ہیں، جبکہ اچھے چہرے والی بہت ساری ہیں ،،۔

حدیث: ۸۶ عورتیں کھلونا ہیں

،، وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه قال: النساء لعب الرجال ،،۔(ادب النساء: ص ۱۸۰)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عورتیں مردوں کے کھلونے ہیں ،،۔

حدیث: ۸۷ مال نکاح میں خرچ کرو

،، قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه: اجعلوا امر کم فی ثلاث: النساء والخیل والنصال ،،۔(ادب النساء: ص ۱۸۰)

ترجمہ: ،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی توجہ اور مال تین چیزوں میں صرف کرو:

اوّل: نکاح میں

ثانی: سواریوں میں

ثالث: تیر تلوار (اسلحہ میں) ،،۔

حدیث: ۸۸ جماع کے وقت شور کرنا منع نہیں

،، وعن عمر بن قیس المکی رحمه اللہ قال:

سألتی امرأة عطاء بن ابی رباح رحمه الله:

فقالت: ان زوجی یامرنی ان انخر عند الجماع۔

فقال لها: اطیعی زوجك ،،۔(ادب النساء: ص ۱۸۲)

ترجمہ: ،، حضرت عمر بن قیس المکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کسی عورت نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا:

میرا خاوند مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جماع کے وقت شور کروں، اور زور زور سے چیخوں۔

فرمایا: اپنے خاوند کی اطاعت کریعنی اسکی بات مان ،،۔

حدیث:۸۹ آیت (حَرۡثٌ لَّكُمۡ) کا کیا مطلب؟

،، وقال ابن عباس رضی الله عنهما، ان قوماً من قریش کانوا یتلذذون بالنساء بمکة مقبلات ومدبرات۔

فلما قدموا المدینة تزوجوا فی الانصار فذهبوا لیفعلوا ذلك بهن فانکرن ذلك۔

وقلن: هذا شیء لم نکن نوتی علیه.

فانتشر الحدیث حتی انتهی إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فانزل الله فی ذلك:

((نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ فَأۡتُوا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ))

إن شئت مقبلة وإن شئت مدبرة وإن شئت بارکة بعد ان یکون

فی موضع الولد ،،۔(ادب النساء : ص ۱۹۷)

ترجمہ: ،، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قریش مکہ اپنی بیویوں سے لذت حاصل کرتے آگے بھی اور پیچھے کی طرف سے بھی (پیچھے کی طرف سے آگے)۔

جب یہ لوگ مدینہ ھجرت کر کے آئے اور انصار کی عورتوں سے شادی کی۔

اور قریش کی عورتوں کی طرح اُن سے بھی مزہ اٹھانے لگے۔

انصار کی عورتوں نے کہا: ہم ایسا نہیں کرتی تھیں۔

یہ خبر پھیلتے پھیلتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی۔اس پر آیت نازل ہوئی:

((نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ))

،، یعنی اگر چاہو آگے سے آؤ ،اگر چاہو پیچھے سے آؤ ،اگر چاہو بیٹھ کر آؤ لیکن آنا صرف اس جگہ میں ہے جہاں سے اولاد ہوتی ہے ،،۔

حدیث:۹۰ عورت ہر وقت بناؤ سنگھار میں رہے

،، عن ابی هريرة رضی الله عنه ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ! كان يكره للمرأة ان تكون مرهاء اوسلتاء او عطلاء ،،۔(ادب النساء : ص ۲۰۷)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کیلئے ، بلا سُرمہ، بلا خضاب، بلا زیور رَہنا ناپسندیدہ ہے ،،۔

حدیث:۹۱ عورتوں کو بن سنور کر رہنے کا حکم

" وروی عن راشد بن حکیم رضی اللہ عنہ ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کان یا مر النساء بالکحل والخضاب ولباس القلائد ، وان یجعلن فی ایدیہن وارجلھن شیا ولا یتشبھن بالرجال وکان یکرہ المرھاء والسلتاء والعطلاء "۔

(ادب النساء: ص ۲۰۸)

ترجمہ: " حضرت راشد بن حکیم رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیتے تھے عورتوں کو سُرمہ لگانے کا، اور خضاب لگانے کا، عمدہ لباس اور زیور کا کہ ان کو ہاتھوں اور پاؤں میں پہنو، مردوں سے مشابہت نہ کرو۔ اور انکے لیے بلا سُرمہ، بلا خضاب، بلا زیور، رھنا ناپسندیدہ ہے "۔

حدیث:۹۲ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین سَج کر رہتی تھیں

" وعن ام عبد اللہ بن خالد بن معدان، انھا قالت: نزل بابی مولی لعائشۃ رضی اللہ عنھا فسالہ الی وانا اسمع:

ھل کن نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخضبن؟

قال نعم! قد کن یخضبن ویتعطرن ویلبسن المعصفرات "۔

(ادب النساء: ص ۲۰۸)

ترجمہ: ،، حضرت ام عبداللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام سے پوچھا، میں بھی سن رہا تھا۔
کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج خضاب کرتی تھیں؟
اس نے کہا: جی ہاں! خضاب لگاتی تھیں، عطر لگاتی اور معصفر کے رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتی ہیں ،،۔

حدیث: ۹۳ عورت ہر عمر میں مزین رہے

،، وعن ابی سعید المازونی رحمه الله! عن امرأة من اهله وكانت قد صلت القبلتين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت : دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم! فقال لى اختضبى لا تترك احدا كن يدها حتى تكون فاتت ثمانين سنة ،، (ادب النساء: ص ۲۰۹)

ترجمہ: ،، ابوسعید مازونی رحمہ اللہ ایک ایسی عورت سے نقل کرتے ہیں جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا: اپنے ہاتھوں کو مہندی لگانا نہ چھوڑنا اگر چہ تو اَسی (۸۰) سال کی ہو کر فوت ہو یعنی زینت اختیار کرنا ،،۔

حدیث: ۹۴ مہندی اچھے طریقے سے لگانی چاہیے

،، وعن اسماعيل بن رابع رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على امرأة من الانصار وهى تختضب

فقال ﷺ:

مهلا یا ام فلان ! هٰکذا ووصف باصبعه الیمنی علی ظهر کفه الیسری کانه یرید النقش ،،۔(ادب النساء : ص ۲۰۹)

ترجمہ: ،، اسماعیل بن رابع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری عورت کے گھر گئے، وہ مہندی لگا رہی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں کی ماں! اس طرح مہندی لگائی جاتی ہے دائیں ہاتھ کی انگلی سے میرے بائیں کندھے پر اشارہ کیا گویا پھول بنا رہے ہیں ،،۔

حدیث: ۹۵

،، وعن عطاء بن ابی رباح رحمه الله ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه ! کان ینهی عن التظاریف والنقش ویامر بالخضاب ،،۔(ادب النساء : ص ۲۰۹)

ترجمہ: ،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمدہ لباس، نقش ونگار سے منع کرتے تھے، اور خضاب لگانے کا حکم دیتے تھے (لیکن اوپر کی حدیث مبارکہ میں ان چیزوں کی اجازت ہے) ،،۔

حدیث: ۹۶

،، قال عبد الملك (بن حبیب رحمه الله) ولا باس به قد

جاءت الرخصة فيه من النبی صلی الله عليه وسلم فی الحديث الذی قبل هذا ،،۔(ادب النساء : ص ۲۰۹)

ترجمہ: ،، عبد الملک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اِن چیزوں کی رخصت اوپر کی حدیث سے معلوم ہو چکی ،،۔

حدیث:۹۷ عورتیں جوانوں کے مشابہ رہیں

،، وسئلت عائشه رضی الله عنها عن المرأة تخضب رأسها بالسّواد فلم تربه بأسا ،،۔(ادب النساء : ص ۲۱۰)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کیلئے سر کو سیاہ خضاب لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی ،،۔

حدیث:۹۸ عورتوں کیلئے خضاب کو سب نے پسند کیا

،، وعن ابی لهيعة عن عاد بن سنان رحمه الله ! أن المهاجرين والانصار واخيارالتابعين كانو ا يستحبون ان تخضب نساؤ هم لما استمكن من الخضاب ،،۔(ادب النساء : ص ۲۱۰)

ترجمہ: ،، حضرت عماد بن سنان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار اور بڑے بڑے تابعین اس بات کو مستحب جانتے تھے کہ عورتیں خضاب لگائیں اگر انہیں خضاب دستیاب ہو سکے ،،۔

حدیث:۹۹ عورتیں تیز سرخ لباس پہن سکتی ہیں

’’ عن عبد الرحمٰن رحمه الله بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه) عن ابیه! انه قال رأیت علی عائشة رضی الله عنها ثیا باحمراً کانها شرار النار ‘‘۔(ادب النساء : ص ۲۱۰)

ترجمہ: ’’ حضرت محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ایسا سرخ رنگ کا لباس دیکھا ہے گویا وہ آگ کے انگارے ہیں (یعنی بہت زیادہ سرخ) ‘‘۔

حدیث:۱۰۰

’’ وعن جریر بن ثعلبة رحمه الله انه قال : رأیت نساء النبی صلی الله علیه وسلم مایلبسن الاثو با مصبوغا ‘‘۔(ادب النساء : ص ۲۱۱)

ترجمہ: ’’ حضرت جریر بن ثعلبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن رنگین کپڑا پہنا کرتی تھیں ‘‘۔

حدیث:۱۰۱

’’ وعن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما عن عائشة رضی الله عنها بنت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه ! انها قالت: ادرکت ازواج النساء النبی ﷺ وماجعل ثیا بهن الا العصب

والمعصفر ،،۔(ادب النساء : ص ۲۱۱)

ترجمہ: ،، حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا لباس عمدہ اور رنگین ہوتا تھا ،،۔

حدیث: ۱۰۲ عورتیں ریشم کا لباس پہن سکتی ہیں

،، وعن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال رأيت على زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قميص حرير سيراء ،،۔(ادب النساء : ص ۲۱۱)

ترجمہ: ،، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ریشم کا قمیص پہنے دیکھا جو نظر آ رہا تھا ،،۔

حدیث: ۱۰۳ موت تک رنگین کپڑے

،، وعن فاطمه بنت المنذر رضى الله عنها انها قالت ما رأيت اسماء بنت ابى بكر رضى الله عنها لبست الا المعصفر حتىٰ لقيت الله تعالى، وان كان الثواب يقوم قائما من المعصفر ،،۔ (ادب النساء : ص ۲۱۱)

ترجمہ: ،، حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے موت تک رنگین کپڑے پہنے ،،۔

حدیث: ۱۰۴ بعض رنگ عورتوں کے لیے خاص ہوتے ہیں

" وعن الحسن (البصری)وقتادة رحمهما الله انهما قالا كان عمر بن الخطاب رضی الله عنه يضرب الرجال عليهم الثياب المعصفر ويخرجهم من المسجد ويقول: اتركوا هذهٖ براقات للنساء "۔(ادب النساء: ص ۲۱۲)

ترجمہ: " حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن مَردوں کو مارتے اور مسجد سے نکال دیتے تھے جو معصفر کے رنگ سے رنگے کپڑے پہنتے تھے، اور فرماتے: ان چیزوں کو عورتوں کیلئے چھوڑ دو "۔

حدیث: ۱۰۵ غسلِ جماع پر اَجر و ثواب

" عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا اغتسل العبد من الجنابة خلق الله من كلّ نقطة تساقط منه ملكًا يسبّح الله ويقدّسه ، وثوابهٗ لذالك العبد . (أخرجه نجم الدين على بن عمر بن على القزوينى : المتوفٰى سنه ٦٧٥ ه فی جوامع اللذّة :ص٨٩ :طبع القاهرة) (اظن قزوينى رافضى)

ترجمہ: " حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بندہ غسل جنابت کرتا

ہے، غسل کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اس کا اَجر اس بندہ کو ملتا ہے ،،۔

روایت: ۱۰۶ حضرت سیدہ حوّا علیہا السلام کی دوبارہ جماع کی فرمائش

،، قول امام نخعی رحمہ اللہ : أخرج ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر فی تاریخہ:

،، لمّا خلق اللہ اٰدم علیہ السلام وخلق لہٗ زوجہ ، بعث إلیہ مَلَکًا، و أمرہٗ بالجماع ، ففعل ۔ فلما فرغ :قالت لہٗ حواء علیہا السلام : یآدم ! ھٰذا طیب زدنا منہ ۔ الخ

ترجمہ: ،، جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، پھر ان کی بیوی حضرت سیدہ حواء علیہا السلام کو پیدا کیا، پھر ایک فرشتہ بھیجا ،اُس نے ان کو جماع کا حکم دیا۔ جب وہ جماع کر کے فارغ ہوئے تو حضرت سیدہ حواء علیہا السلام نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے کہا: اے آدم ! یہ تو بڑا مزیدار کام ہے،آو پھر کریں ،،۔

حدیث: ۱۰۷ پسندیدہ چیزیں

،، عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ وحبیب إلی النساء والطیب

،،۔(الوشاح فی فوائد النکاح:ص۴۶)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

،، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔اور مجھے عورتیں اور خوشبو پسند ہے ،،۔

حدیث:۱۰۸ ترک نکاح عبادت نہیں

،، عن عمر رضی اللہ عنه : إنه لیس فی النساء سرف، ولا فی ترکه عبادة ولا زهد ،،۔(الوشاح فی فوائد النکاح:ص۴۶)

ترجمہ: ،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کثرت) شادیاں اسراف نہیں ہیں،اور نہ ہی شادیوں کو ترک کرنا عبادت ہے،اور نہ یہ زھد ہے ،،۔

روایت:۱۰۹ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو قوت جماع زیادہ دی جاتی ہے

،، عن سعید بن مسیب رحمه الله قال: ان النبیین علیهم السلام یفضلون بکثرة الجماع علی الناس ، زید وافی النکاح بفضل نبوتهم ،،۔(الوشاح فی فوائد النکاح للسیوطی)

ترجمہ: ،، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ انبیاء علیہم السلام کو تمام لوگوں پر کثرت جماع سے بھی فوقیت دی گئی ہے۔نبوت کی وجہ سے کثرت نکاح

سے فوقیت دی گئی ہے۔

نوٹ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ انسان جس قدر متقی ہوگا اس قدر اسکی شہوت زیادہ یعنی قوت شہوت زیادہ ہوگی ،،۔

حدیث:۱۱۰ بیوی کا قرب بخشش کا ذریعہ

،، عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان الرجل إذا أتی أھلہ احتساباً لم یتفرقا حتیٰ یغفر اللہ لھما ،،۔(الوشاح فی فوائد النکاح)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بندہ اپنی بیوی کے پاس ثواب کی نیت سے آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے الگ ہونے سے پہلے دونوں کو بخش دیتے ہیں،،۔

حدیث:۱۱۱ نیک اولاد دُعاء کرنے کا سبب ہے

،، عن عمر رضی اللہ عنہ قال : واللہ إنّی لأ کرہ نفسی علی الجماع ، رجاء أن یخرج اللہ منّی نسمۃ تسبّح ،،۔(رواہ بیہقی کذا فی الوشاح للسیوطی رحمہ اللہ)

ترجمہ: ،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم ! کبھی میں اپنے نفس کے خلاف زبردستی جماع کرتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ اِس سے کوئی بچہ

عطاء فرمادے اور وہ میرے لیے دعا کرتا رہے گا ،،۔

حدیث: ۱۱۲ عورتوں کا جہاد

،، عن علی رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : جھاد المرأۃ حسن الشغل لزوجھا ،،۔(الوشاح فی فوائد النکاح)

ترجمہ: ،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ اپنے خاوندوں کو ہر لحاظ سے خوش رکھیں ،،۔

حدیث: ۱۱۳

،، عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قال: أمرنا رسول اللہ (ﷺ) ان نمتشط العمل وأن نختضب الغمس ولا نقحل ایدینا مثل ایدی الرجال ،،۔(طیوریات: ج ۳:ص ۸۲۱:رقم الحدیث ۷۳۱)

ترجمہ: ،، حضرت سیدہ کائنات امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ کنگھی اور مہندی کا اہتمام کریں، ہمارے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں کی طرح نہیں ہونے چاہئیں ،،۔

حدیث: ۱۱۴

،، قال رسول اللہ (ﷺ): مسکینۃ ، مسکنیۃ، مسکنیۃ ۔ امرأۃ لیس لھا زوج ،،۔(طیوریات: ج ۲:ص ۵۵۳)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت مسکینہ ہے، مسکینہ ہے، مسکینہ ہے، جس کا خاوند نہ ہو ،،۔

حدیث:۱۱۵

،، قال رسول اللہ (ﷺ): من مات عَزَبًا حُشِرَ یوم القیٰمة شیطانا ۔ فان التزوج من سنة الأنبیاء علیهم السلام ،،۔
(طیوریات)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بغیر بیوی کے مر گیا، اس کا حشر قیامت کے دن شیطان کے ساتھ ہوگا، کیونکہ نکاح کرنا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے ،،۔

حدیث:۱۱۶

،، قال رسول اللہ (ﷺ): مسکین، مسکین، مسکین، رجل لیس له امرأة، وان العبد اذا تزوج اَحَبَّتهُ الملائکة ،،۔
(روایت ۴۷۰/ فی اسنادہٖ مجاهیل: ج ۲:ص ۵۵۳:طیوریات)

ترجمہ: ،، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مسکین ہے، مسکین ہے، مسکین ہے، جس کی بیوی نہ ہو۔ کیونکہ جب بندہ نکاح کرتا ہے تو فرشتے اُس سے محبت کرتے ہیں ،،۔

محدث ابن المبارک رحمہ اللہ کا فرمان

بعض علماء سے کسی بزرگ نے ذکر کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ہر عمل میں سے کچھ حصہ دیا ہے، یہاں تک کہ حج اور جہاد وغیرہ کا ذکر کیا۔

عالم نے فرمایا کہ: تم کو اَبدال کا عمل تو ملا ہی نہیں۔

اُس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

فرمایا کہ: حلال کمانا اور عیال پر خرچ کرنا۔

اور ابن مبارک رحمہ اللہ جس وقت کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ جہاد میں تھے فرمانے لگے کہ:

تم کو وہ عمل معلوم ہے جو ہمارے اس جہاد سے افضل ہے؟

انہوں نے کہا کہ ہم کو معلوم نہیں۔

فرمایا کہ میں جانتا ہوں۔

انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

فرمایا کہ:

جو شخص عیال دار ہو اور کسی سے کچھ نہ چاہتا ہو۔ اور رات کو اٹھ کر اپنے بچوں کو کھلا ہوا دیکھے اور ان کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ دے۔ تو اس کا عمل ہمارے اس جہاد سے افضل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من حسنت صلاتہٗ و کثر عیالہٗ وقل مالہٗ ولم یغتب

المسلمین کان معی فی الجنۃ ''۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے:

'' ان اللہ یحب الفقیر المتعفف ابا العیال ''

حدیث میں ہے کہ بندہ کے جب گناہ بہت ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو عیال کی فکر میں مبتلاء کردیتا ہے تاکہ ان کو اس پر سے دور فرمادے۔

بعض اکابر سلف رحمہم اللہ نے فرمایا کہ گناہوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ بجز عیال کی فکر کے اور کچھ نہیں۔

اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کو سوائے فکر طلب معیشت کے اور کوئی چیز دور نہیں کرتی۔

اور فرمایا:

'' من کان لہٗ ثلاث بنات فانفق علیھن واحسن الیھن حتیٰ یغنیھن اللہ عنہ اوجب اللہ لہ الجنۃ الا ان یعمل لا یغفر لہٗ ''

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص عورت سے نکاح اس کے مال و جمال کے واسطے کرتا ہے تو وہ اس کے مال و جمال سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور جو کوئی اس کی دینداری کی جہت سے نکاح کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا مال و جمال دونوں عنایت فرماتا ہے۔

نیز ارشاد فرمایا کہ عورت سے بوجہ خوبصورتی کے نکاح مت کر کہ شاید اس کی خوبصورتی اس کو تباہ کردے۔ اور نہ مال کے لحاظ سے اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہیے

کہ شاید اس کا مال اس کو سرکش کر دے۔ بلکہ نکاح عورت کے ساتھ اس کی دیانت کے لحاظ سے کرنا چاہیے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیانت پر اس وجہ سے زیادہ ترغیب فرمائی کہ متدین عورت دین کی مددگار رہوتی ہے اور جس صورت میں کہ متدین نہ ہوگی تو شوہر کو بھی دین سے روکے گی اور اس کی پریشان کا باعث ہوگا۔ (احیاء علوم الدین)

چند حکایات

حکایت اوّل: اَہم عمل

کہتے ہیں کہ کوئی عابد اپنی بیوی کے ساتھ بہت سلوک سے رہتا، یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پھر لوگوں نے ان سے نکاح کرنے کو کہا۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا کہ ایک ہی میرے دل کی راحت اور جمیعت کے لئے بس ہے۔

پھر چند روز کے بعد کہا کہ میں نے اس عورت کو مرنے کے ایک ہفتہ بعد خواب میں دیکھا کہ گویا آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ آدمی اترتے ہیں، اور ایک دوسرے کے پیچھے ہوا میں چلے جاتے ہیں۔ اور جب ایک میرے پاس اترتا ہے، مجھ کو دیکھ کر اپنے پیچھے والے کو کہتا ہے کہ منحوس یہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہاں۔

اسی طرح تیسرا چوتھے سے کہتا ہے۔ اور وہ ہاں کہتا ہے۔ اور میں ڈر کے مارے یہ اَمر اُن سے پوچھ نہیں سکتا یہاں تک کہ سب کے بعد ایک لڑکا میرے پاس سے گزرا۔ میں نے اس سے کہا کہ میاں وہ بدبخت کون ہے جس کی طرف تم اشارہ کرتے ہو؟

اس نے کہا: وہ تم ہو۔

میں نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس نے کہا:

ہم تیرے اعمال کو ان لوگوں کے اعمال کے ساتھ اوپر لے جاتے تھے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ مگر ایک ہفتہ سے ہم کو حکم ہوا کہ تیرے اعمال اِن لوگوں کے اعمال میں مندرج کریں جو عمداً جہاد سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ ہم کو نہیں معلوم کہ تو نے کیا نئی حرکت کی ہے کہ جس کے باعث یہ حکم ہوا ہے؟۔

پھر اُس عابد نے اپنے یاروں سے کہا کہ میرا نکاح کردو اور عمر بھر دو یا تین بیویاں ہمیشہ رکھیں۔

حکایت ثانی: ایک زاہد کا واقعہ

پہلی اُمتوں میں سے ایک عابد عبادت میں اپنے اَقران و ہم عصروں پر فائق تھا۔ اس کا ذکر اسی وقت کے ایک پیغمبر علیہ السلام کے سامنے ہوا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص خوب تھا بشرطیکہ ایک سنت کو نہ چھوڑتا۔ عابد نے جب پیغمبر علیہ السلام کا یہ ارشاد سنا تو رنجیدہ ہوا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ میں کون سی سنت کا تارک ہوں؟۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ: تو نکاح کا تارک ہے۔

عابد نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا ہے مگر مفلس ہوں اور اپنا خرچ لوگوں پر رکھتا ہوں، اس وجہ سے کوئی اپنی لڑکی مجھے نہیں دیتا۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ تجھ کو میں اپنی لڑکی دیتا ہوں۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے اس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت رابع: حصول ولایت کا طریقہ

فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنا نکاح کرے یا دوسرے کا نکاح کر دے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت خامس: حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا فرمان

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جماع کی حاجت ایسی ہے جیسی غذا کی۔ غرضیکہ واقع میں بیوی غذا اور دل کی طہارت کا سبب ہے۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت سادس: عورت کا کوئی عوض نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ کو ایمان کے بعد کوئی چیز نیک بخت عورت سے بہتر نہیں مرحمت ہوئی۔ اور عورتوں میں بعض ایسی غنیمت ہوتی ہیں کہ کوئی عطاء ان کا عوض نہیں ہو سکتی۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت سابع: غیر شادی شدہ، شادی شدہ کے درجات کو نہیں پہنچ سکتا

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت بشر رحمہ اللہ کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟

فرمایا کہ:

جنت میں میرے مراتب بلند ہونے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مقامات تک مجھ کو دکھا دیئے مگر نکاح والوں کے درجہ کو نہیں پہنچا۔

اور ایک روایت ہے کہ ہے حضرت بشر رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا کہ مجھ کو ارشاد ہوا کہ ہم کو یہ پسند نہ تھا کہ تو ہمارے سائے مجرد آوے گا۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت ثامن: شادی شدہ کا اجر

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمادے گا جتنا حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا فرمایا۔

اور جو عورت اپنے خاوند کی بد مزاجی پر صبر کرے گی، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ثواب دے گا جیسا کہ حضرت سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا (فرعون) کی بیوی کو ملا۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت تاسع: شادی نجات کا ذریعہ

حکایت ہے کہ کسی نیک بخت سے لوگ نکاح کرنے کو کہا کرتے تھے۔ اور وہ بزرگ کچھ دنوں انکار کرتے رہے۔ ایک روز جو سو کر اٹھے تو کہنے لگے کہ میرا نکاح کردو۔ لوگوں نے ان کا نکاح کر دیا۔

اور وجہ پوچھی کہ اَب کس لیے خواہاں نکاح کے ہوئے؟۔

فرمایا کہ: شاید اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا دیویں اور صغر سنی میں اس کو دفات دیوے۔ تو آخرت میں میرے کام آوے۔

پھر کہا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا قیامت برپا ہے اور تمام خلق کے ساتھ میں بھی قیامت کے میدان میں کھڑا ہوں اور میرا پیاس کے مارے لبوں پر دم آرہا ہے۔ اور اسی طرح مخلوق بھی سخت تشنگی اور کرب میں گرفتار ہے۔ پھر دیکھتا ہوں کہ کچھ بچے صفوں کو چیرتے پھرتے ہیں، ان کے سر پر نور کے رومال ہیں، اور ہاتھوں میں چاندی کی چھاگل اور سونے کے آبخورے لیے ایک ایک کو پانی پلاتے ہیں اور اندر گھسے جاتے ہیں، اور بہتوں کو چھوڑتے بھی جاتے ہیں۔

میں نے اپنا ہاتھ ان میں سے ایک لڑکے کی طرف پھیلایا اور کہا: میرا پیاس کے مارے برا حال ہے مجھ کو پانی پلا۔ اس نے کہا کہ ہم مسلمانوں کے لڑکے ہیں جو صغرسنی میں مر گئے تھے، اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں:

{ وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ }

ایک معنیٰ یہ بھی کرتے ہیں کہ اس سے مراد بچوں کا آخرت میں بھیجنا ہے۔ غرض کہ ان چاروں وجہوں سے معلوم ہوا کہ نکاح کی فضیلت زیادہ تر اسی جہت سے ہے۔ (احیاء علوم الدین)

حکایت عاشر: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں نکاح کی اہمیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے سات دن کے بعد نکاح کرلیا تھا۔ (احیاء علوم الدین)

باب رابع:

کثرت اَزواج

اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی، تعداد اَزواج

(۱) حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام سو (۱۰۰) بیویاں

(۲) حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام پندرہ سو (۱۵۰۰) بیویاں

(۳) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تین (۳) بیویاں

(۴) حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام دو (۲) بیویاں

(۵) حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام چار (۴) بیویاں

(۶) حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام چار (۴) بیویاں

فصل اوّل:

اَزواج الانبیاء

علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۱)..... حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام:

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی ایک سو(۱۰۰) بیویاں تھیں۔

(۲)..... حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام:

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی شادیوں کے بارے میں روایات مختلف ہیں:

قول اوّل:

ابن جریر رحمہ اللہ کی روایت میں تین سو (۳۰۰) بیویاں ، اور سات سو(۷۰۰) باندیوں کا ذکر ہے۔(کما فی الوشاح ، وذکر السیوطی فی الدر ،وعزاہ الحاکم فی المستدرك)

قول ثانی:

ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے:

،، لاطوفن اللیلة علی الف إمرأة، فطاف علیھن ،،

،، ایک روایت میں ہے، ایک رات میں اپنی ہزار (۱۰۰۰) بیویوں سے جماع کیا ،،۔

قول ثالث:

بعض روایات میں تیرہ سو (۱۳۰۰) بیویوں کا ذکر ہے جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی البرنی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر: انوار البیان : ج ۲: ص ۲۷۲ پر لکھا ہے، اور ،، **معالم التنزیل** ،، کا حوالہ دیا ہے۔

قول رابع:

بعض روایات میں (۱۵۰۰) پندرہ سو بیویوں کا ذکر ہے، جیسا کہ ،، صاحبِ البرکة فی الحرکة ،، نے لکھا ہے۔

(۳)..... حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام:

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تین (۳) بیویاں تھیں۔

(۴)..... حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام:

حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی چار (۴) بیویاں تھیں۔

(۵)..... حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام:

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی دو (۲) بیویاں تھیں۔

(۶)..... حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام:

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی چار (۴) بیویاں تھیں۔

(۷)..... ابن حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام:

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے بیٹے کی اٹھارہ (۱۸) بیویاں اور ساٹھ (۶۰) باندیاں تھیں۔ (ایک سے زائد نکاح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ص ۱۸۱ مرتب: حافظ اسحاق صاحب)

فصل ثانی:

سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کا ذکر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج محترمات رضی اللہ عنہن اجمعین کی تعداد میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں۔ یہاں ہم مشہور وغیر مشہور تمام اقوال نقل کریں گے۔

(۱) حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

(۲) حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۴) حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

(۵) حضرت سیدہ زینب (ام المساکین) رضی اللہ عنہا

(۶) حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(۷) حضرت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

(۸) حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

(۹) حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

(۱۰) حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

(۱۱) حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

(۱۲) حضرت سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا

(۱۳) حضرت سیدہ فاطمہ بنت ضحاک

(۱۴) حضرت سیدہ اسماء بنت النعمان

(۱۵) حضرت سیدہ کلابیہ رضی اللہ عنہا (ان کا نام عمرۃ بنت زید یا عالیہ بنت ظبیان)

(۱۶) حضرت سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا بنت قیس

(۱۷) حضرت سیدہ ملیکۃ بنت کعب لیثی رضی اللہ عنہا

(۱۸) حضرت سیدہ اسماء بنت صلت السلمیہ رضی اللہ عنہا

(۱۹) حضرت سیدہ اُم شریک ازدیہ رضی اللہ عنہا (ان کا نام غزیۃ تھا)

(۲۰) حضرت سیدہ خولہ بنت ہذیل تغلبیۃ رضی اللہ عنہا

(۲۱) حضرت سیدہ شراف بنت خالد رضی اللہ عنہا (یہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں)

(۲۲) حضرت سیدہ لیلیٰ بنت الحطیم رضی اللہ عنہا

(۲۳) حضرت سیدہ عمرۃ بنت معاویۃ کندیہ رضی اللہ عنہا

(۲۴) حضرت سیدہ جندعبیۃ بنت جندب رضی اللہ عنہا

(۲۵) حضرت سیدہ غفاریہ رضی اللہ عنہا (نام سنا بھی لکھا ہے)

(۲۶) حضرت سیدہ ھند بنت یزید رضی اللہ عنہا

(۲۷) حضرت سیدہ صفیہ بنت بشامۃ رضی اللہ عنہا

(۲۸) حضرت سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا (نام فاختۃ تھا بنت ابو طالب)

(۲۹) حضرت سیدہ ضباعۃ بنت عامر رضی اللہ عنہا

(۳۰) حضرت سیدہ حمزۃ بنت عون مُزنی رضی اللہ عنہا

(۳۱) حضرت سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ عنہا

(۳۲) حضرت سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا بنت حمزہ بن عبد المطلب

(۳۳) حضرت سیدہ عزۃ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابی سفیان رضی اللہ عنہا بن حرب

(۳۴) حضرت سیدہ عربیہ عورت رضی اللہ عنہا (ان کا نام معلوم نہ ہوسکا)

(۳۵) حضرت سیدہ دُرَّۃ بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(۳۶) حضرت سیدہ اُمیمۃ (رضی اللہ عنہا) بنت نعمان بن شراحیل رضی اللہ عنہ

(۳۷) حضرت سیدہ حلبیۃ (رضی اللہ عنہا) بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہ

(۳۸) حضرت سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت حضرت شریح رضی اللہ عنہ

(۳۹) حضرت سیدہ عالیہ (رضی اللہ عنہا) بنت حضرت ظبیان رضی اللہ عنہ

یہ تمام نام علامہ عینی رحمہ اللہ کی عمدۃ القاری اور علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے ذکر کیے ہیں، اور ایک نام تہذیب میں ہے۔

(۴۰) حضرت سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت حکیم رضی اللہ عنہ۔ (بحوالہ انوار الباری علامہ احمد رضا بجنوری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے)

ان ازواج میں وہ سب شامل ہیں جن سے نکاح ہوا، یا طلاق ہوئی، یا رخصتی سے قبل وفات پائی، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کا پیغام بھجوایا، یا خود اُن عورتوں نے نکاح کرنے کا اظہار کیا، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارادہ فرما کر ترک کر دیا۔ ان شاء اللہ ان کے تفصیلی حالات ہم (مختصر سیرت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن میں نقل کریں گے)۔

فصل ثالث:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ازواج کا ذکر

(۱).....خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق

(رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باتفاق اہل سنت والجماعت حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سارے انسانوں سے افضل ہیں، اورعشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ان کی شادیوں کی تعداد کے بارے میں اقوال مختلف ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وہ ازواج جن سے اولاد ہوئی، ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت سیدہ قتیلہ یا قتلہ رضی اللہ عنہا، ان سے دو (۲) بچے پیدا ہوئے۔

(۲) حضرت سیدہ اُم رومان رضی اللہ عنہا، ان سے بھی دو (۲) بچے پیدا ہوئے

(۳) حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا، ان سے صرف ایک لڑکا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔

(۴) حضرت سیدہ حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ عنہا، ان سے ایک بیٹی پیدا ہوئیں۔

نوٹ:

باندیاں ان کے علاوہ ہیں۔

(۲).....خلیفہ ثانی حضرت سیدنا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مختلف اوقات میں کئی شادیاں کیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

(۱) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اُخت حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت سیدہ قریبہ بنت امیہ المخز ومی رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت سیدہ ملیکہ بنت جرول رضی اللہ عنہا

(۴) حضرت سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا

(۵) حضرت سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا (یہ ان کے علاوہ ہیں)

(۶) حضرت سیدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ، دختر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

بعض حضرات نے آٹھ (۸) شادیوں کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ:

یہ تعداد باندیوں کے علاوہ ہے۔

(۳)..... خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان بن عفان

ذوالنورین (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داما دِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو اُمت مسلمہ کے تیسرے خلیفہ تھے، نے بھی بہت سارے نکاح کیے۔ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

(۱) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۳) حضرت سیدہ فاختہ بنت غزوان رضی اللہ عنہا

(۴) حضرت سیدہ اُم عمرو بنت جندب رضی اللہ عنہا

(۵) حضرت سیدہ فاطمہ بنت ولید رضی اللہ عنہا

(۶) حضرت سیدہ اُم البنین بنت عتیہ رضی اللہ عنہا

(۷) حضرت سیدہ رملہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا

(۸) حضرت سیدہ نائلہ بنت الفرافصہ رضی اللہ عنہا

نوٹ:

یہ تعداد باندیوں کے علاوہ ہے۔

(۴)....خلیفہ رابع حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

(کرم اللہ وجہہ) کی بیویاں:

اُمت مسلمہ کے چوتھے اور آخری خلیفہ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی مختلف شادیاں کیں۔ یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

(۱) سیدہ جنت اُم حسنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲) حضرت سیدہ اُم البنین بنت حزام رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت سیدہ لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ عنہا

(۴) حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

(۵) حضرت سیدہ اُم حبیبہ بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا [یہ اُم ولد تھیں]

(۶) حضرت سیدہ امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا

(۷) حضرت سیدہ خولہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا

(۸) حضرت سیدہ اُم سعید بنت عروہ رضی اللہ عنہا

(۹) حضرت سیدہ محیاۃ بنت اِمرأالقیس رضی اللہ عنہا

وفات کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار [۴] بیویاں اور [۱۹] باندیاں تھیں۔

نوٹ: بیویوں کی یہ تعداد باندیوں کے علاوہ ہیں، ان کے علاوہ باندیوں سے بھی اولاد ہوئی ہے۔

(۵)..... سِبطِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کی بیویاں:

حضرت سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جنت کا پھول کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو،، سید اشباب اھل الجنۃ ،، جنت کا سردار بتلایا۔

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کثرت سے شادیاں کی ہیں۔ اس میں اقوال مختلف ہیں۔

قول اوّل: ستر [۷۰]۔(البدایۃ والنہایۃ، اعلام النبلاء)

قول ثانی: سات سو[۷۰۰]۔(ایضاً)

قول ثالث: ایک ہزار [۱۰۰۰] ۔(ایضاً)۔(کما فی فتویٰ جامعہ بنوریہ ۱۴۳۲ھ)

قول رابع: نوے[۹۰]۔(کمافی سیر الصحابہ: ج ۴)

نوٹ:

ان میں زیادہ تر تعداد باندیوں کی ہے، اکثر لوگ انہیں بھی نکاح میں شامل کر دیتے ہیں، باقی باندیوں کے رکھنے کی کوئی تعداد شریعت میں مقرر نہیں۔

(٦)..... سبطِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسین بن علی (رضی اللہ عنہما) کی بیویاں:

حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بھی نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، انکے لیے وہ سارے فضائل ومناقب ہیں جو حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لیے ہیں، حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے بھی کئی شادیاں کی ہیں۔

(۱) حضرت سیدہ لیلیٰ

(۲) حضرت سیدہ حباب

(۳) حضرت سیدہ صرار

(۴) حضرت سیدہ غزالہ

(۵) حضرت سیدہ شہربانو [اہل علم اس پر اعتماد نہیں کرتے]

نوٹ:

باندیاں انکے علاوہ ہیں جنکی کوئی تعداد شریعت میں متعین نہیں ہے۔

(۷)..... حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کی

بیویاں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی بھی بہت ساری شادیاں تھیں جن کی تعداد ہمیں معلوم نہ ہوسکی۔ (سیر الصحابہ: ج ۴: ص ۲۸۰)

(۸)..... حضرت حارث بن نوفل (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ، وفات کے وقت ان کی بیویوں میں:

(۱) حضرت سیدہ رملہ

(۲) حضرت سیدہ اُم زبیر

(۳) حضرت سیدہ ریطہ

(۴) حضرت سیدہ اُم حارثہ موجود تھیں، بقیہ کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا۔

(۹)..... حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب

(رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔ غزوہ حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے کی لگام تھامے آگے بڑھ رہے۔ انہوں نے کئی شادیاں کی ہیں۔ کل تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

(۱) حضرت سیدہ جمانہ

(۲) حضرت سیدہ نغمہ

(۳) حضرت سیدہ اُم عمرو

(۴) (۲) اُم ولد بھی تھیں۔(سیر الصحابہ)

(۱۰).....حضرت انس (رضی اللہ عنہ) [خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کی بیویاں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمِ خاص تھے، دس سال تک خادم رہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء کا یہ اثر ہوا کہ مال، اولاد، عمر سب سے برکت ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اَسی [۸۰] لڑکے اور صرف [۲] دو بیٹیاں تھیں۔ ان سے ان کی کثرت ازواج کا اندازہ کرلیا جائے۔

(۱۱).....حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، آپ عبادت گزار بزرگ تھے۔ ان کی دو بیویوں کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) حضرت سیدہ اُم درداء کبریٰ رضی اللہ عنہا، یہ صحابیہ تھیں۔

(۲) حضرت سیدہ اُم درداء صغریٰ، یہ صحابیہ نہ تھیں۔ (سیر الصحابہ: ج ۲: ص ۱۷۰)

(۱۲)..... حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی دو بیویوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

(۱) حضرت سیدہ زینب بنت کعب بن عجزہ

(۲) حضرت سیدہ اُم عبداللہ بنت عبداللہ

(۱۳)..... حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) کی

شادیاں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دو شادیوں کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) حضرت سیدہ سھلۃ بنت مسعود

(۲) حضرت سیدہ حارث بنت محمد بن مسلمہ بن سلمہ

(۱۴)..... حضرت عمرو بن حزم (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ان کی صرف دو بیویوں کے نام مل سکے۔

(۱) حضرت سیدہ عمرہ بنت عبداللہ بن حارث غسانی

(۲) حضرت سیدہ سودہ بنت حارثہ

(۱۵)..... حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے ہیں، ان کی کل بیویاں کتنی تھیں معلوم نہ ہوسکا، لیکن اتنا معلوم ہوا کہ ان کی دو [۲] بیویاں طاعون عمواس کے زمانہ میں اکٹھی فوت ہوگئی تھیں۔

(۱۶)..... (از کاء عرب) حضرت مغیرہ بن شعبہ

(رضی اللہ عنہ) کی ازواج:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔

سنن کبریٰ للبیہقی میں ہے:

،، لقد تزوجت سبعين أو بضعاً و سبعين امر أة ،،

فرمایا: ،، میں نے ستر یا ستر سے بھی زیادہ شادیاں کیں ہیں ،،۔

تاریخ دمشق میں ہے:

،، ان المغيرة أحصن ثمانين امر أة ،،

،، اَسی (۸۰) عورتوں سے شادی کی ،،۔

نوٹ:

باندیاں ان کے علاوہ تھیں۔

(۱۷)..... حضرت سعد بن مالک (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ [۱۰] باندیوں سے ایک ہی رات میں ملے (جماع کیا) بیویاں انکے علاوہ تھیں۔ (الوشاح فی فوائد النکاح)

(۱۸)..... حضرت غیلان بن سلمہ (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی دس [۱۰] بیویوں کا ذکر جامع ترمذی: ج ا:ص ۳۴۳) پر موجود ہے۔

(۱۹)..... حضرت قیس بن حارث (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ کی [۸] بیویوں کا ذکر سنن ابن ماجہ: ص ۱۴ پر موجود ہے۔

(۲۰)..... حضرت زبیر بن العوام (رضی اللہ عنہ) کی

بیویاں:

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ وفات کے

وقت چار بیویاں موجود تھیں، اس سے قبل کتنے نکاح کئے معلوم نہ ہو سکے۔(باب برکۃ الغازی للبخاری)

(۲۱)..... حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (سیف اللہ) جن کا لقب ہے۔ انکی شادیوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکی، لیکن اتنا ضرور ہے ان کے اکتالیس (۴۱) بیٹے جہاد میں شہید ہوئے، اس سے شادیاں کا اندازہ خود لگالیں۔(ایک سے زائد نکاح سنت نبوی ہے: ص ۱۷۰: مرتب حافظ محمد اسحاق، تالیفات اشرفیہ)

(۲۲)..... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت کی صرف [۱۴] بیویوں کے نام مل سکے:

(۱) حضرت سیدہ کلثوم بنت عتبہ بن ربیعہ

(۲) حضرت سیدہ تماضر بنت الاصبغ

(۳) حضرت سیدہ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط

(۴) حضرت سیدہ سھلہ بنت عاصم

(۵) حضرت سیدہ بحریہ بنت ہانی

(۶) حضرت سیدہ سہل بنت سہلہ

(۷) حضرت سیدہ ام حکیم بنت قارظ

(۸) حضرت سیدہ بنت ابی الخشخاش

(۹) حضرت سیدہ اسماء بنت سلامہ

(۱۰) حضرت سیدہ اُم حریث

(۱۱) حضرت سیدہ مجد بنت یزید

(۱۲) حضرت سیدہ غزال بنت کسریٰ

(۱۳) حضرت سیدہ زینب بنت الصباح

(۱۴) حضرت سیدہ ہادیہ بنت غیلان

(استیعاب: ج ۲: ص ۴۰۲)

(۲۳)..... حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیویاں:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں۔ان کی چار بیویوں کے نام ملے ہیں۔

لطیفہ یہ ہے کہ چاروں کی چاروں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالیاں تھیں۔

،، قال ابن حجر (رحمہ اللہ) من لطائف المصاھرات ،،

(۱) حضرت سیدہ ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، اُخت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین)

(۲) حضرت سیدہ حمنہ بنت جحش، اُخت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (ام

المؤمنین)

(۳) حضرت سیدہ فارعہ بنت ابی سفیان، اُخت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین)

(۴) حضرت سیدہ رقیہ بنت ابی امیہ، اُخت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین)

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ج ۵: ص ۴۲۲)

فصل رابع:

اُن صحابیات (رضی اللہ عنہن) کا ذکر جنہوں نے ایک سے زائد شادیاں کیں

(۱).....حضرت سیدہ عاتکہ بنت زید (رضی اللہ عنہا) بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ:

نکاحِ اوّل:

حضرت زید رضی اللہ عنہ ابن خطاب سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ رابع:

حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ خامس:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ہوا۔

انکے یہ پانچوں خاوند شہید ہوئے ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کو راہ گزرتے دیکھ کر فرمایا کرتے: ،، جس نے شہید ہونا ہے وہ عاتکہ سے شادی کر لے ،،۔

(۲).....حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہوا، جب وہ غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے (اس وقت اُنکی چار بیویاں) تھیں۔

نکاحِ ثانی:

حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا ہے۔

(۳)..... اُم المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ

(رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

اُم المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے پہلا نکاح، عتیق بن عائذ سے کیا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، ابو ہالہ سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح تاج دار ختم نبوت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

(۴)..... اُم المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ بنت حارث

(رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

اُم المؤمنین حضرت سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابورحم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرے خاوند کا نام معلوم نہ ہوسکا (بعض نے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دو نکاح تھے۔ (فضائل اعمال: ص ۱۵۶)

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح سید الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔

(۵).....اُم المؤمنین حضرت سیدہ صفیہ بنت حُیّی

(رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، سَلاَّم بن مشکم سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، کنانہ بن اَبی حُقَیق سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح، امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔

(۶).....اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ بنت حضرت ابوسفیان (رضی اللہ عنہما):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ہوا۔

(۷)..... اُم المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ بنت خلیفہ

ثانی حضرت عمر (رضی اللہ عنہما):

نکاحِ اوّل:

حضرت خُنَیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوا۔

(۸).....اُم المؤمنین حضرت سیدہ سودہ (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، ابنِ عم، سکران بن عمرو سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

(۹).....اُم المؤمنین حضرت سیدہ زینب بنت خذیمہ

(رضی اللہ عنہا) اُم المساکین:

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، طفیل بن حارث سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، عبیدہ بن حارث سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

(۱۰)۔۔۔۔۔اُم المؤمنین حضرت سیدہ اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، ابن عم، ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالاسد) سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، صاحب المعراج والبراق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

(۱۱)......اُم المؤمنین حضرت سیدہ زینب بنت جحش

(رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح ، حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا ، جو آسمانوں پر خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔ (پارہ:۲۲)

(۱۲).....اُم المؤمنین حضرت سیدہ جویریہ بنت حارث (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، مُسافع بن صفوان سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضورانور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

(۱۳)..... حضرت سیدہ رُقیہ (رضی اللہ عنہا) بنت سید نا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، ابن ابولہب عُتُبہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۱۴)..... حضرت سیدہ اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا) بنت

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، ابن ابولہب، عُتَیُبَہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نوٹ:

حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح اُس وقت ہوا جب آپ کی بہن حضرت سیدہ رُقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی۔ وفات کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے آپ کا نکاح ہوا۔

(۱۵)..... حضرت سیدہ صفیہ (رضی اللہ عنہا) عمّۃ (پھوپھی)

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

نکاحِ اوّل:

نام معلوم نہ ہوا۔

نکاحِ ثانی:

نام معلوم نہ ہوا۔

(۱۶)..... حضرت سیدہ اُم اَیمن (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، عبید بن زید سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۱۷)..... حضرت سیدہ اُم کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنہا):

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی تھیں۔

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت عون بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ رابع:

چوتھا نکاح ، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آخری تینوں اشخاص (۱) حضرت عون رضی اللہ عنہ (۲) حضرت محمد رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سگے بھائی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سگے بھتیجے اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔

(۱۸)..... حضرت سیدہ اُمِ کلثوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے۔

نکاحِ رابع:

چوتھا نکاح، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۱۹)..... حضرت سیدہ اُم حکیم (رضی اللہ عنہا):

حضرت اُم حکیم رضی اللہ عنہا کی [۲] شادیاں ہوئیں۔

(۲۰)..... حضرت سیدہ خنساء (رضی اللہ عنہا):

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی [۲] شادیاں ہوئیں۔

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، رواحہ بن عبدالعزیز سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، مرداس بن ابو عامر سے ہوا۔

(۲۱)..... حضرت سیدہ اُم حرام (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، عمرو بن قیس سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۲۲)..... حضرت سیدہ ھند (ہندہ) (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، فاکھہ بن مغیرہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۲۳)..... حضرۃ سیدہ خولہ بنت حکیم (رضی اللہ عنہا):

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں تھیں۔

(۲۴)..... حضرت سیدہ حَمنہ بنت جحش (رضی اللہ عنہا):

حضرت سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی [۲] دوشادیاں ہوئیں۔

(۲۵)..... حضرت سیدہ اُمامہ (رضی اللہ عنہا) (نواسی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

حضرت سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا (نواسی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی [۲] دوشادیاں ہوئیں۔

(۲۶)..... حضرت سیدہ اُمِ رُومان (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، عبداللہ بن سنجرہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۲۷)..... حضرت سیدہ اُمِ سلیم (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، مالک بن نضر سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، ابوطلحہ سے ہوا۔

(۲۸)..... حضرت سیدہ اُمِ عمارہ (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، زید بن عاصم سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، عربہ بن عمرو سے ہوا۔

(۲۹).....حضرت سیدہ فاطمہ بنت قیس (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، ابوعمرو بن حفص بن مُغیرہ سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۳۰).....حضرت سیدہ اُم سلمہ بن عبد الرحمٰن بن سہیل الھلالیہ (رضی اللہ عنہا):

نکاحِ اوّل:

پہلا نکاح، حجاج بن یوسف سے ہوا۔

نکاحِ ثانی:

دوسرا نکاح، ولید بن عبدالملک سے ہوا۔

نکاحِ ثالث:

تیسرا نکاح، سلیمان بن عبدالملک سے ہوا۔

بابِ خامس:

علماء وغیر علماء جنہوں نے کثرت سے نکاح کیے

نکاح ایک عبادت ہے، نکاح عیاشی نہیں، بے علم لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ نکاح عیاشی ہے یہ تصور غلط ہے۔ اگر یہ تصور صحیح ہوتا تو سب صالح اور متقی حضرات جیسے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، صحابیات عظام رضی اللہ عنہن اجمعین، صالحین اُمت زیادہ نکاح نہ کرتے، بلکہ نکاح ہی نہ کرتے۔

اس لیے کہ اگر کوئی شخص خیالاً یا عملاً گناہ اور زناء سے بچنا چاہتا ہے تو اس کو کثرت سے نکاح کرنے ہوں گے، اور کوئی دوسری صورت گناہ سے بچنے کی نہیں ہے۔

(۱) امام مسجد نبوی فضیلۃ الشیخ علی عبد الرحمٰن الحذیفی حفظہ اللہ کی [۴] شادیاں اور [۳۶] چھتیس بچے ہیں۔

(۲) امام حرم فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن السدیس حفظہ اللہ نے دو سے زائد شادیاں کیں۔

(۳) ولی کامل، مجدد وقت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ

نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۴) حضرت مولانا جعفر تھانیسری صاحب رحمہ اللہ نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۵) اکابرین میں حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ نے [۲] دو نکاح کیے۔

(۶) حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب رحمہ اللہ (لندن) نے [۲] دو نکاح کیے۔

(۷) حضرت مولانا عبد القادر آزاد رحمہ اللہ (خطیب بادشاہی مسجد) نے [۲] دو نکاح کیے۔

(۸) حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب (لاہور) نے [۲] دو نکاح کیے۔

(۹) حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب رحمہ اللہ (خیر المدارس) نے [۳] تین نکاح کیے۔

(۱۰) حضرت مولانا محمد شریف جالندھری صاحب رحمہ اللہ (خیر المدارس) نے [۳] تین نکاح کیے۔

(۱۱) حضرت مولانا محمد ازہر صاحب (خیر المدارس) نے [۳] تین نکاح کیے۔

(۱۲) حضرت مولانا منظور احمد صاحب (خیر المدارس) نے [۲] نکاح کیے۔

(۱۳) حضرت مولانا کریم بخش صاحب (عمر بن خطاب) نے [۲] دو نکاح کیے۔

(۱۴) حافظ محمد اسحاق صاحب (تالیفات اشرفیہ، ملتان) نے [۲۰] بیس نکاح کیے۔

(١٥) شیخ الحدیث و بانی جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، تلمیذ حضرت علامہ حافظ الدنیا محمد انور شاہ کشمیری صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے [٢] دو شادیاں کیں۔

(١٦) حضرت مولانا سید مفتی عبد القوی صاحب نے [١٠٠] سو سے زائد نکاح کیے۔

(١٧) امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ نے [٢] دو شادیاں کیں۔

(١٨) حافظ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحب رحمہ اللہ (خانپور) امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان نے [٢] دو شادیاں کیں۔

(١٩) ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان، وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ نے [٢] دو شادیاں کیں۔

(٢٠) حضرت مولانا محمد انوری لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ تلمیذ علامہ کشمیری رحمہ اللہ و خلیفہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے [٢] دو شادیاں کیں۔

(٢١) فاضل دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ (ترنڈہ محمد پناہ) نے [٥] پانچ شادیاں کیں تھیں۔

(٢٢) حضرت مولانا محمد سلیم صاحب (خلیفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ) والد گرامی حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ (جامعۃ الرشید کراچی) نے [٣] تین شادیاں کیں۔

(٢٣) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب والد گرامی حضرت مولانا محمد شریف اللہ

صاحب رحمہا اللہ نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۲۴) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شریف اللہ صاحب رحمہ اللہ (جامعہ تفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان) سات یا آٹھ [۷،۸] شادیاں کیں۔

(۲۵) شاہ سوار سلوک ،سجادہ نشین حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری رحمہ اللہ نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۲۶) ولی کامل، میرے پیر و مرشد، حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب دین پوری نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۲۷) حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ (امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۲۸) حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے [۲۶] ،بعض کے نزدیک اس سے زیادہ نکاح کیے۔

(۲۹) مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی عبد الواحد قریشی صاحب نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۳۰) متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب نے [۴] ،میرے علم میں چار شادیاں ہیں۔

(۳۱) حضرت مولانا عبد الغفور اشرفی صاحب (کراچی) نے [۱۸] نکاح کیے۔

(۳۲) حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ بن مولانا عبد العزیز بن مولانا حبیب اللہ صاحب نے بیس سے زائد نکاح کیے۔

(۳۳) تلمیذ مولانا محمد شریف اللہ، بانی خانقاہ چسقن چہار میرے علم میں تیرہ نکاح

کیے (فی بلاد مختلفہ)۔

(۳۴) مولانا روشن دین صاحب، اکوڑہ خٹک، نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۳۵) مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۳۶) حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب (صادق آبادی) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۳۷) استاد الکل، حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی (ظاہر پیر، رحیم یار خان) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۳۸) قاضی شہر، استاد محترم، حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمٰن صاحب نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۳۹) عاشق حرم، عبد الضعیف، مؤلفِ کتاب ھٰذا [۴] چار نکاح ہوئے۔

(۴۰) حضرت مولانا فتح الدین رشیدی (ارائیں) کی [۳] شادیاں تھیں۔

(۴۱) حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ نے [۲] شادیاں کیں۔

(۴۲) حضرت مولانا مقبول الرحمٰن انوری صاحب (فیصل آباد) نے [۲] شادیاں کیں۔

(۴۳) حضرت مولانا محمد صدیق صاحب راجن پوری نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۴۴) رئیس المماتیہ ومنکرین حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القبر ومنکرین سماع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند القبر حضرت مولانا عبد الغنی جاجروی صاحب نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۴۵) میرے ایک مماتی دوست حضرت مولانا خالد محمود ندیم گجّل صاحب مہتمم

(مدرسہ صدیق اکبر، تاج گڑھ روڈ رحیم یار خان) نے [۳] شادیاں کیں۔

(۴۶) مولانا نذیر احمد بلوچ صاحب گوپانگ رحمہ اللہ نے [۳] شادیاں کیں۔

(۴۷) مولانا محمد حسن لکھن صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۴۸) مولانا ضیاء اللہ صاحب لکھن نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۴۹) مولانا عبدالغفور لکھن صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۰) مولانا محمد عبداللہ لکھن صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۱) ایک مماتی مولانا محمد بلال صاحب (بدلی شریف) نے [۲] دوشادیاں کیں

(۵۲) مولانا عباس صاحب کمبوہ سکول بازار (رحیم یار خان) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۵۳) مولانا مامون بن مولانا عبد الرشید صاحب (رحیم یار خان) نے [۲] دو شادیاں کیں، ایک شادی ملائیشیا سے کی ہے۔

(۵۴) حضرت مولانا شبیر احمد فاروقی صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۵) مولانا محمود اسد صاحب (ترنڈہ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۶) مولانا معاویہ زبیر صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۷) مولانا زبیر رحیمی صاحب (گوپانگ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۵۸) مولانا عبیداللہ لودھروی صاحب نے [ ] نکاح کیے۔

(۵۹) مولوی صدیق صاحب بھائی مولانا شریف اللہ صاحب نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۰) مولانا محمد امین اللہ صاحب (تلمیذ مولانا بنوری رحمہ اللہ) نے [۲] دو

شادیاں کیں۔

(۶۱) مولوی محمد ادریس صاحب رحیم یار خان نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۲) مولانا عیسیٰ صاحب بستی مولویان رحیم یار خان نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۳) مولوی غوث بخش صاحب بستی مولویان رحیم یار خان نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۴) مولوی یار محمد صاحب بستی مولویان رحیم یار خان نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۵) مولانا ساجد عثمان صاحب (میرے شاہ) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۶۶) مولانا ارشاد احمد دیوبندی صاحب گوپانگ نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۷) حافظ کلیم اللہ صاحب (جدہ) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۶۸) حافظ عبدالواحد صاحب (جناح پارک) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۶۹) حافظ رحمت اللہ صاحب جلالپور پیروالہ نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۷۰) حافظ عمار معاویہ صاحب (گوپانگ) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۷۱) حافظ شبیر صاحب (ترنڈہ) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۷۲) حافظ عبدالعزیز لکھن صاحب نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۷۳) حافظ عبدالرؤف لکھن صاحب نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۷۴) شاعر مشرق، بانی پاکستان علامہ محمد اقبال مرحوم رحمہ اللہ کی [۳] شادیاں تھیں، جن کی تصاویر آج بھی گڑھی شاہو لاہور میوزیم میں لگی ہوئی ہیں۔

(۷۵) بانی پاکستان قائد اعظم محمد جناح رحمہ اللہ [۲] دو شادیاں تھیں۔

(۷۶) وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف صاحب کی [۴] چار شادیاں ہیں۔

(۷۷) معروف نعت خوان جناب جنید جمشید صاحب رحمہ اللہ کی [۳] تین شادیاں تھیں۔

(۷۸) چوہدری چراغ دین صاحب امرتسری (دادا، زوجہ مؤلف کتاب ہٰذا) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۷۹) چوہدری نواب علی جالندھری صاحب (خال، زوجہ مؤلف کتاب ہٰذا) نے [۲] دو شادیاں کیں۔

(۸۰) خواجہ عبد الکریم صاحب (نور پور نورنگا، بہاولپور) نے [۴۵] شادیاں کیں۔

(۸۱) ڈاکٹر خلیل نجمی مکی صاحب نے [۲۰] بیس سے زیادہ شادیاں کیں۔

(۸۲) الحاج محمد طاہر صاحب ۱۹۹۸ء سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں (اصلاً وہ رحیم یار خان سے ہیں) نے [۴] شادیاں کیں ہیں۔

(۸۳) سیاسی وسماجی لیڈر چوہدری ابوعکراش حفید، چوہدری محمد علی میرے علم کے مطابق [۷] سات شادیاں کیں۔

(۸۴) ماسٹر شاکر صاحب جناح پارک (رحیم یار خان) نے [۴] شادیاں کیں۔

(۸۵) ابن منیر صاحب، رحیم یار خان نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۸۶) محسن منظور صاحب (بروایت ابن منیر) نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۸۷) رانا راحیل صاحب (رحیم یار خان) نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۸۸) چوہدری غلام مرتضی بن غلام حبیب صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۸۹) چوہدری محمد شریف صاحب (سابق چیئر مین بلدیہ لیاقت پور) نے [۳]

تین شادیاں کیں۔

(۹۰) میرے محترم بزرگ، سٹی پارک رحیم یار خان کے مالک شیخ مسعود احمد صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۹۱) چوہدری سلیم شہزاد صاحب (منظور آباد) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۹۲) جناب مرشد اعظم ابن عابد صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۹۳) حاجی عبدالستار لکھن صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۹۴) چوہدری محمد علی صاحب (چک نمبر ۶۹) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۹۵) حاجی محمد ابراہیم صاحب صدر چیمبر رحیم یار خان نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۹۶) حاجی محمد امین صاحب چرچ روڈ رحیم یار خان نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۹۷) چوہدری خالد اسلم صاحب لاہور نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۹۸) چوہدری حافظ ذیشان صاحب (نکاس کالج) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۹۹) چوہدری طاہر چیمہ صاحب (رحیم یار خان ٹریول) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۰) رئیس محمد امین لکھن صاحب نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۱) اشتیاق احمد گل صاحب (بروایت ابن منیر) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۲) حسن معاویہ صاحب، ایڈوکیٹ (گوپانگ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۳) چوہدری قمر حلیم صاحب کی [۲] شادیاں ہیں۔

(۱۰۴) طاہر مسعود اختر بن عبدالستار صاحب نے [۴] چار شادیاں کیں۔

(۱۰۵) غلام حسین صاحب (گوپانگ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۶) ہیڈ ماسٹر محمد اصغر صاحب (اقبال ٹاؤن) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۷) حاجی اکبر طاہر صاحب (ملت ٹریکٹر) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۸) راؤ طفیل صاحب (ملتان) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۰۹) محمد ارشد صاحب ملتان (مرسلین) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۰) جام الٰہی بخش صاحب نمبردار (ترنڈہ) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۱۱۱) جام نذیر صاحب (ترنڈہ) نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۱۱۲) جام اسماعیل صاحب (ترنڈہ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۳) جام رمضان صاحب (ترنڈہ) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۴) صوفی محمد اسحاق احراری صاحب رحیم یار خان نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۵) حاجی عبدالرحمٰن صاحب گوپانگ نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۶) جناب عبدالغنی صاحب، دادا ڈاکٹر محمد مسلم طاہر نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۷) ڈاکٹر اسامہ مسلم طاہر نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۸) ڈاکٹر نذیر مسلم (ھومیو) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۱۹) ڈاکٹر محمد اطہر مسلم بن ڈاکٹر نذیر مسلم نے [۵] پانچ شادیاں کیں۔

(۱۲۰) ڈاکٹر محمد طاہر مسلم نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۱) جاوید سلیم (بندور) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۲) میاں مشتاق (زوج اُخت، زوجہ مؤلف) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۳) محمد صدیق کمبوہ، رحمان کالونی نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۴) محمد صدیق اورسیر محکمہ ہائی وے نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۵) چوہدری رحمت علی چک نمبر ۲۷ نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۶) بابا فضل دین/فضل دین کریانہ نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۷) حاجی انور علی انصاری، جالندھر سویٹ نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۸) چوہدری عبدالجبار چک ۶۹، نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۲۹) چوہدری ارشد صاحب، چیئرمین چک ۶۹، نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۳۰) چوہدری عاشق صاحب، چک ۶۹، نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۳۱) چوہدری عامر جاوید صاحب (لندن) نے [۲] دوشادیاں کیں۔

(۱۳۲) چوہدری عبیداللہ انور بن محمد صدیق صاحب نے [۳] تین شادیاں کیں۔

(۱۳۳) چوہدری سلیم صاحب، راوی ٹاؤن نے [۲] دوشادیاں کیں۔